

عشق میں گھٹا از قلم حور پے فاطمہ



عشق میں گھائل

حورین فاطمہ

مجھے ابھی ابھی پتا چلا ہے آج کی پارٹی میں وہ بھی آنے والی ہے اسے بھی انوائٹ کیا گیا ہے۔۔۔۔

عمون اس کے کیبن میں داخل ہوتا جلدی سے اسے بتانے لگا۔۔۔۔

کون؟؟؟ اس نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

او کم آن یار،،،، جیسے توں تو جانتا ہی نہیں ہے میں کس کی بات کر رہا ہوں عمون نے

اسے انجان بنتے دیکھ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

جانتا بھی ہوں تو؟؟؟ بے تاثر لہجے میں کہا گیا۔۔۔۔

اور تیرا میرے سامنے اس کا بار بار ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے جب توں اچھی طرح جانتا ہے مجھے اس کے بارے میں بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔
وہ ناگواری سے بولا اور پھر گاڑی کی کیز اٹھاتے تیز تیز قدموں سے چلتا اپنے کیمپن سے باہر نکلتا تھا۔۔۔۔۔

عون بھی جلدی سے اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا۔۔۔۔۔
مجھے لگا تم تین سال کے لمبے عرصے کے بعد اپنی بیوی سے ملو گے اسے دیکھو گے اس لیے تم خوش ہو گے اس لیے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔
ویسے بھی میں بہت دفع دیکھ چکا ہوں تم بھا بھی کے قیامت خیز حسن کے سامنے زیر ہو ہی جاتے ہو عون بھی کہاں چپ رہنے والا تھا اسے ایک بار پھر سے آئینہ دکھایا۔۔۔۔۔

اس پوری دنیا میں اگر وہ آخری لڑکی بھی بچی ہوئی تو بھی آریان شاہ کبھی بھی اس کے سامنے زیر نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

توں میرا دوست ہے اس لیے میں تجھے لاسٹ ٹائم وارن کر رہا ہوں آج کے بعد توں اس لڑکی کا میرے سامنے ذکر نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

نہ ہی اسے میری بیوی کہے گا وہ میری کچھ بھی نہیں لگتی۔۔۔۔۔

وہ صرف اور صرف میرے ماں باپ کے قاتل کی بیٹی ہے جن کی وجہ سے میں یتیم ہوا ہوں۔۔۔ اگر اس لڑکی کے ساتھ میرا کوئی رشتہ ہے تو صرف اور صرف دشمنی کا۔۔۔۔۔

میرے دشمنوں کی بیٹی میری دشمن ہوئی۔۔۔۔۔ میں یہاں اس سے بدلہ لینے آیا ہوں اسے اور اس کی ماں کو تڑپانے آیا ہوں۔۔۔۔۔

میں ان لوگوں کو پل پل اذیت ناک موت دوں گا۔۔۔۔۔ جو ان کے لیے موت سے بھی بڑی سزا ہوگی۔۔۔۔۔ اس کے ماں باپ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھینا تھا نہ تو اب میں بھی ان سے ان کا سب کچھ چھین لوں گا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر جب میں نے ان کی قبریں کھود دیں تو میں واپس لوٹ جاؤں گا کیونکہ اس وقت میرا انتقام مکمل ہو گا۔۔۔۔۔

اور اب اگر تم نے کبھی میرے سامنے ان کا ذکر کیا تو تیرا بھی وہی حال کروں گا جو
میں ان لوگوں کا کرنے آیا ہوں یہاں۔۔۔۔

اس کی بات کے اختتام پر عون نے اس کی طرف دیکھا جس کا چہرہ غصے کی شدت سے
لال بھبھوکا ہو چکا تھا اور چہرے پر کافی خطرناک حد تک تاثر تھے۔۔۔
جیسے ابھی کسی نہ کسی کا قتل کر دے گا۔۔۔۔

مگر آریان میں تو بس۔۔۔۔ شٹ اپ عون جسٹ شٹ اپ ورنہ اس پوسٹل میں
جتنی بھی گولیاں ہیں میں تیری چھوٹی سی کھوپڑی کے آر پار کردوں گا جس میں میری
کہی گئی چھوٹی سی بات نہیں گھستی آریان نے اسے دوباراً منہ کھولتے دیکھ اچانک ہی
پوسٹل نکال کر اس کے سینے پر تانی تھی۔۔۔۔

ارے میرے یار میں تھوڑی نہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں بات کرنے والا تھا
مجھے تو تجھ سے کوئی اور بات کرنی تھی توں بھی نہ کتنی جلدی سیریس ہو جاتا
ہے۔۔۔۔

اب مذاق تجھ سے نہیں تو کس سے کروں گا۔۔۔ گھر پر تھوڑی نہ میری بیوی بیٹھی ہے جس سے جا کر مذاق کروں گا۔۔۔

سمجھا کر یار وہ آریان کو سیریس انداز میں خود پر پسٹل تانے دیکھ تھوک نگلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہمارے دشمن سیریسٹلی،،، آریان نے پسٹل واپس پاکٹ میں رکھتے ایک آبرو اچکائے پوچھا۔۔۔۔

جس پر وہ زور و شور سے ہاں میں سر ہلا گیا۔۔۔۔

چل اب بیٹھ گاڑی میں جانا نہیں ہے آریان نے گاڑی میں بیٹھتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے وہیں بت بنے کھڑے عون سے پوچھا۔۔۔۔

توں جا پاگل انسان مجھے نہیں جانا تیرے ساتھ،،، تیرا کیا پتہ راستے میں ہی کہیں مجھے ٹپکا کر میری لاش اٹھا کر لے جائے اور اسے پارٹی کی زینت بنادے۔۔۔۔

عون نے اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالی جس پر آریان کندھے اچکاتا اپنی گاڑی سٹارٹ کر گیا۔۔۔۔۔

عون بیٹاتوں بھی کتنا بڑا پاگل ہے کس بیوقوف کو سمجھانے نکلاتھا جس نے آج تک اپنے باپ کی نہیں سنی اس نے تیری کیا سنی تھی۔۔۔۔

اس کو گاڑی بھگاتے دیکھ عون نے تاسف سے سوچا اور پھر خود بھی گاڑی اس کے پیچھے ہی بھگالے گیا۔۔۔۔

اندر پارٹی اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔

ہائی سوسائٹی کے تمام بزنس میمنز اپنی شاندار پرسنلیٹی کے ساتھ وہاں موجود تھے

۔۔۔۔

پارٹی کو دیکھ کر ہی لگ رہا تھا یہاں سب اپر کلاس سوسائٹی کے لوگ انوائٹڈ ہیں

۔۔۔۔

ہر کوئی برانڈڈریس زیب تن کیے ہوئے تھا۔۔۔۔ کچھ آپس میں ڈرنک کرتے ہوئے باتیں کرنے میں مصروف تھے تو کچھ سیٹج پر لگے گانوں پر جھول رہے تھے

۔۔۔۔

اتنے میں دو گاڑیاں باہر ایک ساتھ ہی آمنے سامنے آکر رکیں تھیں۔۔۔۔۔

ایک گاڑی سے آریان جبکہ دوسری گاڑی سے رواحہ نکلی تھی۔۔۔۔۔

آریان بلیک تھری پیس پہنے،،، ہاتھوں میں برانڈڈ واچ،،، آنکھوں پر گلاسز لگائے،،، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے چہرے پر سنجیدگی سجائے اپنی شاندار پرسنلیٹی کے

ساتھ بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف رواحہ جو کہ بلیک نیٹ کی ساڑھی زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

جس کے بلاؤز پر تارے لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ بازو سلولیس۔۔۔۔۔ جس کی بیک

سائیڈ ساری دوڑیوں سے بنی ہوئی تھی یا یوں سمجھا جائے دوڑیوں کے رحم و کرم پر ہی

تھی۔۔۔۔۔ پاؤں میں ہائی ہیل پہنے،،، کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس جبکہ

ہونٹوں پر ڈارک کلر کی لیپ سٹک لگائے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ

رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کو اس طرح کی ڈریسنگ میں دیکھ کے آریان کا خون خول اٹھا اور چہرے پر ناگوار

تاثرات سجے تھے۔۔۔۔۔

رواحہ اس کی طرف دیکھتے طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے خوبصورتی سے چلتے اندر کی طرف بڑھ گئی جبکہ آریان بھی ایک ادا کے ساتھ اپنی جیکٹ سیٹ کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

دونوں نے ایک ساتھ اندر قدم رکھے تو مسٹر اینڈ مسز صدف جو گیٹ پر کھڑے ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔

جلدی سے ان کی طرف بڑھے اور بڑی خوبصورتی سے دونوں کا استقبال کیا کیونکہ وہ دونوں ہی ان کی پارٹی کی جان تھے۔۔۔۔۔

آج کی پارٹی کے مین گیسٹ بھی وہی دونوں تھے۔۔۔۔۔

ہے آرو تم آگئے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی زویا جلدی سے بھاگتے ہوئے آئی اور آکر آریان کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

زویا کا اس طرح سے اس کے ساتھ چپکنا آریان کو ناگوار گزرا تھا لیکن وہ رواحہ کو جلانے کی خاطر برداشت کرتا رہا۔۔۔۔۔

سچی زویا میں بھی تمہارے لیے ہی اتنی جلدی یہاں آیا ہوں چلو پھر پارٹی انجوائے کرتے ہیں وہ اس کی بانہوں میں بانہیں ڈالتے اسے اپنے ساتھ لے کر اندر جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

رواحہ نے ناگواری سے ان دونوں کو جاتے دیکھا اور پھر خود بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کتنا بڑا جھوٹا ہے یہ انسان میں اسے اتنی مشکل سے پارٹی میں لے کر آیا ہوں اور یہاں کیسے زویا کو مکھن لگا رہا ہے۔۔۔۔۔

صرف اور صرف اس کی وجہ سے ہی میں سنگل ہوں میری طرف آتی ہر لڑکی کو اپنی طرف لے جاتا ہے۔۔۔۔۔

عمون جو کے روحہ اور آریان کے ساتھ ہی وہاں پہنچا تھا اور ان کے پیچھے پیچھے ہی تھا زویا اور آریان کو ایک ساتھ دیکھ کے جلے دل سے بولا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!! ایوری ون مائیک میں سے مسز صدف کی آواز گونجی تو سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

مسز صدف کی ایک سائیڈ پر ان کے شوہر جبکہ دوسری سائیڈ پر ان کا بیٹا اسد کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جس کی نگاہیں بار بار بھٹک کر رواحہ کی جانب جارہی تھیں اور آریان شاہ کے غصے کو ہوا دے رہی تھیں۔۔۔۔۔

جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں ہماری کمپنی کے ساتھ دو اور بزنس پارٹنرز شامل ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

تو آج کی پارٹی بھی خاص ان دونوں کے لیے رکھی گئی ہے تو وقت نہ ضائع کرتے ہوئے میں ان دونوں کا انٹر وڈکشن کرواتی ہوں۔۔۔۔۔

سولیٹ می انٹر وڈیوس آل آف یومائی فرسٹ بزنس پارٹنر آریان شاہ۔۔۔

آریان بیٹا ادھر میرے پاس آئیں آپ سٹیج پر مسز صدف نے اسے اپنے پاس بلایا

۔۔۔۔۔

اس نے ٹیڑھی آنکھیں کر کے دیکھا تو رواحہ کو خود کو اور زویا کو تکتے پایا۔۔۔۔۔

چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے زویا کے چکس کھینچتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اپنی چیئر سے اٹھ کر کھڑا ہوا تمام لائٹس آف کر دی گئیں۔۔۔۔۔ اور وہ سپاٹ لائٹ کی روشنی میں اپنی خوبصورت سی پرسنلیٹی کے ساتھ چہرے پر سنجیدگی سجائے چلتے ہوئے ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اس کی شاندار پرسنلیٹی وہاں موجود ہر لڑکی کا دل دھڑکا رہی تھی لیکن وہ سب کو انور کیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! ایوری ون اس نے سٹیج پر کھڑے ہو کر چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے سب کو سلام کیا۔۔۔۔۔

اس کے مسکرانے پر اس کی لیفٹ سائیڈ پر ایک خوبصورت ساڈمپل نمودار ہوا جو اس کی طرف دیکھتی رواحہ کی ایک بیٹ مس کر گیا۔۔۔۔۔

مسٹر آریان شاہ کے ساتھ تو آپ لوگوں کا انٹروڈکشن ہو گیا ہے تو چلیں اب میں آپ سب کو اپنی بہت ہی پیاری دوسری بزنس پارٹنر سے ملواتی ہوں۔۔۔۔۔

مسز صدف مسکراتے ہوئے بولیں اور ساتھ ہی رواحہ کو سٹیج پر آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ان کا اشارہ سمجھتے رواحہ اپنے بالوں کو جھٹکتی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی ایک دفع پھر سے تمام لائٹس آف کر دی گئیں اور اسے سپاٹ لائٹ کے فوکس میں لیا گیا۔۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے چل کر آرہی تھی ہر کسی کو اپنا دل اس کے سامنے دو بٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے۔۔۔۔۔ بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتی ہائی ہیل کوٹک ٹک کرتی وہ جیسے جیسے سیٹج کی طرف بڑھ رہی تھی آریان کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔۔

واٹ آبیو ٹیفل لیڈی!!!!!! لگتا ہے دنیا جہاں کا سارا حسن اس حسینہ پر ہی آگیا ہے۔۔۔۔۔ اگر یہ میرے ساتھ رات گزارے گی تو مجھے کسی نشے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔

کیا پتلی کمر ہے اس کی پوری کی پوری نشیلی ہے مجھے تو لگتا ہے جو ایک دفع اس کا نشہ کرے گا واپس سے دوبارہ ہوش میں نہیں آئے گا اسد اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے تھنڈی آہ بھرتے کمینگی سے بولا۔۔۔۔۔

اس کے بولنے پر آریان جو مکمل طور پر رواحہ کے حسین سراپے میں کھو چکا تھا ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی مسز صدف کی دوسری سائیڈ پر اسد کے ساتھ جا کر کھڑی ہوئی آریان نے غصے سے گردن موڑے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اسی پل رواحہ نے بھی آنکھوں میں نفرت لیے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے صرف اور صرف نفرت تھی جیسے ابھی دونوں ایک دوسرے کو جلا کر بھسم کر دیں گے۔۔۔۔۔

آریان شاہ کی نظروں میں موجود غصہ صاف بتا رہا ہے میرا تیر نشانے پر لگا ہے وہ اپنا مکمل جائزہ لے کر مسکرائی اور پھر ہاتھ کے اشارے سے سب کو ہائے کیا۔۔۔۔۔

اس کے ہائے کرنے پر وہاں موجود بہت سے لڑکوں نے دل پر ہاتھ رکھ کے خود کو
گرنے سے بچایا۔۔۔۔۔

رواح نے نخوت سے ان سب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اور پھر اپنے موبائل پر
مصروف ہو گئی جیسے اسے وہاں کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہ پڑتا
ہو۔۔۔۔۔

دوسری طرف موجود آریان کا بھی یہی حال تھا جیسے وہ دونوں وہاں پارٹی اٹینڈ کرنے
نہیں بلکہ ایک دوسرے کو جلانے کے ارادے سے آئے ہوں۔۔۔۔۔
لیٹس انجوائے بیوٹیفیل لیڈی!!! اسد نے کمینگی سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ اسد کا ہاتھ جھٹکتی اس کی نظر سامنے آریان پر گئی جو غصے سے اسد کو
گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

لیٹس گو،،،،، روحہ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تو وہ مسکراتے
ہوئے اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔۔

پھر دونوں مسکراتے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے سٹیج سے نیچے اتر گئے۔۔۔۔۔

ان دونوں کو جاتا دیکھ آریان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔۔

وہ ماتھے پر بل سجائے ان کی طرف بڑھتا اس سے پہلے ہی عون اسے غصے میں دیکھ کے جلدی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

واٹ ر بش عون!!! یہ لڑکی اس قدر بیہودہ لباس میں پارٹی میں کیسے آسکتی ہے وہ اسے اسد سے ہنس ہنس کے باتیں کرتا دیکھ عون سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

وہ اس طرح کے لباس میں یہاں کیوں ہے یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو آریان۔۔۔۔۔ عون کے بولنے پر اس نے لال انگارا آنکھیں لیے ایک دفع پھر ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور غصے سے سیٹج سے نیچے اتر عون بھی اس کے پیچھے ہی نیچے اتر اٹھا۔۔۔۔۔

عون مجھے یہ لڑکا کسی بھی حالت میں اکیلے میں چاہیے اور اب یہ تمہارا کام ہے تم اسے اکیلے کیسے لے کر آتے ہو۔۔۔۔۔

آریان شاہ کوئی بغیرت نہیں ہے جو اپنی بیوی کے لیے کہے گئے غلیظ الفاظ چپ چاپ برداشت کر جائے۔۔۔۔۔

اس گھٹیا اسد کو تو میں چھوڑوں گا نہیں وہ عون کو کہتے ان دونوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

لیکن راستے میں ہی اسے زویا نے پکڑ لیا۔۔۔۔۔ آریان کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔
ادھر آؤ مجھے تمہیں اپنی دوستوں کو دکھانا ہے۔۔۔۔۔

زویا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی اسی وقت رواحہ نے بھی ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ارے زویا میں کوئی شو پیس تھوڑی نہ ہوں جسے تمہیں اپنی دوستوں کو دکھانا ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

یہ مذاق تھا یا پھر۔۔۔۔۔ زویا نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کے گھور کر آریان کی طرف دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔۔

افکورس مذاق تھا آریان نے قہقہہ لگاتے اس کی ناک دبائی اور ترچھی نظروں سے
رواحہ کی طرف دیکھا جو غصے سے ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

عون نے تاسف سے دونوں کی طرف دیکھا جو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے چکر
میں ہر حد پار کرنے کو تیار تھے۔۔۔۔۔

دونوں اپنے غصے اور نفرت میں سب کچھ بھول چکے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں انہیں
اس وقت کسی چیز سے مطلب تھا تو صرف اور صرف ایک دوسرے کو نیچا دکھانے
میں۔۔۔۔۔

آریان کے کانوں میں کسی کے کھکھلانے کی آواز گونجی تو اس نے گردن گھمائے اسد
اور روحہ کی طرف دیکھا جہاں روحہ ایک ہاتھ سے مسکراتے ہوئے اسد کی کارلر
ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تو دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا ہوا تھا وہ جانتی تھی اس کی کھکھلاہٹ کی وجہ سے
آریان بھی اس کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

اسد نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی جانب کھینچا تو وہ اس کے سینے سے ٹکراتے
ٹکراتے بچی۔۔۔۔۔

رواحہ کا دل چاہا وہ اسی وقت تین چار تھپڑ اسد کے جڑ دے لیکن آریان کو تپانے کے
لیے چپ رہی۔۔۔۔۔

رواحہ کو اسد کے اتنا قریب دیکھ آریان کا غصے سے برا حال ہو گیا۔۔۔۔۔ اس کا غصہ
کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ رواحہ ویسے ہی اس کے اتنے قریب کھڑی اس سے ہنس ہنس کے باتیں کرنے
میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

آریان کا دل کر رہا تھا وہ اس وہاں موجود سب لوگوں کو آگ لگا دے۔۔۔۔۔ کیسے
اس کی بیوی اس کے سامنے کسی اور کے قریب کھڑے ہو کے باتیں کر سکتی تھی
۔۔۔۔۔

کیا اسے پتا نہیں تھا وہ کسی کے نکاح میں ہے کسی کی منکوحہ ہے۔۔۔۔۔

کھڑا تو وہ خود بھی تھا ایک غیر لڑکی کا ہاتھ تھا۔۔۔۔۔ کیا وہ خود بھی بھول گیا تھا
کوئی لڑکی اس کے نکاح میں ہے۔۔۔۔۔

ارے بچہ پارٹی آپ سب لوگ وہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ محفل کو چار چاند لگائیں
۔۔۔۔۔

کوئی ڈانس گانا ہو جائے مسز صدف ہال کے بیچ و بیچ کھڑی ہو کر تالی بجاتی مانک میں
بولیں۔۔۔۔۔

کیوں نہ ایک زبردست سا ڈانس ہو جائے بیسز؟؟ اسد نے رواجہ کا مکمل جائزہ لیتے
ہوئے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

آروہم بھی ڈانس کریں پلیز۔۔۔۔۔ ہم کونسا کسی سے کم ہیں۔۔۔۔۔

ہم بھی ایسا ڈانس کریں گے کہ پوری محفل پر چھا جائیں گے زویا نے بھی ہاتھ آریان
کی طرف بڑھایا تو وہ مسکراتے ہوئے اس کے چکس کھینچتا اس کے ہاتھ میں ہاتھ تھما
گیا۔۔۔۔۔

ان چاروں کے سٹیج کی طرف جاتے ہی تمام لائٹس آف کر دی گئیں اور ان چاروں کو سپاٹ لائٹ کی روشنی کے فوکس میں لیا گیا۔۔۔۔۔

ایک طرف اسد رواحہ جبکہ دوسری طرف آریان زویا ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ایک اداسے چلتے سٹیج پر پہنچے۔۔۔۔۔

ان کے سٹیج پر پہنچتے ہی ہر طرف سے ہوٹنگ کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔۔
عون نے غصے سے آریان اور زویا کو گھورا جو اسے مکمل انکوریہ ڈانس کرنے چلے گئے۔۔۔۔۔ جھوٹے منہ ہی صلح نہیں ماری۔۔۔۔۔

آریان تجھے کیڑے پڑیں بیوی کے ہوتے ہوئے کیسے زویا کے ساتھ ہنس ہنس کر ڈانس کر رہا ہے۔۔۔۔۔

جیسے ہی میوزک کی آواز گونجی اور گانے کے بول شروع ہوئے دونوں جوڑیوں نے اپنے اپنے سٹیپس لینے شروع کیے۔۔۔۔۔

احساس یہ گہرا سا ہے

کھو جاؤں اس میں ابھی

کل کا بھلا کس کو پتا

لمحے یہی ہیں ابھی

رواحہ نے ایک ہاتھ اسد کے کندھے پر رکھا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ میں تھا
گئی۔۔۔۔

اسد بھی کمینگی سے مسکراتے ہوئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ گیا اور اس کے بلاؤز پر
موجود تاروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔۔۔۔

رواحہ کا دل کیا وہ ابھی کے ابھی اس غلیظ انسان کا ہاتھ توڑ ڈالے اور ساتھ ہی منہ نوچ
ڈالے۔۔۔۔

لیکن آریان کی نظریں خود پر ٹکے دیکھ کر چپ چاپ برداشت کرتی رہی۔۔۔۔ آخر
اسے اپنا انتقام بھی تو لینا تھا جس مقصد کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔۔

رواحہ اس کا کندھا چھوڑے جلدی سے ڈانس کا سٹیپ بدل گئی۔۔۔۔

آریان نے جیسے ہی زویا کو کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اسد بھی اسے کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھا گیا۔۔۔۔

آریان نے زویا کو گھماتے ہوئے جبکہ رواحہ نے اسد کی گود میں گھومتے ہوئے ایک دوسرے کو نفرت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

ہے زمیں تو میری

آسمان بھی ہے تو

اور تو ہی ہے جنت میری

آریان نے زویا کو نیچے اتارا اور خود تھوڑے فاصلے پر جا کر بیٹھ گیا زویا بھاگتے ہوئے آئی اور نیچے کو جھک کر اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

جبکہ زویا کو آریان کے گلے لگے دیکھ رواحہ کے دل میں کسک سی اُٹھی تھی۔۔۔۔

اسد اسے آریان کی طرف تکتا دیکھ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔ اس کی کمر اسد کے پیٹ کے ساتھ ٹپچ ہونے لگی۔۔۔۔

اور وہ خباثت سے اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے اس کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر
اتارنے لگا۔۔۔۔۔

یہیں پر آریان کی بس ہوئی تھی اس نے زویا کو گول گول گھماتے اسد کی طرف پاس
کیا تھا جبکہ خود جلدی سے آگے بڑھ کے رواحہ کو کمر سے تھام گیا۔۔۔۔۔

عشق میں گھائل میں بھی

عشق میں گھائل تو بھی

درد کیسا ہم کو ملا

آریان غصے سے اس کی کمر میں انگلیاں دھنسا گیا اس کا غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام
نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

کیسے وہ انسان اس کی بیوی کے اتنے قریب جاسکتا تھا اسے چھو سکتا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے جاہل انسان درد ہو رہا ہے رواحہ خود کو اس سے چھڑواتے ہوئے غصے سے
چینی۔۔۔۔۔

جب اس اسد کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی اس کے اتنے قریب تھی تب تو بہت خوش تھی۔۔۔۔

تب تو تمہیں ذرا بھی درد نہیں ہوا۔۔۔۔ اب بڑا درد ہو رہا ہے آریان نے اسے گھماتے ہوئے اس کی پیٹھ اپنے ساتھ لگائی اور ساتھ ہی زور سے اس کے پیٹ پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔

عشق میں گھائل میں بھی
عشق میں گھائل تو بھی
عشق کا یہی ہے صلہ

اوہ،،، تو آریان شاہ جسے میرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا اسے مجھے کسی اور کے قریب دیکھ کے تکلیف ہوئی۔۔۔۔

مطلب میرا یہاں آنے کا مقصد پورا ہوا۔۔۔۔ میں آریان شاہ کو تڑپانے میں کامیاب ٹھہری۔۔۔۔ میرا یہاں آنے کا مقصد پورا ہوا آریان شاہ جل رہا ہے۔۔۔

رواحہ نے اپنی ہائی ہیل اس کے پاؤں پر مار کے خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی لیکن آریان درد برداشت کیے اسے ویسے ہی مضبوطی سے تھامے رہا۔۔۔۔۔

قطرہ قطرہ جذباتوں کا

عشق میں ہوا گھائل

آریان شاہ تم سے نفرت کرتا تھا نفرت کرتا ہے اور ہمیشہ نفرت کرتا رہے گا
۔۔۔۔۔ لیکن آریان شاہ کسی انسان کو اس چیز کی بھی اجازت نہیں دیتا کوئی اس کی ملکیت کی طرف دیکھے۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے قریب تر کرتے اس کے کان میں سرگوشی کرتے گویا ہوا اور لوگوں کی پرواہ کیے بغیر زور سے اس کے کان کی لو کو کاٹا۔۔۔۔۔۔۔

درد کے مارے اس کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی وہ آریان کو دھکا دیتی آنکھوں میں نمی لیے سیٹج سے نیچے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

عشق میں گھائل میں بھی

عشق میں گھائل تو بھی عشق کا یہی ہے صلہ

قطرہ قطرہ جذباتوں کا

عشق میں ہوا گھائل

اسے بھاگتا دیکھ آریان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔ اس نے ہونٹوں
پر انگوٹھا پھیرے بھاگتی ہوئی رواحہ کو دیکھا۔۔۔۔۔
جواب دور ایک ٹیبل پر جا بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ ان دونوں کو ڈانس کرتا دیکھ اسد زویا
پہلے ہی سٹیج سے نیچے اتر چکے تھے۔۔۔۔۔

عون مجھے اگلے ایک منٹ میں اسد پول سائیڈ پر چاہیے۔۔۔۔۔ آریان نے پاکٹ
سے موبائل نکالتے سامنے بیٹھے عون کو کال کرتے حکم دیا۔۔۔۔۔
پر اتنی جلدی کیسے؟؟؟ عون کال پر ہی اس کی طرف دیکھتے منمنایا۔۔۔۔۔

پرور میں کچھ نہیں جانتا مجھے وہ انسان پول سائیڈ پر چاہیے تو مطلب چاہیے۔۔۔۔۔
اس نے آریان شاہ کی عزت پر گندی نگاہ اٹھائی ہے۔۔۔۔۔

جس کا انعام تو اسے دینا بنتا ہی ہے۔۔۔۔۔ اب اگر اگلے ایک منٹ میں وہ انسان مجھے
پول سائیڈ پر نہ ملا تو جو حشر میں نے اس کا کرنا تھا وہ حشر میں تمہارا کروں گا آریان
عون کو حکم دیتے اس کی ایک بھی بات سننے بغیر جلدی سے کال کاٹ گیا۔۔۔۔۔
اور ایک نظر دور بیٹھی رواحہ پر ڈال کے مین سوئچ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔
عون تمام لائیٹس آف ہوتے دیکھ جلدی سے چہرے پر رومال باندھے اور منہ میں
چیونگم ڈالے اسد کے پاس آیا۔۔۔۔۔

ایکسیوز می!!!! جینٹل مین وہ جو لڑکی تھوڑی دیر پہلے آپ کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی
وہ بہت رور رہی تھی۔۔۔۔۔

روتے روتے پول سائیڈ کی طرف گئی ہے اور آپ کو بھی وہاں پر بلایا ہے۔۔۔۔۔
عون نے آواز بدل کر اسے بتایا اور جلدی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ارے واہ یہاں تو بغیر محنت کے ہی اس نشیلی کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل گیا

مزہ آئے گا آج تو وہ خباثت سے خیالوں میں رواحہ کو لاتے کمینگی سے ہونٹوں پر
زبان پھرے منہ سے رال ٹپکائے جلدی سے پول سائیڈ کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

ہیے بیوٹیفل لیڈی تم نے مجھے بلایا۔۔۔۔۔ میں آگیا ہوں تم کدھر ہو اسد نے پول
سائیڈ پر جاتے رواحہ کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔۔۔۔۔

یہاں پر بیوٹیفل لیڈی تو نہیں بیوٹیفل لیڈی کے شوہر ضرور موجود ہیں آریان پیچھے
سے زور سے اس کی کمر کو جکڑتے ہوئے غصے سے چیخا۔۔۔۔۔

کون ہو تم چھوڑو مجھے اپنی گردن پر اس کے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتے دیکھ وہ دبی
دبی آواز میں چلایا۔۔۔۔۔

لو چھوڑ دیا آریان نے اسے پیچھے سے ہی دھکا دیا جو سیدھا نیچے زمین پر جا کے
گرا۔۔۔۔۔

آریان نے جلدی سے آگے بڑھ کے اس کی کمر پر دو چار لائیں رسید کیں۔۔۔۔۔

اور اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔۔۔ اسی زبان سے تم نے رواحہ کے لیے
گھٹیا الفاظ بولے تھے نا تو اب یہ زبان ہی تمہارے پاس نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

آریان نے پاکٹ سے چاقو سے نکالتے چٹکی بجائی تبھی عون پیچھے سے اس کی سامنے آیا
اور اسد کی گردن پر پاؤں رکھ کے اس کا منہ کھولا۔۔۔۔۔

آریان نے ایک ہی وار میں اس کی زبان کھینچ کر اس کے منہ سے الگ کر ڈالی
۔۔۔۔۔ اور پھر عون نے جلدی سے چہرے سے رومال اتار کر اس کے منہ پر باندھ
دیا۔۔۔۔۔

تاکہ اس ک غوں غوں کرنے کے شور سے وہاں کوئی آہی نہ جائے۔۔۔۔۔

تم نے اپنے انہی ہاتھوں سے رواحہ کو چھو ا تھا نہ تو اب تمہارے یہ ہاتھ بھی سلامت
نہیں رہیں گے آریان غصے سے وہ منظر یاد کرتے چینخا جب اسد نے اس کے بلاؤز
کے تاروں کے ساتھ چھیڑ خانی کی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر ایک ہی وار میں تیز دھار چاقو سے اس کا ہاتھ اس کے بازو سے الگ کر
ڈالا۔۔۔۔۔

انمّم،،، اگر میں نے تمہارا یہ ہاتھ سلامت چھوڑ دیا تو تم اس کے ساتھ میرے بارے میں لکھ کر کسی کو بتا سکتے ہو۔۔۔۔۔

تمہارا یہ حشر میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔ ویسے بھی تم اس ایک ہاتھ کے ساتھ کیا کر لو گے اسے بھی کاٹ ہی ڈالتے ہیں آریان ہونٹوں پر انگلی جمائے مسکراتے ہوئے بولا اور پھر اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے یہ سب کرتے ہوئے مجھے بالکل بھی تکلیف یا افسوس نہیں ہوا۔۔۔۔۔ بلکہ مجھے اندر تک سکون ملا ہے تم نے آریان شاہ کی ملکیت کو ہاتھ لگانے کی غلطی کی تھی اور آریان شاہ اپنی ملکیت پر کسی کی بھی غلط نظر برداشت نہیں کرتا۔۔۔۔۔ وہ پھولی رگوں کے ساتھ بولا اور پھر ٹھوکر سے اسے پول کے اندر پھینک کر دونوں سارے ثبوت ختم کرنے کے بعد وہاں سے جا کر سارے مہمانوں کے بیچ جا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

ان دونوں کے وہاں آتے ہی تمام لائیٹس واپس آچکی تھیں۔۔۔۔۔

موبائل پر اپنی ماں کی کال آتی دیکھ وہ مسز صدف سے ایکسیوز کرتی وہاں سے باہر پارکنگ ایریا کی طرف آئی تھی۔۔۔۔

اسد لفنگے کو تو سزا دے دی اب باری ہے اس لڑکی کو سزا دینے کی جس نے میری ملکیت کو کسی اور کو چھونے کا موقع دیا۔۔۔۔۔

آریان بھی اس کے پیچھے پیچھے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

اما آپ ٹینشن نہ لیں میں بالکل ٹھیک ہوں اور کچھ وقت تک گھر آ جاؤں گی۔۔۔۔

آپ داجی کو ٹائم پر ان کی میڈیسنز کھلا دیجیے گا۔۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔۔

رواحہ اپنی بات مکمل کر کے پیچھے پلٹی تو اسے اپنے پیچھے آریان پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اسے گھورتے ہوئے نظر آیا۔۔۔۔

وہ اسے انور کیے آگے بڑھنے لگی تھی تب ہی آریان جلدی سے دو قدم چلتا اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے بازو سے دبوچے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

آہہہہ،،، جاہل جنگلی انسان چھوڑو مجھے وہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔۔۔۔ تب آریان نے اسے دھکا دیا تھا جو نیچے زمین پر جا کر گری تھی۔۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ تمہیں تیار ہو کر دوسروں کے سامنے خود کو پیش کرنے کا تو چلو آج تمہاری یہ خواہش میں ہی پوری کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ نیچے بیٹھ کر انگھوٹا اس کے ہونٹوں پر رب کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور پھر اسے پکڑ کے کھینچ کے نیچے زمین سے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنا سارا غصہ نکالنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی شدتیں برداشت کرتی وہ رونے لگی تھی۔۔۔۔۔

اووو،،،، رواحہ بی بی تو ابھی سے رونے لگی ابھی تو میں نے رونے والا کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

ابھی تو تمہیں میری شدتیں برداشت کرنی ہیں تو اپنے یہ آنسو بعد کے لیے بچا کر رکھو
،،،، اس نے زو معنی انداز میں کہا۔۔۔۔

اور اسے کمر سے پکڑ کر گھمایا جس سے اس کی پیٹھ آریان کے ساتھ ٹچ ہونے لگی
۔۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تو جیسے آج ظالم
بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

پ۔۔۔۔ لی۔۔۔۔ پلینز آریان چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ وہ اب کی بار اس کی منت کرنے
لگی تھی۔۔۔

لیکن آریان نے اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں زور سے
کاٹا جس سے اس کے منہ سے ایک سسکی سی برآمد ہوئی۔۔۔۔

وہ ظالم بنا ایک کے بعد ایک اس کی گردن پر زخم دیے جا رہا تھا اور وہ اس کے سامنے
بے بس کھڑی خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

چھوڑ مجھے گھٹیا انسان ورنہ میں تمہارا منہ نوچ لوں گی وہ اچانک سے خود میں اتنی ہمت جمع کرتے خود کو اس سے چھڑوا گئی۔۔۔۔۔

شوہر ٹچ کرے تو گھٹیا کوئی اور کرے تو کچھ نہیں واہ رواحہ بی بی کیا کہنے تمہارے۔۔۔۔۔

آریان نے استہزائیہ ہنسی ہنستے کلیپنگ کی اور پھر جلدی سے آگے بڑھ کر اسے بازو سے تھام گیا۔۔۔۔۔

ہاؤڈیر ٹوٹچ می یو بلڈی باسٹرڈ،،،،، رواحہ نے اس کے ہاتھ پر کاٹ کر خود کو اس سے چھڑوا یا۔۔۔۔۔

اور چینختے ہوئے تھپڑ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اس کی طرف کیا تب ہی وہ راستے میں اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔۔

اور گھما کر ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت تم آریان شاہ کو تھپڑ مارو گی وہ غصے سے چینخا۔۔۔۔۔

تھپڑ کی شدت اتنی تیز تھی کہ وہ لڑکھڑا کر اس سے دو قدم دور ہوئی تھی اور بے یقینی سے چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں نمی لیے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا یقین نہیں ہو رہا آریان شاہ تم پر ہاتھ بھی اٹھا سکتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتی وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

ٹھیک اسی طرح مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ تم آریان شاہ کی ملکیت ہو کے کیسے کسی دوسرے کو اپنے قریب آنے دے سکتی ہو۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اس انسان کے قریب جانے کی اسے خود کو چھونے دینے کی۔۔۔۔۔

شاید تم بھول گئی ہو گی تم کس کے نکاح میں ہو اور کس کی ملکیت ہو تو چلو آج میں تمہیں یاد کروا ہی دیتا ہوں وہ ماتھے پر انگنت بل لیے ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کے جکڑا۔۔۔۔۔

چھوڑ مجھے جنگلی انسان۔۔۔۔۔ خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔۔۔ جب خود کسی کے نکاح میں ہوتے زویا کے اتنے قریب تھے اس سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے تب کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔

تو پھر مجھے اسد کے ساتھ دیکھ کر اتنی تکلیف کیوں ہوئی۔۔۔۔۔ تم اپنی لمٹ میں رہو اور آئندہ مجھے ٹچ کرنے کی ہمت نہ کرنا وہ ایک بار پھر اس پر چینخی تھی اور اس کے غصے کو ہوا دے گئی تھی۔۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ورنہ تمھاری قینچی کی طرح چلتی اس زبان کو کاٹنے میں مجھے ذرا بھی دیر نہیں لگے گی اور نہ ہی کوئی افسوس ہو گا وہ اسے بالوں سے پکڑ کے چینخا تھا۔۔۔۔۔

تم تو بڑے ہی ہوس پرست انسان نکلے مسٹر آریان شاہ۔۔۔۔۔ ایک خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں کہ اپنی ہوس پوری کرنے آگئے درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔

لیکن وہ بولنے سے پھر بھی بعض نہ آئی۔۔۔۔۔ اس کی انا ہی اسے گوارا نہیں کر رہی تھی وہ آریان شاہ کے سامنے جھکے یا خود کو کمزور ثابت ہونے دے۔۔۔۔۔

ہوس پرست جنگلی انسان ہوں نہ میں تو چلو آج پھر میں تمہیں اپنا جنگلی پن دیکھاتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب تر کرتے زور سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور زور سے اس کے نچلے ہونٹ پر کاٹا جس سے رواحہ کو اپنے منہ میں خون گھلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں پر زخم دینے کے ساتھ ساتھ اس کی ساڑھی کی پن بھی کھولنے لگا اور پھر ایک ہی جھٹکے میں اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔۔۔

جس سے وہ گاڑی کے بونٹ پر جا کے گری۔۔۔۔۔

وہ اس سے بدلہ لینے کے لیے ایک ہی جھٹکے میں پیچھے مڑی تھی اسی پل اس کی ساڑھی کا پلو کھسک کر نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔

ساتھ ہی ساڑھی کا گلا ڈیپ ہونے کی وجہ سے اس کا سینہ نمایاں ہونے لگا۔۔۔۔۔

اس کی نظر جیسے ہی سامنے کھڑے آریان پر پڑی جو ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتا اس کی طرف دیکھ کر استہزائیہ ہنسی ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گئی آریان نے اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے اپنا رخ بدلاتھا۔۔۔۔۔

رواحہ کو اسی پل ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی کے ابھی زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔۔

وہ تو یہاں آریان شاہ سے بدلہ لینے آئی تھی لیکن یہاں تو اس کی خود کی عزت کا ہی جنازہ نکل چکا تھا۔۔۔۔۔

اب وہاں کھڑے کیا رہے ہو گھٹیا انسان اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے تھے ناتواں اور کرو اپنی ہوس پوری وہ ویسے ہی سینے پر ہاتھ رکھے غصے کی شدت سے چلائی تھی۔۔۔۔۔

اسے اس وقت کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں تھی پرواہ تھی تو صرف اور صرف آریان شاہ سے بدلہ لینے کی وہ کسی بھی صورت اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔

جس کا بعد میں آریان شاہ اس کا مذاق اڑاتا یا پھر اسے نیچے دکھاتا۔۔۔۔۔

رسی جل گئی لیکن بل نہیں گئے وہ ایک بار پھر غصے سے پلٹتا اس تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتی اس کی طرف بڑھی اور اسے کارلر سے پکڑ گئی۔۔۔۔۔

تمھاری اتنی ہمت تم آریان شاہ کے گریبان تک پہنچو۔۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ تھامتا حلق کے بل چلایا۔۔۔۔۔

اور تمھاری اتنی ہمت کیسے ہوئی آریان شاہ تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ۔۔۔۔۔ تمھیں کس نے یہ حق دیا تم میرے قریب آؤ مجھے چھوؤ۔۔۔۔۔ چھوڑو گی نہیں میں تمھیں۔۔۔۔۔

ہمت کی بات کر رہی ہو تو چلو آج تمھیں اپنی ہمت دکھا ہی دیتا ہوں اس نے رواحہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا اور پھر نفرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اب کی بار وہ اس کی گردن پر اپنی شدتوں کے نشان دیتے ساتھ ہی ایک ہی جھٹکے میں اس کے بلاؤز کی ساری دوڑیاں کھول گیا جو اس کی کمر پر سانپوں کی طرح لہرانے لگیں

اب صبح معنوں میں رواحہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑیں تھیں جو آریان شاہ کو بہت مزہ دے رہی تھیں۔۔۔۔۔

ادھر کمر پرٹچ کیا تھا نہ اس نے تمھیں وہ اسے گھماتے اس کی کمر پر جھکا اور زور سے وہاں کاٹا درد کی شدت سے رواحہ اپنی آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

اور یہاں بھی چھو ا تھا نہ اس نے وہ اس کے بلاؤز کی دوڑیوں کو سائیڈ پر ہٹائے وہاں انگلیاں چلاتے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر پوری شدت سے جھکے وہاں پر بھی اپنے ہونٹ گاڑھ گیا۔۔۔۔۔

یوہرٹ می آریان،،،، وہ آنکھوں میں نمی لیے خود کو اس سے چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ میں یہاں تمھیں ہرٹ کرنے ہی تو آیاں ہوں مسز وہ اس کے بالوں کو سائیڈ پر کیے اب اس کی گردن پر جھکا اور جا بجا وہاں اپنا لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

د۔۔۔دی۔۔۔دیکھ۔۔۔دیکھو۔۔۔آ۔۔۔ری۔۔۔آریان۔۔۔

نم - پ - ^bھیک

شیش ایک دم چپ رہو وہ ایک بار پھر اسے گھمائے اس کا چہرہ اپنی طرف کیے

بولا۔۔۔۔۔

اور پھر اسے گود میں اٹھا کر گاڑی کے بونٹ پر بٹھاتا پیٹ سے اس کی ساڑھی کا پلو سائیڈ کیے وہاں بھی زور سے کاٹ گیا۔۔۔۔۔

یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں اس نے تمہیں یہاں پر بھی کاٹا تھا۔۔۔۔۔ وہ نفرت سے
اس کی آنکھوں میں دیکھے نفرت سے بولا۔۔۔۔۔

وہ اسے پیچھے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی لیکن اس کے سامنے رواجہ کی تمام تر مزاحمتیں بے سود تھیں۔۔۔۔۔

آج کے بعد اگر تم کسی غیر مرد کے ساتھ پائی گئی اس نے تمہیں ٹپ کیا یا تم نے اس سے خود کو ٹپ کر دیا تو اسی وقت تمہاری قبر میں اپنے ہاتھوں سے کھودو گاوہ اس کے خود کو چھڑوانے کے چکروں میں چلتے ہاتھوں کو تھامے بولا۔۔۔۔۔

اس کا جنونیت بھر انداز دیکھ کے رواحہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

تم جو مرضی کرو آریان شاہ میں تم سے نہیں ڈرتی نہ ہی میں تمہاری ملکیت ہوں۔۔۔۔۔

ضدی تو ہوگی آخر کو آریان شاہ کی بیوی جو ہو وہ قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔۔۔ رواحہ کو اس کا یہ قہقہہ اس وقت کسی زہر سے کم نہ لگا۔۔۔۔۔

تمہارے ماننے یا ناماننے سے کچھ نہیں ہوتا رواحہ بی بی یہ بات تو پوری دنیا ہی جانتی ہے تم آریان شاہ کی ملکیت ہو۔۔۔۔۔

اس لیے آج کے بعد تم آریان شاہ کے کہنے پر ہی چلو گی اس کی ہر بات مانو گی۔۔۔۔۔ اور تمہیں تمہارا شوہر لاسٹ وارنگ دے رہا ہے آج کے بعد تم نا اس قسم کی بیہودہ ڈریسنگ کرو گی۔۔۔۔۔ نہ ہی کسی غیر مرد کے قریب جاؤ گی۔۔۔۔۔

میری یہ بات جتنی جلدی اپنے ننھے سے دماغ میں بٹھالو گی تمہارے لیے اتنا ہی زیادہ اچھا ہو گا ورنہ اگلی بار تمہیں آریان شاہ کے قہر سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔۔

آریان اپنی شرٹ اتار کر اسے پہناتے ہوئے سمجھانے لگا۔۔۔۔۔

میں تم سے ہزار دفع کہہ چکی ہوں مسٹر آریان شاہ میں تمہاری ملکیت نہیں ہوں نہ ہی تمہارے کہے کی پابند ہوں۔۔۔۔۔

میرا جیسی ڈریسنگ کرنے کو دل کرے گا میں کروں گی۔۔۔۔۔ میرا جہاں مرضی آنے جانے کو دل کرے گا میں آؤں جاؤں گی۔۔۔۔۔

میں پارٹیز میں جاؤں،،، ہوٹلز میں جاؤں،،، کلبز میں جاؤں۔۔۔۔۔ کسی کی بانہوں میں جاؤں یا پھر کسی کے بیڈ پر۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب ایک بار پھر آریان نے پوری شدت سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔۔۔

کیا بکواس کی تم نے ہاں۔۔۔۔۔ ایک بار پھر سے بکواس کرنا۔۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب بولنے کی۔۔۔۔ اب تمھیں آریان شاہ کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ تمھیں دوسروں کی بانہوں میں جانے کا دوسروں کے بیڈ پر جانے کا تو آج تمھاری یہ خواہش آریان شاہ ہی پوری کرے گا۔۔۔۔۔

آج ساری رات تم آریان شاہ کی بانہوں میں رہ کر اس کی شدتوں کو برداشت کرو گی۔۔۔۔۔

تم آریان شاہ کی شدتوں کو برداشت کرتے سونے کی کوشش کرو گی لیکن آریان شاہ تمھیں ایک سیکنڈ کے لیے بھی سونے نہیں دے گا۔۔۔۔۔

میں رات کا ایک ایک پل تمھارے لیے اتنا بھاری کر دوں گا کہ تم مجھ سے چھپنے کے لیے مجھ میں ہی پناہ مانگو گی وہ اسے ایک آنکھ و نک کرتے کھینچ کر گاڑی سے نیچے اتار گیا۔۔۔۔۔

چلو پھر رواحہ بی بی بتاؤ شاہ ہاؤس کے بیڈ پر جانا پسند کرو گی یا پھر آریان شاہ کے فلیٹ کے بیڈ پر یہ چوز کرنے کا موقع آریان شاہ نے تمھیں دیا۔۔۔۔۔

آخر کو خواہش جو تمھاری پوری کرنے جا رہا ہوں تو مرضی بھی تو تمھاری ہی شامل ہوگی نا وہ دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

نونیور آریان شاہ میں تمھارے ساتھ کہیں پر بھی نہیں جا رہی تم اپنی بکواس بند کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ اپنی منہوس شکل لے کر وہ اس کی گرفت سے نکلتے چلائی۔۔۔۔۔

نہ، نہ رواحہ بی بی آج یہ آریان شاہ تمھاری خواہش پوری کیے بغیر کہیں پر بھی نہیں جانے والا۔۔۔۔۔

اگر تم اپنی پسند کی جگہ نہیں بتاؤ گی تو پھر میں تمھیں اپنی پسند کی جگہ پر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔

تمھیں ایک بار میں کہی گئی بات سمجھ میں نہیں آرہی دفع ہو جاؤ یہاں سے میں تمھاری شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرتی اور تم کن سوچوں میں ہو میں تمھارے ساتھ کہیں پر جاؤں گی وہ نفرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

اور آریان کو اندر تک سلگائی۔۔۔۔۔ جائیں گے تو تمہارے اچھے اچھے بھی وہ اسے بازو سے پکڑ کے گاڑی کا دروازہ کھول کے اس کے اندر دھکا دے گیا۔۔۔۔۔

چپ چاپ یہاں پر بیٹھی رہو ورنہ اس کے بعد تمہارا جو انجام ہو گا اس کا زمہ دار میں نہیں ہوں گا وہ اسے گاڑی سے نکلتا دیکھ واپس اندر کی طرف دھکا دیتے بولا۔۔۔۔۔

اور پھر خود جلدی سے دوسری سائیڈ پر جاتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔۔۔ اور مسکرا کر ایک نظر اس پر ڈالتے گاڑی سٹارٹ کر گیا۔۔۔۔۔

تم یہ سب کر کے اچھا نہیں کر رہے آریان شاہ۔۔۔۔۔ تمہیں اس کی قیمت سود سمیت واپس کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔

تم مجھے زبردستی اپنے ساتھ تولے جاسکتے ہو لیکن زبردستی مجھے چھو نہیں سکتے وہ اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ دیکھ کے چلائی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا رواحہ تھوڑی دیر پہلے جو کچھ بھی ہوا تم اسے بھول گئی ہو کیا۔۔۔۔۔ اب تک اتنا بھی نہیں جانی آریان شاہ کیا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

آریان شاہ تمہیں چھو تو کیا تمہاری روح تک پر قابض ہو سکتا ہے تم کن خوش فہمیوں میں جی رہی ہو وہ قہقہہ لگاتے اسے اندر تک سلگا گیا۔۔۔۔

اللہ کرے تم مر جاؤ آریان شاہ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

تم دونوں ماں بیٹی کو مارے بغیر تو یہ آریان شاہ بالکل بھی نہیں مرنے والا۔۔۔۔۔ وہ ایک نظر روتی ہوئی رواحہ پر ڈالے بولا۔۔۔۔۔

خبردار جو تم نے میری ماما کو کچھ کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو جان سے مار ڈالوں گی میں تمہیں وہ بھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔۔۔۔۔

تبھی آریان نے جلدی سے گاڑی کو بریک لگاتے اس کے دونوں ہاتھ رومال سے باندھے تھے۔۔۔۔۔

چلو اب اپنے ان بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ کبڈی کبڈی کھیلو۔۔۔۔۔ پھر جب ہم تھوڑی دیر بعد میرے فلائیٹ پر پہنچ جائیں گے نا تو میں بھی تمہارے ساتھ ساری

رات کبڈی کبڈی کھیلوں گا وہ اس کے دونوں ہاتھ رومال کے ساتھ باندھنے کے بعد اس کا منہ بھی اس کی ساڑھی کا پلو پھاڑ کے اس کے ساتھ باندھ گیا۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ کب سے تمھاری چک چک سن رہا ہوں اور آگے بھی ساری رات سننی ہے تو سوچا تھوڑی دیر اپنے ان معصوم کانوں کو بھی سکون لے لینے دوں۔۔۔۔۔

آریان نے اسے ایک آنکھ ونک کرتے دوبار اسے گاڑی سٹارٹ کر ڈالی۔۔۔۔۔ جبکہ اس کی حرکت پر رواحہ کلس کے رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کی حالت آریان کو بہت مزہ دے رہی تھی وہ بار بار آریان کو گھور کر دیکھتی اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔

اف رواحہ بی بی میں تمھیں بتا نہیں سکتا اس وقت میں تمھیں یوں اپنے سامنے بے بس دیکھ کر کتنا خوش ہوں۔۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر رواحہ کی طرف مسکراہٹ اچھالتے اسے تپایا۔۔۔۔۔ جو سوائے اسے گھورنے کے کچھ نہ کر سکی۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے اب تم دل میں سوچ رہی ہو گی ایک دفع میری ہاتھ اور منہ کھولو پھر تمہیں بتاؤں گی لیکن تم بالکل بھی ٹینشن نہ لو میں فلیٹ پر پہنچتے ہی سب کچھ کھول دوں گا

تمہاری اس ساڑھی کو بھی تمہارے جسم سے وہ ایک بار پھر اسے تپانے لگا اسے رواح کو تپانا اور اس کے فیش ایکسپریشنز دیکھنا مزہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

گاڑی فلیٹ کے باہر روکتے وہ جلدی سے اس میں سے باہر نکلا تھا اور دوسری سائیڈ آیا تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کے بالوں کو چہرے سے پیچھے کیے وہ اسے گود میں اٹھا گیا اور دل جلانے والے انداز میں سیٹی بجاتے فلیٹ کے اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔

اپنی گود میں رواح کابچوں کی طرح جھٹ پٹانا اور ٹانگیں ہلانا اس کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ لے آیا۔۔۔۔۔

وہ پول کے پاس اسے نیچے اتارے کمر سے تھامے کھڑا کر گیا پہلے اس کا منہ کھولے اس کے ہونٹوں پر جھکے وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

پھر اس کے ہاتھ کھول گیا۔۔۔۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی وہ اپنے
ہونٹوں کو رگڑ کر اس کا لمس مٹانے لگی۔۔۔۔۔

ڈونٹ دودس رواحہ بی بی وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر اسے وارن کرنے لگا۔۔۔ وہ پھر بھی بعض نہ آئی اور اس کا لمس مٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے آریان شاہ ورنہ میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی
غرائی۔۔۔۔۔

دور رہنے والے کام تو تم کرتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔ تم خود جان بوجھ کر مجھے اکساتی ہو میں
تمہارے قریب آؤں تمہیں چھوؤں آخر بیٹی کس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب رواحہ نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا
تھا۔۔۔۔۔

اپنی اوقات میں رہ کر بات کرو آریان شاہ خبردار اگر تم نے میرے بابا کے بارے میں کوئی بھی بکو اس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

اس دفع تو ایک تھپڑ پڑا ہے اگلی دفع نجانے میں تمہارا کیا حشر کروں گی وہ انگلی اٹھائے
آنکھوں میں نفرت بھرے اسے وارن کر گئی۔۔۔۔۔

تم نے مجھ پر آریان شاہ پر ہاتھ اٹھایا چلو اب اس کا خمیازہ بھگتنے کے لیے بھی تیار ہو جاؤ
۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل آریان اس کی طرف بڑھے اسے پول میں دھکا دے گیا۔۔۔۔۔ جو
دھرام سے پول کے اندر جا گری۔۔۔۔۔

پانی کے کافی چھینٹے اڑ کر آریان کے چہرے پر گرے تھے جسے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے
ہاتھوں کی مدد سے مسکراتے ہوئے چہرے سے صاف کر گیا۔۔۔۔۔

یو باسٹر ڈ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے پول میں دھکا دینے کی وہ تیرنے کی کوشش کرتی
خود کو بچاتی اس پر چلائی۔۔۔۔۔

ایسے۔۔۔۔۔ وہ اپنی بنیان اتارتے خود بھی پول کے اندر چھلانگ لگاتے بولا۔۔۔۔۔

اسی پانی کے اندر ڈوب کر تم مر جاؤ آریان شاہ وہ اسے بد دعائیں دینے لگی۔۔۔۔۔

رواحہ بی بی تم میری نہیں اپنی ٹینشن لو میں تو نہیں مرنے والا پول میں ڈوب کر تم ضرور مر سکتی ہو۔۔۔۔

پول ہے بھی گہرا اوپر سے تم اپنی ہائیٹ دیکھو اور پھر تمہیں تو تیرنا بھی نہیں آتا۔۔۔۔ دیکھو کب سے ایک ہی جگہ پر ڈبکیاں لگا رہی ہو۔۔۔۔

میں تو مچھلیوں کی طرح تیر رہا ہوں دیکھو وہ اس کے ارد گرد تیرتے اسے جلانے لگا۔۔۔۔

ڈونٹ ڈو دس آریان مجھے در لگتا ہے پانی سے پلیز مجھے نکالو باہر۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔ میرا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔

پلیز مجھے باہر نکالو آریان۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ مجھ سے محبت کرتے تھے نا تو پھر کیسے تم مجھے تکلیف میں دیکھ سکتے ہو۔۔۔۔۔

پلیز بچاؤ مجھے۔۔۔۔۔ باہر نکالو مجھے کچھ ہو جائے گا پلیز ہیلپ می وہ ڈر کے مارے اس سے مدد کی بھیک مانگنے لگی۔۔۔۔۔

اسے پینک ہوتے اور خود کو بچاتے دیکھ آریان جلدی سے اس کی طرف بڑھا تھا اور
اسے کمر سے تھام کر کھڑا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

باہر نکالو میں مر جاؤں گی وہ مضبوطی سے اس کی گردن میں بازو ڈالے آنکھ بند کیے
بولی۔۔۔

جیسے ابھی آریان اسے چھوڑ دے گا اور وہ مر جائے گی۔۔۔۔۔ پلیز نکالو میں مر جاؤں
گی۔۔۔۔۔

آریان کو لگا تھا وہ بچپن میں ہی پانی سے ڈرتی تھی اب بڑی ہو گئی ہے تو اسے ڈر نہیں
لگے گا لیکن اسے پینک ہوتے ڈرتے دیکھ وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

رواحہ اوپن یور آئیز ٹرسٹ می کچھ نہیں ہو گا تمہیں میں یہی پر ہوں۔۔۔۔۔ وہ اس کی
کمر سہلاتے اسے دلاسا دینے لگا۔۔۔۔۔

نہیں آریان میں ڈوب جاؤں گی مجھے باہر نکالو پلیز وہ اور زیادہ اس کے ساتھ چپکتے
ہچکیوں کے بیچ بولی۔۔۔۔۔

اس وقت دونوں اپنا غصہ نفرت سب کچھ بھلائے ہوئے تھے جب رشتوں میں سچی
محبت ہو تو نفرت بھی کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

آج آریان شاہ اپنی نفرت کو کہیں سلائے اپنی محبت کو جگا گیا تھا۔۔۔۔۔

رواحہ ٹرسٹ می میں تمھیں کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا بس تم رونا بند کرو شہاباش وہ
دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ بھرے محبت سے بولا۔۔۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ویسے ہی اس کے ساتھ چپکی رہی۔۔۔۔۔

مجھے سوئمنگ نہیں آتی آریان پلیز مجھے باہر نکالو وہ اس کی منت کرنے لگی۔۔۔۔۔

میں ہوں ناں رواحہ میرے ہوتے کچھ نہیں ہو گا تمھیں۔۔۔۔۔ مجھ پر بھروسہ
رکھو۔۔۔۔۔

وہ اسے بہلانے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ کامیاب بھی ٹھہرا تھا اس لیے اب
رواحہ سیدھی ہو کر آنکھیں کھولے نیچے سوئمنگ پول کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جہاں وہ پول میں چمکتے گہرے نیلے پانی کو دیکھتے ایک بار پھر خوفزدہ ہوتی اپنی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔

رواحہ کے ایک بار پھر سے آنکھیں بند کرنے پر وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔۔

جب میں ہوں تو ڈر کس بات سے رہی ہو تم ٹینشن نہ لو میں تمہیں سوئمنگ کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ سکھا دوں گا۔۔۔۔۔

آریان نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے نیچے کو جھکتے اس کے کان میں سرگوشی کی اور پھر نرمی سے اس کے کان کی لو کو چوم گیا۔۔۔۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ سے اس کے جسم سے اپنی شرٹ اتار گیا اور گہری نظروں سے اس کے حسین سراپے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نظروں کا مرکز مستقل اس کے کانپتے گلابی ہونٹ ہی تھے۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس کے ہونٹوں پر جھکے اپنی تشنگی مٹانے لگا روحہ کے اوپر ڈر اس قدر حاوی تھا کہ اسے سمجھ میں ہی نہ آیا آخر اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

آریان کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس کی قربت اور چاہت میں پگھلنے لگی تھی۔۔۔۔۔
یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ پلیز نہ کریں۔۔۔۔۔ یہ سب غلط ہے۔۔۔۔۔ وہ اسے
اپنی گردن پر جھکے دیکھ منمنائی۔۔۔۔۔
زبان سے سن کر کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔ سب کر کے دکھاؤں گا میں تمہیں بس تم
خاموش رہو اور مجھے محسوس کرو۔۔۔۔۔
تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔۔۔ ہم ایک دوسرے پر مکمل حق رکھتے ہیں ہمارے بیچ
کچھ بھی غلط نہیں ہے جو بھی ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔
وہ اس کے بلاؤز کو کندھے سے ہٹائے وہاں اپنے ہونٹوں کا لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔
وہ اس سے دور جانے کی کوشش کرنے لگی تب ہی آریان اس کی گردن میں ہاتھ
ڈالے آنکھوں میں خمار لیے کالی گھٹا کی طرح اس پر چھانے لگا۔۔۔۔۔
اس کا لمس پاتے ہی رواحہ اندر تک لرز گئی۔۔۔۔۔ دونوں کی دھڑکنیں الگ ہی ادھم
مچائے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔

آریان کوئی آجائے گا وہ اس کی بڑھتی جسارتوں کے بیچ میں بولی۔۔۔۔۔

تم بس چپ رہو کوئی بھی نہیں آئے گا یہاں۔۔۔۔۔ کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے کہ میری اجازت کے بغیر یہاں آ سکے۔۔۔۔۔ وہ اس کے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو اپنے اندر اتار تاخمار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

دونوں ان جادوئی لمحات میں مکمل طور پر ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ آریان اس کے ہونٹوں کو چومتے اسے گود میں اٹھائے آہستہ آہستہ پول سے باہر نکلنے لگا۔۔۔۔۔ اور پھر اسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

وہ اسے واشروم میں کھڑا کیے واپس سے کمرے میں آیا تھا کبرڈ میں سے اپنی ہلکی پھلکی سی دوشرٹس نکال کر واپس سے واشروم میں گیا تھا۔۔۔۔۔

چلو ڈریس چینج کرتے ہیں گیلی ڈریس کے ساتھ ہم بیڈ پر سو نہیں سکتے وہ ہاتھ بڑھا کر واشروم کی لائٹس آف کر گیا۔۔۔۔۔

اور پھر رواحہ کا ڈریس چینج کروانے کے بعد اسے اٹھا کر بیڈ پر لیتانے کے بعد واپس سے واش روم میں آیا تھا اور اپنا ڈریس چینج کرنے کے بعد رواحہ کی ماما کے موبائل پر میسج چھوڑ کر وہ بھی اس کے قریب ہی جالیٹا تھا۔۔۔۔۔

وہ رواحہ کے کانپتے وجود کو اٹھا کر اپنے اوپر ڈال چکا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی کمر سہلائے اسے نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس وقت رواحہ ڈر کے حصار میں ہے اس لیے اس کے اتنے قریب ہے ورنہ وہ کبھی بھی نہ خود اس کے قریب آتی نہ ہی اسے خود کے قریب آنے دیتی

۔۔۔۔۔

اس کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے وہ اسے سائیڈ پر لیٹا چکا تھا شاید وہ ابھی بھی ڈر کے حصار میں تھی اس لیے اس کے قریب ہو کر اس کے سینے سے لگ چکی تھی

۔۔۔۔۔

ہمسفر قریب ہو اور جذبات کو بہکا رہی ہو تو خود کے جذبات کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا فلحال وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا وہ صبح اٹھ کر اس پر کوئی بھی الزام لگائے وہ اس کے ڈر کا فائدہ اٹھا کر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

اس لیے خود بھی اسے اپنے بازوؤں کی گرفت میں لیے سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

اپنے ماما بابا کے جانے کے بعد آج وہ بہت عرصے بعد سکون کی نیند سویا تھا۔۔۔۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو خود کو آریان کے حصار میں پایا۔۔۔۔ وہ جلدی سے ہوش و حواس میں آتی اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اور پھر کل کا ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح لہرایا تھا۔۔۔۔۔

نو، نو ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

میرے کپڑے کہاں ہیں۔۔۔۔۔ یہ مجھے کس نے پہنائے۔۔۔۔۔ آریان۔۔۔۔۔ نہیں
ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

آریان میرے قریب کیسے آ سکتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے میرے ڈر کا فائدہ اٹھایا ہے وہ
بڑبڑاتے ہوئے جلدی سے اٹھی اور پھر جلدی سے واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔
وہ اپنی ساڑھی پہن کر واپس سے کمرے میں آئی تھی جو کل آریان ڈرائے ہونے کے
لیے ڈال چکا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں ہونے والے شور کی آواز سے آریان کی آنکھ کھلی تھی اور پھر اس نے
کمرے سے باہر جاتی رواحہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

روحہ کا اس طرح سے بھاگنا اسے احساس دلا چکا تھا رواحہ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار
ہوئی ہے۔۔۔۔۔ جو کچھ ان کے بیچ میں ہوا ہی نہیں وہ وہی سب سمجھ رہی تھی
۔۔۔۔۔

وہ خود بھی جلدی سے اٹھتا اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر اندھا دھن وہاں سے بھاگ چکی تھی۔۔۔۔۔

نہیں سننا تو نہ سنو بھاڑ میں جاؤ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہیں صفائیاں دینے کا وہ
رواح کو بھاگتا دیکھ کے وہیں رک چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا اس وقت رواحہ نے اس کی کوئی بھی بات نہیں سنی اور نہ ہی سمجھنی اس نے آریان کو غلط ہی سمجھنا تھا۔۔۔۔۔

اس لیے وہ بھی اسے صفائیاں نہیں دینا چاہتا تھا واپس سے کمرے میں جا کے لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

اُسے کہنا

! ابھی تک-----دل دھڑکتا ہے

! ابھی تک-----سانس چلتی ہے

ابھی تک یہ میری آنکھیں-----

!! سہانے خواب بنتی ہیں

میرے ہونٹوں کی جنبش میں-----

!! تمہارا نام رہتا ہے

ابھی بارش کی بوندوں میں-----

!! تمہارا پیار باقی ہے

اُسے یہ بھی بتا دینا۔۔

! ابھی اظہار باقی ہے

ابھی یادوں کے کانٹوں سے۔۔۔۔

!! مراد امن الجھتا ہے

تمہارا پیار سینے میں۔۔۔۔۔

! کہیں اب بھی دھڑکتا ہے

مجھے لگا تھا آریان شاہ تمہاری یہ نفرت کھوکھلی ہے تم بس خود کو تسکین پہچانے کے لیے مجھ سے نفرت کرتے ہو۔۔۔۔۔

کل تم نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا ہے وہ کر کے مجھے غلط ثابت کر دیا ہے تمہاری مجھ سے نفرت سچی ہے۔۔۔۔۔

میں آج تک تم سے کبھی بھی نفرت نہیں کر پائی میرے دل کے ہر کونے میں صرف اور صرف آریان شاہ اور اس کی محبت تھی لیکن اب آریان شاہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے تم سے شدید نفرت ہے آئی ہیٹ یو تم کیسے میرا فائدہ اٹھا سکتے ہو وہ گھر آتے ہی سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر اب کل والے مناظر یاد کر کے بیڈ پر لیٹی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔۔

رواحہ بیٹا کیا ہوا ہے؟؟

تم ایسے بھاگتے ہوئے کیوں آئی اور آتے ہی کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

کچھ ہوا ہے تو بتاؤ میری جان نوشیبہ بیگم جو اسے بھاگ کر جاتے اور پھر کمرے میں بند ہوتا دیکھ چکی تھی اب اس کے کمرے کے باہر کھڑی دروازہ بجا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جو فرش پر بیٹھی آنسو بہانے میں مگن تھی ماں کی آواز سن کر جلدی سے دروازہ کھول کر ان کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری جان کچھ بتاؤ تو سہی نوشیبہ بیگم اسے خود سے الگ کرتی اس کا چہرہ تھامے ماتھے پر بوسہ دیئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ماما وہ بہت برا ہے۔۔۔۔۔ اس نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔۔۔ مجھے لگا تھا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے لیکن اسے مجھ سے بالکل بھی محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔

آئی ہیٹ ہم،،، ماما میں اسے کبھی بھی معاف نہیں کروں گی رواحہ نے روتے ہوئے
اپنی ماں کو بتایا۔۔۔

میری جان میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا اگر آگ سے ٹکراؤ گی تو خود بھی اس میں
جل کر راکھ ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔

تم سب کچھ اللہ پر چھوڑ دو وہ بہتر کرے گا لیکن تم نے میری ایک بات بھی نہیں سنی
اور آریان سے بدلہ لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ ماں تھی اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی وہ کس کی بات کر رہی ہے۔۔۔۔۔

میری جان وہ بھی تم سے محبت کرتا ہے بس تم دونوں ایک دوسرے سے بدلے کی آڑ
میں اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔۔۔

چھوڑ دو یہ بدلہ و دلہ اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشی بھری زندگی گزارو،،، نازیہ
بیگم نے بیٹی کو سمجھایا۔۔۔۔۔

وہ ماں تھیں وہ چاہتی تھیں اس کے دونوں بچے آپس میں ہنسی خوشی رہیں جیسے وہ سب
پہلے رہتے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اس ایک حادثے نے شاہ ہاؤس کو برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

نہیں ماما میں اسے کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ وہ میرے بابا کے بارے میں غلط بولتا ہے انہیں برا بھلا کہتا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے خود سے بھی زیادہ اپنے بابا پر یقین ہے وہ کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔ میں بہت جلد آریاں شاہ کی غلط فہمی دور کروں گی۔۔۔۔۔

اور اپنے بابا کو سہی ثابت کر دوں گی اور پہلے طلاق کے سپرزا اس کے منہ پر ماروں گی اور اس رشتے سے آزاد ہو جاؤں گی وہ رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو رواحہ خدا کا خوف کھاؤ کچھ تم کیسے اپنے ہی منہ سے اپنے گھر برباد کرنے کی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔

میں تمہیں ایسا کچھ کرنے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی نوشیبہ بیگم اسے سمجھاتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔

اور ماما جو وہ کر رہا ہے اس کا کیا؟؟؟ رواحہ نے شکوہ کناں نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ایک دن وہ بھی سمجھ جائے گا سارا سچ اس کے سامنے بھی آجائے گا تو وہ بھی بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اور اس ایک دن کے انتظار میں، میں ہر دن اس کی زیادتیاں برداشت کروں یہی چاہتی ہیں آپ؟؟؟ اس نے سنجیدگی سے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ جو اس کے پوچھنے پر سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

نوماما ایسا بالکل بھی نہیں ہو گا میں آریان شاہ کو اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گی۔۔۔۔۔

آریان شاہ کی نفرت کے ساتھ رواحہ شاہ کی نفرت ٹکرائے گی۔۔۔۔۔

آپ جلدی سے میرے لیے ایک کپ چائے کا بھیجو ادیں میں تب تک فریش ہو کر آفس جانے کی تیاری کر لوں،،، رواحہ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے اپنی ماں کو بتایا اور پھر خود کبرڈ سے اپنے لئے ڈریس نکلنے لگی۔۔۔۔۔

آفس میں تو آریان بھی ہو گا نہ۔۔۔۔۔ اگر تم دونوں ایک ساتھ ایک ہی جگہ پر کام کرو گے تو پھر ایک دوسرے کو تنگ کرو گے۔۔۔۔۔ بدلے لو گے۔۔۔۔۔

ایسے بات اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی اس لیے میں چاہتی ہوں تم آفس نہ جاؤ۔۔۔۔۔ آفس جانا چھوڑ دو۔۔۔۔۔ اگر جاب کرنا ہی چاہتی ہو تو کوئی اور ڈھونڈ لو۔۔۔۔۔ آفس کو آریان سنبھال لے گا نوشیبہ بیگم اس کے راستے میں حائل ہوتی اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک کہا آپ نے ماما وہ سب سنبھال لے گا یہاں تک کہ آفس میں جو ہمارے ففٹی پر سینٹ شیئرز ہیں وہ بھی اور میں ایسا بالکل بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ اور جس کی آپ اتنی فکریں کر رہی ہیں جس کے لیے اتنا کچھ سوچ رہی ہیں وہ یہاں آپ سے بدلہ لینے کے لیے آیا ہے۔۔۔۔۔

شاید آپ یہ بات بھول گئی ہیں لیکن میں نہیں بھولی وہ اپنی بات ختم کرتی راستہ بنا کر جلدی سے واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

جبکہ پیچھے سے نوشیبہ بیگم بھی پریشانی سے باہر کو چل دیں۔۔۔۔۔

کیا ہو نوشیبہ بیٹا پریشان کیوں ہو؟؟؟ نوشیبہ بیگم باہر لاؤنج میں گئیں تو وہاں بیٹھے داجی نے ان سے پوچھا۔۔۔۔۔

داجی میں کیا کروں میرے دونوں بچے اپنی بے وجہ کی نفرت میں اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

نہ ہی رواحہ ہماری بات سمجھنے کو تیار ہے نہ ہی آریان بس دونوں کو ایک دوسرے سے بدلہ لینا ہے مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم نے آنکھوں میں نمی لیے داجی کو اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیٹا تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں تو خود ان دونوں کو ایسے دیکھ کر بہت پریشان ہوں مجھے خود سمجھ میں نہیں آ رہا میں کیا کروں۔۔۔۔۔

دونوں ہی میرے جگر کے ٹکڑے ہیں میں دونوں کو ہی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں وہ دونوں آپس میں ہنسی خوشی رہیں۔۔۔۔۔

جیسے پہلے رہتے تھے پتا نہیں میرے گھر کو کس کی نظر لگ گئی۔۔۔۔۔ سب کچھ برباد ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔

میرے بیٹے بہو مجھے چھوڑ کر چلے گئے ایک ان کی نشانی تھی میرے پاس میرا پوتا میرا آریان جس کے سہارے میں زندہ تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔۔ اب تو ایسے لگتا ہے میں بھی اپنے بیٹوں کے پاس چلا جاؤں۔۔۔۔۔

داجی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بے بسی سے بولے۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے داجی آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ آپ ہمارے بڑے ہیں ہمیں آپ کا ساتھ تا عمر چاہیے ہمارے پاس آپ کے علاوہ اب ہے ہی کون

۔۔۔۔۔

آپ مایوس نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا نوشیبہ بیگم نے داجی کو حوصلہ دیا۔۔۔۔۔

بیٹا ہم سب کچھ ٹھیک ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے اب ہمیں ہی کچھ کرنا ہو گا اور میں نے سوچ لیا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

تم بس اس الو کے پٹھے عون کا نمبر ڈھونڈو ڈائری میں سے اور اس سے میری بات کرو اوداجی نے کچھ سوچتے ہوئے نوشیبہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔

وہ ان کے حکم کی تکمیل کرتی ملازمہ کو چائے بنانے کا کہتی خود داجی کے کمرے میں ڈائری میں سے نمبر ڈھونڈنے کے ارادے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

شاہور لینے کے بعد وہ جینز شرٹ پہنے گلے میں سکارف ڈالے۔۔۔۔۔ بالوں کی ٹیل پونی کیے۔۔۔۔۔ ہلکی پنک لپسٹک ہونٹوں پر لگائے۔۔۔۔۔ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے۔۔۔۔۔ پاؤں میں ہائی ہیل پہنے۔۔۔۔۔ ہاتھ میں واچ پہنے۔۔۔۔۔ فائل لیپ ٹاپ اور اپنا موبائل اٹھائے وہ آفس جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر شیشے میں اپنی تیاری کو دیکھا اور پھر ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتی گاڑی کی کیز اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

رواحہ میں نے تمہیں کل بھی کچھ نہیں کہا تھا جب تم وہ بیہودہ قسم کی ساڑھی پہن کر پارٹی میں گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آج پھر تم اتنی گھٹیا ڈریسنگ میں آفس جا رہی ہو اپنی نہیں تو کم از کم ہماری عزت کے بارے میں ہی سوچ لو،،، نوشیبہ بیگم نے اس کی ڈریس کی فٹنگ پر ٹونٹ کیا جس میں اس کے جسم کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

داجی تو اسے دیکھتے ہی اپنی گردن جھکا گئے تھے۔۔۔۔۔ پتا نہیں ان کے بچوں کو آخر ہو
کیا گیا تھا کیسے وہ ایک دوسرے سے بدلے کی آڑ میں اپنی ہی عزتوں کو برباد کرنے پر
لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کی بات اگنور کیے جلدی سے باہر کو بھاگی تھی اسے اس کی سیکرٹری کی کال آچکی تھی آج اس کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی اپنے بزنس پارٹنرز کے ساتھ۔۔۔۔۔

اور آریان وہاں اس سے بھی پہلے پہنچ چکا تھا وہ لیٹ جا کر اپنی انسلٹ نہیں کروا سکتی تھی اس لئے انہیں کوئی جواب دے کر بحث میں پڑنے کی بجائے جلدی سے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

پیچھے سے نوشیبہ بیگم داجی کو ڈائری پکڑائے اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔۔۔۔۔
وہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی ایک ادا سے چلتے میٹنگ روم کی طرف
بڑھی۔۔۔۔۔

ہر کوئی منہ کھولے اپنی میم کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ سب کو اگنور کیے اور بھی تیز قدم لیتی
میٹنگ روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

اور سب کو سلام کرتی اپنی چیئر کی طرف بڑھی لیکن اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اس
سے پہلے کہ آریان جس کی نظریں اس پر ہی ٹکی ہوئی تھیں وہ آگے بڑھ کر اسے بچاتا
۔۔۔۔۔

اس کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھا روباص اسے تھام چکا تھا۔۔۔۔۔ آریان کی نظریں ان
دونوں پر کم تھیں اور روباص کی چلتی انگلیوں پر تھیں۔۔۔۔۔

جو رواحہ کو کمر پر بچانے کے بہانے جگہ جگہ ٹچ کر رہا تھا اس سے پہلے کہ رواحہ روباص
کے منہ پر ایک تھپڑ جڑتی آریان غصے میں اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے کھینچ کر روباص
سے دور کر چکا تھا۔۔۔۔۔

مسٹر روباص آپ اپنے کام پر توجہ دیں اور اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھیں میں یہاں پر موجود ہوں اپنی بیوی کو سنبھالنے کے لیے آریان رواحہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

جو چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آریان صاحب میں نے تو بس آپ کی بیوی کو بچایا ہے اگر آپ خود جلدی سے آگے بڑھ کر بچا لیتے تو مجھے بچانے کی نوبت ہی نہ آتی۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی آریان صاحب آپ دونوں میاں بیوی کو چاہیے کہ ایک ساتھ آئیں اگر ایک گرے تو دوسرا اسے گرنے سے بچالے روباص نے بھی اس پر ٹونٹ کیا۔۔۔۔۔

آپ کو ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا نہیں کرنا چاہیے ویسے بھی رات ہم رات کافی دیر تک ساتھ ٹائم سپینڈ کرتے رہے تھے۔۔۔۔۔

اور میری بیوی کافی تھکی ہوئی تھی میں نے سوچا وہ آرام کر کے بعد میں آجائے گی
ابھی میں جاتا ہوں۔۔۔۔۔

فلحال ہم دونوں میں سے کسی ایک کا جلدی آنا ضروری تھا سو میں آگیا۔۔۔۔۔

آریان نے رواحہ کو مزید اپنے قریب تر کرتے اسے سلگایا۔۔۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے میں بھولی نہیں ہوں کل تم نے میرے ساتھ جو کیا تھا وہ اس سے دور
ہوتی جا کر روباص کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنے لگی تبھی آریان جلدی سے وہاں آکر
بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

جبکہ رواحہ اسے گھورتی اس کی چیئر پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

میٹنگ سٹارٹ کریں روباص صاحب آریان نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جس
پر وہ ہاں میں سر ہلاتا نظریں رواحہ کے سراپے کی طرف کر گیا۔۔۔۔۔

روباص کیا وہاں موجود سب لوگوں کی نظروں کا مرکز رواحہ ہی تھی سب کی نظریں
بار بار بھٹک کر رواحہ کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جو آریان کا خون خولانے کا کام کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ روباص صاحب اپنی نظروں کو کنٹرول میں رکھیں ورنہ زندگی بھر دیکھنے سے محروم ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

آریان صاحب یہاں تو سب کی ہی نظریں بار بار بھٹک کر آپ کی بیوی پر جا رہی ہیں
کس کس کو روکیں گے آپ اگر روکنا ہی ہے تو اپنی بیوی کو روکیں۔۔۔۔

اسے کنٹرول میں رکھیں ہم پر غصہ کرنے کی بجائے۔۔۔۔۔

پہلے تم خود کی آنکھوں کو کنٹرول میں رکھو اسے بھی میں کنٹرول کر لوں گا وہ غصے سے لال انگارا ہوتی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اسد نہیں آیا آنٹی رواحہ نے اپنے ساتھ بیٹھی مسز صدف سے پوچھا۔۔۔۔۔

رواح کے پوچھنے پر مسز صدف کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔۔۔۔۔ پھر انہوں نے پارٹی میں کی گئی اسد کی حالت کے بارے اسے بتایا جسے سنتے ہی رواح کی نظریں سب سے پہلے آریان پر گئیں۔۔۔۔۔

جو پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ لوگوں نے تفتیش نہیں کی آنٹی؟؟؟ رواحہ نے ایک بار پھر سے آریان پر نظریں
ٹکائے مسز صدف سے پوچھا۔۔۔۔۔

بیٹا جس نے بھی یہ سب کچھ کیا ہے اس نے ایک ثبوت بھی نہیں رہنے دیا سب کے
سب ثبوت ختم کر دیے ہیں ہمیں تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔
آنٹی مجھے تو یہ کسی پروفیشنل کلر کا کام لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

مس رواحہ آپ یہاں پر میٹنگ کے لیے آئی ہیں یا پھر اپنی گھریلو لائف کو ڈسکس
کرنے کے لیے۔۔۔۔۔

یہاں پر سب لوگ میٹنگ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ یہ سب باتیں باہر جا کر
کر لیجیے گا فلحال ہم میٹنگ سٹارٹ کرتے ہیں آریان ان کی باتوں سے بیزار ہوتے بولا
۔۔۔۔۔

تم سے مطلب میں جو بھی کروں؟؟؟ رواحہ غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی
۔۔۔۔۔

بی پرو فیشنل مس رواحہ یہ آپ کا گھر نہیں ہے آفس ہے آریان تھوڑے نرم لہجے
میں بولا فلحال وہ کوئی بھی تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
لیکن بعد میں اسے مزہ چکھانے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

مسٹر آریان شاہ میں بھی اس آفس میں ففٹی پر سینٹ شیئرز کی مالکن ہوں آپ نے
ڈیل کے کاغذات پر دستخط کرنے سے پہلے ایک بار بھی مجھ سے پوچھنا ضروری نہیں
سمجھا۔۔۔۔۔

رواحہ اسے بنا پوچھے ڈیل کے پیپرز پر دستخط کرتے دیکھ دانت پستے ہوئے بولی
۔۔۔۔۔

وہ اس لیے مسز آپ کے پاس فلحال دماغ کی کمی ہے اور میں نہیں چاہتا تھا آپ کی کم
دماغی کی وجہ سے شاہ امپائرز کو کوئی بڑا نقصان پہنچے۔۔۔۔۔
اس لیے تم سے پوچھے بغیر ہی میں نے دستخط کر دیے ہیں۔۔۔۔۔

آریان شاہ تم۔۔۔۔۔ شٹ اپ وانفی گھر جا کے بات کرتے ہیں نہ اپنے روم میں ابھی
چپ رہو ہم آفس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اسے گھورتے چہرے پر مسکراہٹ سجائے
دانت پیستے بولا۔۔۔۔۔

میٹنگ ختم ہو چکی ہے تو آپ لوگ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اب آپ لوگ جا
سکتے ہیں پھر ہم نے بھی نکلنا ہے۔۔۔۔۔ ہمیں بھی گھر پر ضروری کام ہے۔۔۔۔۔
وہ اٹھ کر رواحہ کے پیچھے جا کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کے وہاں موجود لوگوں
سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

جو اس کے بولنے پر جلدی سے اٹھ کر روم سے باہر نکل گئے سب کی دیکھا دیکھی
رو باص بھی ایک نظر ان پر ڈالتا اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔
اس کے چہرے کے تاثرات واضح بتا رہے تھے وہ رواحہ کے قریب آریان کو دیکھ کر
کیسے جیسلس ہو رہا ہے اور خود کا غصہ ضبط کیے ہوئے ہے۔۔۔۔۔

ان سب کے جانے کے بعد رواحہ بھی اپنا سامان اٹھائے جانے لگی تھی تب ہی آریان
اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالے اسے واپس سے بٹھا گیا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کیا بکواس کی تھی؟؟؟؟ تم مجھے اس طرح کی ڈریسنگ میں نظر نہ آؤ وہ روم کا دروازہ لاک کرتے واپس سے اس تک آکر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے لوگوں کی کی گئی بکواس کی سمجھ نہیں آتی اور میں بھی پہلے ہی تم سے کہہ چکی ہوں میرے اوپر ڈھونس جمانے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

میرے دل میں جو آئے گا میں کروں گی۔۔۔۔۔ میری ڈریسنگ سے تمہیں کیا تکلیف ہے جب ہمارے بیچ کوئی رشتہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

بد قسمتی سے تم میری بیوی ہو اور آریان شاہ اپنی چیزوں پر کسی کی نظریں برداشت نہیں کرتا۔۔۔۔۔

اس لیے اگر تم مجھے دوبارہ اس قسم کی ڈریسنگ میں نظر آئی تو میں ڈریس سمیت ہی پٹرول پھینک کر تمہیں آگ لگا دوں گا۔۔۔۔۔

اور آریان شاہ خالی دھمکیاں نہیں دیتا کر کے بھی دکھاتا ہے یہ تم بھی جانتی ہو وہ پیچھے سے اس کے بالوں کو پیچھے ہٹائے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا کے کاٹ گیا۔۔۔۔۔

رواحہ کے منہ سے سسکی سی برآمد ہوئی تھی تبھی وہ آریان کے ہاتھ جھٹکتی جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

واہ آریان شاہ واہ تم تو بڑے ہی ہوس پرست انسان نکلے کیسے اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے تم بار بار میری ڈرینگ کو نشانہ بنا کر میرے قریب آتے ہو۔۔۔۔۔

وہ کلیپنگ کرتے اس کے ارد گرد گھومتے طنزیہ انداز میں بولی اور آریان کو اندر تک سلگائی۔۔۔۔۔

اوہیلو میڈم بار بار یہ کیا ہوس ہوس لگا رکھا ہے۔۔۔۔۔ تم نے ہوس پوری کی فلاں فلاں کیا۔۔۔۔۔

فار یور کامینڈ انفارمیشن مسز رواحہ تم بیوی ہو میری میں جب چاہوں تمہارے قریب آسکتا ہوں۔۔۔۔۔

تم سے اپنا حق وصول کر سکتا ہوں یہ میرا حق ہے۔۔۔۔۔

اور اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے قریب آتا ہے تو ہوس پوری کرنے نہیں آتا لیکن یہ بات تم جیسے چھوٹے دماغ کی لڑکی کہاں سمجھے گی۔۔۔۔۔

ہوس تو وہ ہوتی ہے جو تمہارے بابا۔۔۔۔۔ ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب ایک بار پھر رواحہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس دفع آریان اس کا ہاتھ نیچ راستے میں ہی پکڑ چکا تھا اور ویسے ہی اس کا ہاتھ پکڑے اسے گھما کر اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔

نہ رواحہ بی بی نہ ہر دفع نہیں چلے گا۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم ہر دفع مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گی اور میں چپ چاپ کھڑا ہوں گا۔۔۔۔۔

یہ تمہاری غلط فہمی ہے وہ اس کے بالوں کو سائیڈ پر کیے اس کی گردن پر جگہ جگہ اپنا شدت بھرالمس بکھیرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

روحہ اس کی سخت گرفت میں کسمسا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے چھوڑو مجھے وہ خود کو کمپوز کرتی جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

رواحہ بی بی میں نے چھوڑنے کے لیے تھوڑی نہ پکڑا ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو میں نے تمہیں تمہاری گستاخی کی سزا دینی ہے اس کے بعد چھوڑ دوں گا وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کیے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔

رواحہ خود کو بچانے کے لیے اس کے سینے پر مکے برسائے لگی لیکن آریان پر اس کے مومی ہاتھوں کے مکوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی اپنے کام میں مصروف رہا جب اسے لگا کہ اب رواحہ سانس نہیں لے پا رہی تو اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے پر سر ٹکائے اپنی سانسوں کو ہموار کرنے لگی لیکن پھر جلدی ہی اپنی پوزیشن کے بارے میں سوچ کر اس سے دور ہوئی۔۔۔۔۔

یہ لاسٹ وارننگ تھی مسز اس کے بعد اگر تم مجھے دوبارہ سے اس قسم کی ڈریسنگ میں نظر آئی تو میں تمہارا جو حال کروں گا اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔۔

آریان اس کے بھگے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے اسے وارننگ دینے لگا۔۔۔۔۔ وہ پل میں اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تم جو بھی کر لو آریان شاہ میں تم سے نہیں ڈرتی میں وہی ڈریں پہنوں گی جسے پہننے کو
میرا دل چاہے گا وہ غصے سے چینجی تھی۔۔۔۔۔

چلو پھر میں بھی دیکھتا ہوں تم دوبارہ اس طرح کا ڈریں کیسے پہنتی ہو آریان نے اس
کے پاس جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ویسے تم اس طرح کی ڈریں گ میں لگ غضب کی رہی ہو لیکن ہائے رے قسمت یہ
ہمارا بیڈ روم نہیں آفس ہے وہ اسے دیکھ کے مسکراتے ہوئے خمار بھرے لہجے میں
بولا۔۔۔۔۔

اگر تم کہو تو یہیں پر ہی نہ کنٹینیو کر لیں وہ اسے سائل پاس کرتا ایک آنکھ ونگ کرتے
ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

شٹ اپ آریان شاہ اپنی بکو اس بند کرو دوبارہ میرے قریب آنے کے بارے میں
سوچا بھی تو میں تمہاری جان نکال دوں گی رواحہ نے انگلی اٹھائے اسے وارن کیا
۔۔۔۔۔

ہاہا ہا رواحہ بی بی تمہارے قریب تو میں آؤں گا جب جب میرا دل کرے گا اور تم مجھے روک بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔

رواحہ اس کی بات کو اگنور کیے وہاں سے جانے لگی تھی تب ہی آریان ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک گیا۔۔۔۔۔

اب کیا تکلیف ہے مجھے روکا کیوں؟؟؟ وہ غصے سے مڑ کر اپنے ہاتھ کو دیکھتے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں اس طرح کی ڈریسنگ میں ایسے ہی جانے دوں گا آریان ایک آئی برواچکائے بولا۔۔۔۔۔

اور پھر اپنا کوٹ اتار کر اسے پہنانے لگا تم یہ کوٹ پہن کر گھر جاؤ گی وہ اسے کوٹ پہنانے کے بعد اس کا ہاتھ پکڑے آفس روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے ساتھ ساتھ چلتا باہر پارکنگ کی طرف آیا اور اسے گاڑی میں بیٹھانے کے بعد خود بھی گاڑی میں بیٹھتا اپنے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا اگر وہ رواحہ کے ساتھ ہو گا تو آفس میں موجود سٹاف میں سے کوئی بھی نظر اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔۔۔۔۔

اس لیے وہ خود اسے باہر گاڑی تک چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ آفس میں تو اسے سب کی نظروں سے بچا سکتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جس طرح کی ڈرینگ میں وہ گھر سے آفس تک لوگوں کی نظروں سے ہوتے ہوئے آتی تھی اس کا آریان کو حل ڈھونڈنا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اس بارے میں سوچ بھی چکا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

اسے واپسی پر کوٹ پہنے گھر میں داخل ہوتے دیکھ داجی اور نوشیبہ بیگم نے مسکراتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیٹا یعنی محبت ابھی بھی زندہ ہے۔۔۔۔۔ انسان جس سے محبت کرتا ہے اسے ہی دنیا کی نظروں سے بچا کر رکھتا ہے کیونکہ وہ اس پر صرف خود کا حق سمجھتا ہے

۔۔۔۔۔

کسی دوسرے کی نظریں برداشت نہیں کر سکتا بس اب ہمیں کچھ بھی کر کے آریان کو واپس شاہ ہاؤس لے کر آنا ہے۔۔۔۔

اور ان دونوں کے بیچ میں سوئی ہوئی محبت کو جگانا ہے داجی نے اپنی بات کے اختتام پر نوشیبہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو داجی کے دیکھنے پر ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

اسلام علیکم! ماما داجی کیسے ہیں آپ دونوں اس نے پاس پڑے صوفے پر بیٹھ کر ان دونوں سے پوچھا۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہیں،، تم بتاؤ تمہارے لیے کچھ کھانے پینے کو لاؤں اور تمہاری آج کی میٹنگ کیسی رہی۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم نے بیٹی سے پوچھا۔۔۔۔

ماما میٹنگ بہت اچھی رہی اور میں بہت تھک چکی ہوں فلحال ریسٹ کرنا چاہتی ہوں اب سیدھا ڈنر ہی کروں گی۔۔۔۔

لیکن بیٹا تم صبح بھی کچھ کھا کر نہیں گئی تھی ایک منٹ رکومیں نے ابھی داجی کے لیے
جوس بنایا تھا پڑا ہو گا تمہارے لیے بھی لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ پی کر تم سو جانا نوشیبہ بیگم بیٹی کو کہتی جلدی سے جوس لینے کے ارادے سے کچن
میں چلی گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ جوس لے کر واپس آئیں تو رواحہ جوس پی کے اپنے کمرے میں چلی
گئی۔۔۔۔۔

آریان باہر چلیں ڈنر کرنے آج عون لاؤنج میں بیٹھے آریان کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے
بولا۔۔۔۔۔

یہیں پر کچھ منگوالے نایار آریان نے نظریں ٹی وی پر ٹکائے اسے کہا۔۔۔۔۔

نہیں یار گھر میں کھانے کے ساتھ حسینائیں تو نہیں آئیں گی نہ اگر ریسٹورنٹ جائیں
گے تو وہاں بہت ساری حسینائیں ہونگی۔۔۔۔۔

اور مجھ بیچارے کا بھی شاید کچھ بن جائے آخر کب تک کنوارا رہوں گا۔۔۔

مجھ معصوم کے بارے میں بھی کچھ سوچو مجھ پر بھی رحم کھاؤ۔۔۔۔

مجھے اکیلے کو کمرہ کھانے کو دوڑتا ہے۔۔۔۔۔ تھکا ہارا گھر آتا ہوں پورا جسم درد کر رہا ہوتا

ہے بیوی بچے ہوں تو انہیں دیکھ کر کم از کم میری تھکاوٹ تو دور ہو۔۔۔۔۔

اب مجھ سے یہ تنہا زندگی نہیں گزاری جا رہی مجھے ایک حسین حسینہ چاہیے جو میری

زندگی میں آکر میری زندگی کو حسین بنادے۔۔۔۔۔

عون کی دہائیاں عروج پر تھیں جبکہ اس کی دہائیاں سنتا آریان اپنے کان بند کر چکا تھا

۔۔۔۔۔

یا اللہ پھینک دے کوئی حسینہ میری جھولی میں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ عون اگر تو

چپ نہ ہوا تو میں تیرا گلابادوں گا اس سے پہلے کہ عون مزید کچھ بولتا آریان نے

اسے بیچ میں ہی ٹوکا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں تجھے مجھ معصوم پر ظلم کرنے کے علاوہ اور آتا بھی کیا ہے،،،، عون نے منہ

بسورے کہا تو آریان کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی۔۔۔۔

چل چلتے ہیں تو بھی کیا یاد رکھے گا لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لے وہاں جا کر تو نادیدوں کی طرح لڑکیوں کو نہیں گھورے گا۔۔۔۔

آریان رموٹ سائیڈ پر رکھتے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں کہاں لڑکیوں کو نادیدوں کی طرح دیکھتا ہوں لڑکیاں خود ہی اتنا حسین منڈا دیکھ کے نادیدوں کی طرح گھورنا شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

میں تو بس ان کا دل رکھنے کے لیے انہیں سائل پاس کرتا ہوں عمن جلدی سے بولا

۔۔۔۔

پتا ہے مجھے تو کتنے پانی میں ہے۔۔۔۔ توں تو اتنا شریف بچہ ہے کہ وہاں جا کر سارا دھیان اپنے کھانے پر رکھتا ہے اور کھانا منہ سے کھانے کی بجائے ناک سے کھاتا ہے آریان نے اس کی لاسٹ ٹائم کی گئی حرکت پر ٹونٹ کیا۔۔۔۔۔

جب لاسٹ ٹائم وہ دونوں کھانا کھانے گئے تھے تب عمن کا سارا دھیان لڑکیوں کو گھورنے پر تھا اور وہ بریانی کا چیچ منہ میں ڈالنے کی بجائے ناک میں ڈال گیا۔۔۔۔

اس کی اس حرکت سے وہاں موجود اتنے لوگوں کے سامنے اس کا بھی مذاق بنا تھا
۔۔۔ اور جن لڑکیوں کو عون گھور رہا تھا انہوں نے تو عون کی خوب فر کی بھی لے
ڈالی تھی۔۔۔۔

اگر کھانا کھانا نہیں آتا تو چھوٹا بے بی ماما کو ساتھ لے آیا کرے اور ماما کے ہاتھ سے کھایا
کرے۔۔۔۔

ایسے کھانا منہ میں ڈالنے کی بجائے ناک میں نہیں جائے گا یا پھر جس دوست کے
ساتھ کھانا کھانے آیا ہے اسی کے ہاتھ سے کھالیا کرے۔۔۔۔

اس دن کے بعد وہ دونوں اس ریسٹورنٹ میں واپس سے کھانا کھانے نہیں گئے تھے
۔۔۔۔

تو میرا دوست ہے یاد دشمن جو ایسے مجھ معصوم کے زخموں پر نمک چھڑکتا ہے عون نے
مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔

ہاہا ہا چل اب یہ نوٹنکی بند کر اور چلیں اس سے پہلے کہ میرا موڈ پھر سے بدل جائے
---- آریان کی بات سنتا وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر دونوں باہر کی طرف
بڑھ گئے ----

رواحہ بیٹا اٹھ جاؤ کب سے سوئی پڑی ہو ---- اب تو ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے ----
ہو بھی صبح سے بھوکی تو اٹھ کر کچھ کھا لو نوشیبہ بیگم نے رواحہ کے کمرے میں جا کر
اسے جگایا ----

ماما تھوڑی دیر اور سونے دیں نا وہ دوسری سائید پر کروٹ لیتے نیند سے بو جھل ہوتی
آنکھیں بمشکل ہی کھول کر بولی ----

بیٹا سولینا پہلے ڈنر تو کر لو نوشیبہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑ کر بٹھایا ----

ٹھیک ہے ماما آپ جائیں میں فریش ہو کر پانچ منٹ تک آتی ہوں وہ ماں کو کہتی اٹھ کر
واٹر روم میں بند ہو گئی ----

پیچھے سے نوشیبہ بیگم بھی ہاں میں سر ہلاتی واپس سے اپنے کمرے میں چلی گئی

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو نوشیبہ بیگم ڈائننگ ٹیبل پر کھانا سیٹ کر چکی تھیں اور اب داجی اور نوشیبہ بیگم اس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کے آتے ہی تینوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا اور رواجہ پھر سے سونے کے ارادے سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

دونوں ریسٹورنٹ پہنچ کر اپنی ٹیبل پر بیٹھے اب آرڈر آنے کا ویٹ کر رہے تھے

بقول آریان عون نادیدوں کی طرح ارد گرد لڑکیوں کو گھورنے میں مصروف تھا جبکہ آریان اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

اللہ بچائے ان حسین ظالماؤں سے کیسے اپنے آپ میں مگن ہیں ارد گرد کا ہوش بھی نہیں ہے کہ کوئی حسین منڈا ان کے ارد گرد بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

مجال ہے اتنی حسیناؤں میں سے کسی ایک حسینہ نے بھی نظر گھما کر میری طرف دیکھا
ہو عون نے اپنا کوٹ سیٹ کرتے چلے بھونے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

لگتا ہے سب کی سب اندھی ہیں آنکھوں پر موتیا چڑھا ہوا ہے جو اس حسین منڈے کو
دیکھ نہیں پار ہیں عون نے وہاں سے اٹھ کر جاتی ایک لڑکی کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

عون کو لگا تھا وہ اٹھ رہی ہے تو ایک نظر اس پر ڈال کر ہی جائے گی لیکن وہ اسے اگنور
کیے ہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ عون تمہیں آخر کس بات سے اعتراض ہے اپنے اگنور ہونے پر یا
لڑکیوں کے اپنے آپ میں مگن ہونے پر بار بار اسے ایک ہی بات کو الایتے دیکھ
آریان نے تپ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

افکورس مجھے اپنے اگنور ہونے پر برا لگ رہا ہے وہ ساری کی ساری نہ دیکھتی لیکن وہ لمبی
چوٹی والی تو ایک پیار بھری نظر سے دیکھ لیتی۔۔۔۔۔

باقی سب نے تو لگتا ہے گدھوں کے بال اتار کر لگا رکھے ہیں لیکن اس چوٹی والی کے
نیچرل لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس لیے میرا چوٹی کے ساتھ ساتھ چوٹی والی پر بھی دل آگیا ہے عون نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔۔۔

عون بیٹا تیرا کچھ نہیں بن سکتا اپنے اس نادیدے پن کی وجہ سے ہی تو آج تک سنگل ہے کوئی لڑکی تیری طرف نہیں دیکھتی۔۔۔۔۔

آریان نے اس کے نادیدے پن پر طنز کیا،،،،،

اوہیلو مسٹر آریان شاہ کیا میرے منہ پر لکھا ہوا ہے میں نادیدہ ہوں جو لڑکیاں میری طرف نہیں دیکھتی عون نے جل کر آریان سے پوچھا۔۔۔۔۔

اس کے پوچھنے پر آریان نے معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے تو میرا دوست نہیں دشمن ہے اللہ پوچھے تجھے اب دیکھ میں کیسے اس لمبی چوٹی والی کو امپریس کرتا ہوں۔۔۔۔۔

عون نے کشوہ کی طرف اشارہ کیا جس کی پیٹھ عون کی طرف تھی۔۔۔۔۔

اوائے لمبی چوٹی والی پورے پانچ گھنٹے مرر کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو لش پش کر کے آيا ہوں تمھاری ایک نظر کرم کا تو حق دار ہونا میں میری طرف بھی دیکھ لو عون تھوڑی اونچی آواز میں ایک سٹائل سے بولا۔۔۔۔۔

وہاں پر ان سب لڑکیوں میں صرف ایک کشوہ کی ہی لمبی چوٹی تھی اس لیے عون کے اونچی آواز میں کہنے پر مڑ کے عون کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر شکوہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اوائے چھوٹے کا کے تم۔۔۔۔۔ جسے ٹھیک سے کھانا کھانا بھی نہیں آتا کشوہ جلدی سے ہوش میں آتی اس دن والے لڑکے کو یاد کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

اب کی بار دھیان کرنے پر عون کو یاد آیا یہ تو اس دن والی لڑکیاں ہی ہیں۔۔۔۔۔ اوائے شٹ یا اس دن والے ڈیمو سے پنگالے بیٹھا ہوں یا اب کچھ کر عون نے جلدی سے آریان کو کہا۔۔۔۔۔

چھوٹے کا کے تمھاری شکل دیکھ کر تو بالکل بھی نظر نہیں آ رہا تم لش پش کر رہے ہو ایسا ضرور لگ رہا ہے جیسے ابھی گھر پر جھاڑو پوچھا لگا کر آئے ہو۔۔۔۔۔

کشوہ نے اس کے پاس آکر اس کی لاش پیش والی بات پر ٹونٹ کیا۔۔۔۔۔

اوئے لمبی چوٹی اب کیا تمھاری طرح اسی کلو پاؤڈر منہ پر تھوپ کر آتا۔۔۔۔۔

الحمد للہ سے ایسے ہی بہت حسین ہوں مجھ تمھاری طرح اسی کلو میک اپ کرنے کی

ضرورت نہیں ہے عون بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا حساب برابر کیا۔۔۔۔۔

جبکہ آریان سائیڈ پر بیٹھا ان کا جھگڑا انجوائے کر رہا تھا عون نے جان بوجھ کر ڈیمو کے

چھتے میں پتھر مارا تھا اب یہ سب تو ہونا ہی تھا۔۔۔۔۔

آلے آلے چھوٹے کا کے کو بھی لاش پیش کرنا ہے پہلے ٹھیک سے کھانا کھانا تو سیکھ لو

پھر لاش پیش کرنا بھی سیکھا دیں گے کشوہ نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں چیکس

کھینچے۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے میں تمھیں سچ میں کوئی چھوٹا بچہ نظر آ رہا ہوں جو تم بچوں کی طرح

میرے چیکس کھینچ رہی ہو عون نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔۔۔۔۔

اب اگر تم نے مجھے چھوٹا کا کہا تو میں تمھاری یہ جو تیل چوری کر کے چوٹی لمبی کی

ہے اسے کاٹ ڈالوں گا عون نے اس کی چوٹی ہاتھ میں پکڑے دھمکی دی۔۔۔۔۔

تمھاری اتنی ہمت چھوٹے کا کے تم میری چوٹی پکڑو گے،،، کشوہ نے غصے سے جوان کے بیچ دو قدموں کا فاصلہ تھا وہ بھی طے کیا۔۔۔۔۔

اور آگے بڑھ کر عون کے بال ہاتھوں میں جکڑ لیے۔۔۔۔۔ میرے بال چھوڑو جاہل لڑکی تمھیں نظر نہیں آرہا ہم ریسٹورنٹ میں ہیں۔۔۔۔۔

اور یہاں ارد گرد بہت سارے لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں عون ارد گرد لوگوں کو خود کی طرف دیکھتے ہلکی سی آواز میں غرایا۔۔۔۔۔

جب تم نے میری چوٹی پکڑی ہوئی تھی تب کوئی نہیں دیکھ رہا تھا اب خود پر بن آئی تو سب دیکھ رہے واہ چھوٹے کا کے واہ۔۔۔۔۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی تو لو دیکھو پھر میرے اکیلے کی ہی انسلٹ کیوں ہو تمھاری بھی ساتھ ہی ہو عون بھی اس کے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کو ہاتھ پائی پر اترتا دیکھ جلدی سے آریان اور کشوہ کی فرینڈز ان کے پاس آئیں۔۔۔۔۔

عون یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو اس کے بال آریان نے جلدی سے آگے بڑھ کر عون کے ہاتھوں میں سے کشوہ کے بال چھڑوائے۔۔۔۔۔

ڈائن چرٹیل اگلی دفع میرے سامنے آئی تو میں تمھاری یہ چوری کے تیل سے بڑھائی ہوئی چوٹی کاٹ دوں گا عون جسے آریان نے پکڑا ہوا تھا اور اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا جاتے جاتے بھی اسے دھمکی دینا نہ بھولا۔۔۔۔۔

چھوٹے کا کے تم اگلی بار مجھے ضرور نظر آنا میں تمھارے لیے فیڈر لے کر آؤں گی اور ساتھ چوسنی بھی پھر سارا دن اپنے اس چوسنی جیسے منہ میں ڈال کر گھومنا وہ کشوہ تھی کہاں کسی کا ادھار رکھتی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تو جسے کھانا نہ کھانا آتا ہو وہ چھوٹا کا کا ہی تو ہوتا ہے کشوہ اپنی مسکراہٹ ضبط کیے بولی۔۔۔۔۔

یار کشوہ تم یہاں کھانا کھانے آئی تھی یا جھگڑنے؟؟؟ کشوہ کی ایک دوست نے غصے سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

اب اس چھوٹے کا کے نے جھگڑا شروع کیا تو اس میں میرا کیا قصور وہ کندھے اچکاتے اپنا بیگ اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

تم یہاں کھانا کھانے آئے تھے یاد دوسروں سے جھگڑنے۔۔۔۔۔ تو نے تو قسم کھالی ہے ہر جگہ اپنے ساتھ ساتھ میری بھی انسلٹ کروانے کی۔۔۔۔۔

اسی لیے میں تیرے ساتھ کھانا کھانے نہیں آتا تو باہر آکر یا تو چھچھوری حرکتیں شروع کر دیتا ہے یا تو کسی سے جھگڑنے لگ جاتا ہے باہر لا کر آریان نے اس کی کلاس لے ڈالی۔۔۔۔۔

یار تو مجھے ایسے کیوں کھینچ لایا اس چوٹی والی کی چوٹی تو کاٹنے دیتا عون اس کی بات کو اگنور کیے بولا۔۔۔۔۔

تو نے اس کی چوٹی بعد میں کاٹنی تھی پہلے اس نے تیری یہ قینچی کی طرح تیز چلتی زبان کاٹنی تھی۔۔۔۔۔

آیا بڑا اس کی چوٹی کاٹنے والا۔۔۔۔۔ اللہ نہ کرے یار کیسا دوست ہے توں بد دعائیں دے رہا ہے۔۔۔۔۔

چل اب گھر چلتے ہیں وہاں جا کر کچھ آرڈر کریں گے عون اسے پکڑ کر اپنی گاڑی کے پاس لے گیا۔۔۔۔۔

آریان نے جا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اتنے میں ایک بچہ عون کے پاس سے آٹسکریم لے کر گزرا جسے وہ جلدی سے کھینچ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

چل جلدی کر سٹارٹ اب کیا بچے کی ماں سے بھی مار کھلوانے کا ارادہ ہے عون آریان کو منہ کھولے دیکھ آٹسکریم کا چیخ منہ میں ڈال کر بولا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بچہ روتے ہوئے اپنی ماں کو لے کر ان تک پہنچتا آریان نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور دونوں وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔۔

کینے بغیر انسان لاکھوں کا تو مالک ہے اور حرکتیں دیکھ اپنی چوروں سے بھی بڑھ کے ہیں۔۔۔۔۔

تجھے ذرا بھی شرم نہیں آئی ایک چھوٹے بچے سے آٹسکریم کھینچتے ہوئے آریان نے اسے آٹسکریم کا خالی ڈبہ باہر پھینکتے دیکھ ایک دھموکہ اس کی کمر میں جڑتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

اب بھوک لگی تھی تو کیا کرتا کچھ تو کھانا ہی تھا بچے کے ہاتھ میں آئس کریم دیکھی تو سوچا
اس پر ہی گزارا کر لیتا ہوں وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑے بولا۔۔۔۔۔

آریان بس نفی میں سر ہلا کے رہ گیا اب وہ اسے کیا کہتا۔۔۔۔۔

ایسے ہی دونوں باتوں باتوں میں فلیٹ میں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

میں بہت تھک گیا ہوں اب میرا تیرے ساتھ مغز ماری کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس
لیے جلدی کر اور دوپڑے آرڈر کر۔۔۔۔۔

میرا میرے روم میں پہنچا دینا وہ اسے حکم دیتا اپنے کمرے میں چلا گیا پیچھے سے عون
بھی پڑے کا آرڈر

کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پڑا آیا تو عون ایک پڑا آریان کو اس کے کمرے میں دیتا دوسرا اپنے
کمرے میں لے کے بند ہو گیا۔۔۔۔۔

رواحہ نیند کی وادیوں میں گم تھی جب کھڑکی سے ایک ہیولہ اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ دبے قدموں سے چلتا اس تک پہنچا اور پھر اس کے ناک پر کلوروفام والا رومال رکھنے کے بعد اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

اپنا کام مکمل ہو جانے کے بعد وہ جیسے کمرے میں آیا تھا رومال اٹھاتے ویسے ہی کھڑکی سے واپس چلا گیا۔۔۔۔۔

اب بس اسے صبح ہونے کا انتظار تھا۔۔۔۔۔

صبح رواحہ کی آنکھ کافی دیر بعد کھلی تھی صبح کے نو بج چکے تھے جب وہ اپنے بھاری ہوتے سر کو تھامے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اف اللہ میرے سر میں اتنا درد کیوں ہے اور یہ سر اتنا بھاری کیوں ہو رہا ہے

۔۔۔۔۔

لگتا ہے کل ٹائم سے سو گئی تھی اور اب بھی لیٹ اٹھی ہوں اس لیے ایسا فیل ہو رہا ہے
اس نے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

اومائی گاڈنونج چکے ہیں میں تو آفس کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں اٹھ رواحہ جلدی کر
فریش ہو اور جلدی سے آفس پہنچ ورنہ آریان شاہ کو تجھے ذلیل کرنے کا ایک اور
موقع مل جائے گا۔۔۔۔۔

وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے جلدی سے اٹھی اور کبرڈ کی طرف بھاگی لیکن وہاں پر خالی
کبرڈ اس کا منہ چڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

میرے کپڑے کہاں گئے۔۔۔۔۔ رات کو تو تھے۔۔۔۔۔ تو پھر اب وہ جلدی سے ہوش
میں آتی ادھر ادھر نظریں گھماتے بڑبڑائی۔۔۔۔۔

لیکن پھر نظر بیڈ کی رائیٹ سائیڈ پر گئی جہاں اس کے کپڑوں کا ڈھیر نیچے زمین پر پڑا
ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ فلحال کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی اس لئے جلدی سے ان کپڑوں کی طرف بھاگی
۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کر نوشیبہ بیگم کے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

ماما آپ کے پاس اس وقت کوئی ایسا ڈریس ہے جو میں پہن سکوں،،، اس نے نوشیبہ بیگم کے کمرے میں جا کر پوچھا۔۔۔۔۔

لیکن تمہیں کیوں ڈریس کی ضرورت آن پڑی تمہارے پاس ہیں تو سہی بہت سارے نوشیبہ بیگم نے تھوڑا حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

تھے تو سہی ماما لیکن آپ کے گھٹیا بھتیجے نے سارے خراب کر دیے ہیں آریان کی حرکت یاد کرتے غصے سے ناک پھلائے اس نے اپنی ماما کو بتایا۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو میرے بھتیجے نے کیسے؟؟؟ نوشیبہ بیگم کو کچھ سمجھ میں ہی نہ آیا وہ کیا کہہ رہی ہے اور آریان اس کے کپڑے کیسے خراب کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

جبکہ وہ تو یہاں پر ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا رواہ تم کیا کہہ رہی ہو کلیئر بتاؤ؟؟؟ نوشیبہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

مامارات کو وہ چور پتا نہیں کیسے چھپ چھپا کر میرے کمرے میں آیا تھا اور پھر میرے سارے کے سارے ڈریسز کا ستیاناس کر کے چلا گیا جو کہ اب پہننے کے لائق بالکل بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

رواحہ نے اپنی ماں کو بتایا جن کے چہرے پر اب رواحہ کی بات سن کر مسکراہٹ پھیل چکی تھی۔۔۔۔

ماما آپ کو ہنسی آرہی ہے اس نے اپنی ماں کو ہنستے دیکھ صدمے سے پوچھا۔۔۔۔۔
آریان شاہ مینشن میں آیا تھا رواحہ۔۔۔۔۔ اس نے کتنے سالوں بعد اس گھر میں قدم رکھے یہ تو خوشی کی بات ہے نا مجھے دا جی کو بھی بتانا چاہیے وہ تو سن کر بہت خوش ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم رواحہ کی اگلی کوئی بھی بات سنے بغیر جلدی سے دا جی کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

یہ ماما کو کیا ہو گیا ہے؟؟؟ اس کے بارے میں سن کر ایسے بھاگی ہیں جیسے ان کی کوئی لاٹری نکل آئی ہو۔۔۔۔۔

وہ کندھے اچکاتی واپس سے اپنے کمرے میں جانے لگی تھی جب اسے باہر دروازے پر ہوتی بیل سنائی دی۔۔۔۔۔

ماما تو گئیں داجی کے کمرے میں لگتا ہے اب مجھے ہی دروازہ کھولنا پڑے گا وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

جی آپ کون؟؟؟ رواحہ نے جیسے ہی گیٹ کھولا اسے باہر ایک لڑکا ہاتھ میں بہت سارے شاپنگ بیگز پکڑ کر کھڑے نظر آیا۔۔۔۔۔

یہ مس رواحہ کے لیے ہیں سامنے کھڑے ڈیلیوری بوائے نے جلدی سے بتایا۔۔۔۔۔
لیکن میں نے تو کچھ بھی آرڈر نہیں کیا؟؟؟ اور ہاں ویسے ان بیگز میں ہے کیا؟؟؟ اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی اس میں ڈریسز ہیں،،، اس لڑکے نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔
میں نے ڈریسز کا کوئی آرڈر نہیں دیا اس لیے آپ یہ واپس لے کر جاسکتے ہیں وہ کہہ کر واپس پلٹنے لگی۔۔۔۔۔

جب ڈیلیوری بوائے نے اسے روک کر جلدی سے گھر کا ایڈریس اور نام دکھایا تھا جسے دیکھ کر رواحہ خود بھی حیران تھی۔۔۔۔۔

لیکن یہ ڈریسز کا آرڈر میں نے نہیں دیا تو پھر کس نے دیا اس نے ایک بار پھر سے ڈیلیوری بوائے سے کہا۔۔۔۔۔

میم شاید آپ کے گھر میں سے کسی نے دیا ہو،،،،

نہیں میرے گھر میں سے کسی نے نہیں دیا،،، ابھی بھی وہ ڈیلیوری بوائے سے پوچھنے میں مگن تھی جب اسے اپنے پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

میں نے دیا ہے ڈریسز کا آرڈر اس نے پیچھے مڑ کر بولنے والی شخصیت کی طرف دیکھا
۔۔۔۔۔

داجی آپ نے دیا ان ڈریسز کا آرڈر؟؟ اس نے داجی کی طرف حیرانگی سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا تمہارے سارے ڈریسز خراب ہو گئے ہیں نا اس لیے میں نے سوچا تمہیں ضرورت ہوگی۔۔۔۔۔

لیکن داجی آپ کو کیسے پتا چلا میرے سارے ڈریسز خراب ہو گئے ہیں؟؟ اس نے مشکوک نظروں سے داجی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ بیٹا تم جس طرح کی ڈریسنگ میں روزانہ آتی جاتی ہو اور ابھی بھی جس طرح کے ڈریس میں کھڑی ہو وہ دیکھ کر مجھے لگا تمہارے پہلے والے سارے ڈریسز شاید خراب ہو چکے ہیں اس لیے اب تمہارے لیے نئے منگوا لینے چاہیے تو میں نے منگوا لیے۔۔۔۔۔

داجی نے جلدی سے بات سنبھالی نوشیبہ بیگم کی بات سننے کے بعد انہیں اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ڈریسز کا آرڈر آریان شاہ نے ہی دیا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے ان ڈریسز کی وجہ سے اب گھر میں کوئی تماشہ ہو یا پھر رواحہ اور آریان ایک بار پھر سے ایک دوسرے سے جھگڑیں۔۔۔۔۔

داجی صبح کہہ رہے ہیں رواحہ نوشیبہ بیگم نے بھی داجی کی سائیڈ لی۔۔۔۔۔

وہ فلحال آفس کے لیے لیٹ ہو رہی تھی اس لیے داجی کی بات پر ہاں میں سر ہلاتی
جلدی سے ڈیلیوری بوائے سے ڈریسز کے بیگنز پکڑتی اپنے کمرے میں چل دی

پیچھے سے داجی اور نوشیبہ بیگم نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیٹا اب ذرا مجھے میرا موبائل لادے میں عون سے بھی بات کر لوں داجی نے
اخبار کا معائنہ کرتے ہوئے نوشیبہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔

تو وہ ہاں میں سر ہلاتی داجی کا موبائل لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

یہ لیں داجی آپ کا موبائل نوشیبہ بیگم نے موبائل لا کر داجی کو تھمایا تو وہ جلدی سے
عون کو کال کرنے لگ پڑے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! عون بیٹا کیسے ہو تم کال اٹینڈ ہوتے ہی داجی نے سلام دعا کی اور پھر سارا
پلان عون کو سمجھانے کے بعد جلدی سے کال کٹ کر دی اور موبائل میں سے عون کا
نمبر ڈیل کرنے کے بعد کال لسٹ میں سے بھی ڈیل کر دیا۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے عون بھی نمبر ڈیل کر چکا تھا وہ لوگ رواحہ اور آریان کو اچھی طرح جانتے تھے اس لیے کوئی بھی ثبوت نہیں رکھنا چاہتے تھے جس پر انہیں کوئی شک ہو۔۔۔۔۔

آج آریان شاہ کے پاس تھوڑا سا وقت تھا اس نے سوچا کیوں نا آج پر سنلی ورکرز کے کام کو جا کر چیک کیا جائے۔۔۔۔۔

وہ اپنے آفس سے اٹھ کر باہر نکلا اور جا کے ورکرز کے پاس انہیں چیک کرنے لگا۔۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس کی نظر سامنے سے آتی رواحہ پر گئی وہ اپنی جگہ پر سن ہو کے رہ گیا۔۔۔۔۔

پنک کلر کی فراک پہنے،،،، گلے میں پنک دوپٹہ ڈالے بالوں کو کھلا چھوڑے ہونٹوں پر پنک کلر کی ہلکی سی لیپسٹک لگائے وہ جیسے جیسے چلتی آرہی تھی آریان شاہ کا دل دھڑکار ہی تھی۔۔۔۔۔

آریان کا دل چاہا وقت یہیں پر تھم جائے اور وہ بس رواحہ کو ہی دیکھتا رہے۔۔۔۔۔
اس کے دل نے ایک دفع کہا آریان شاہ بھول جاؤ بدلہ چھوڑ دو نفرت بس اپنی رواحہ
کے ساتھ حسین زندگی گزارو لیکن پھر اسی وقت اس کے کانوں میں اپنی ماں اور باپ
کی چیخیں گونجنے لگیں۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے ہوش میں آتا ادھر ادھر نظریں گھما گیا پھر بہت سارے لوگوں کو اپنی
طرف دیکھتا پا کے واپس سے آفس جانے لگا۔۔۔۔۔

تب ہی اس کی نظر سامنے سے آتے روباص پر پڑی جو رواحہ کے ساتھ ہاتھ ملانے
کے بعد ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دونوں ہنس ہنس کر باتیں کرتے رواحہ کے آفس میں چلے گئے۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس،،،، اس لڑکی کے اندر دماغ نہیں ہے کیا جو اتنے گھٹیا انسان کو
آفس کے اندر لے کر چلی گئی ہے مرے گی یہ میرے ہاتھوں سے آریان کا بس نہیں
چل رہا تھا وہ دنیا کو آگ ہی لگا دے۔۔۔۔۔

عمران بات سنو یہ مسٹر روباص یہاں پر کیا کرنے آئے ہیں؟؟؟ آریان نے پاس سے گزرتے ور کر کو روک کر پوچھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں سروہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں مجھے خود بھی نہیں پتا عمران نے گردن جھکائے جواب دیا۔۔۔۔۔

ہمممممم تم جاسکتے ہو،،،،

لگتا ہے اب مجھے خود ہی جا کر پتا کرنا ہو گا مجھے اس روباص کے ارادے کچھ خاص نیک نہیں لگ رہے اس کی طرح اس کا بھی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

اس نے رواحہ کے آفس کی طرف جاتے ہوئے سوچا اور پھر بنانا کیے اور اجازت مانگے اس کے آفس میں داخل ہو گیا۔۔۔۔۔

مسٹر آریان شاہ آپ کے اندر ذرا بھی مینرز نہیں ہیں کسی کے آفس میں جانے سے پہلے دروازہ انوک کرتے ہیں رواحہ نے اس کی مسکراتی شکل پر طنز کیا۔۔۔۔۔

ڈیروائیٹی اب ہم دونوں ہسبنڈ وائف کے درمیان میں کونسی پر انویسی جو مجھے تمہارے قریب آنے کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت درکار آئے گی۔۔۔۔۔

میں تو تمہارا شوہر ہوں نہ جب جیسے مرضی دل چاہے گا آجاؤں گا آریان نے مسکراتے ہوئے اس کے قریب جا کر سختی سے اس کا ہاتھ تھامے کہا۔۔۔۔۔

مسٹر آریان شاہ آپ یہ بھول رہے ہیں یہ آپ کا کوئی پرائیویٹ روم نہیں ہے بلکہ آفس ہے اور یہاں پر بہت سارے ورکرز کا آنا جانا رہتا ہے تو پلیز آپ اس بات کا بھی خیال رکھا کیجیے۔۔۔۔۔

روباص نے اپنے اگنور ہو جانے پر جل بھن کہا اور آریان کو اپنی طرف متوجہ کیا جو اسے بالکل ہی اسے وہاں پر فراموش کیے ہوئے تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

اوہ مسٹر روباص آپ بھی یہاں پر ہیں سو سوری میں نے آپ کو دیکھا ہی نہیں وہ کیا ہے نہ جہاں پر میری بیوٹیفلوائفی موجود ہوتی ہے مجھے وہاں پر کچھ اور نظر ہی نہیں آتا اور شاید اسی لیے آپ بھی نظر نہیں آئے۔۔۔۔۔

آریان نے اب بھی روباص کو دیکھے بغیر رواحہ کے چہرے سے بال پیچھے ہٹا کر وہاں پر نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔۔

میں چلتا ہوں مس رواحہ پھر ملاقات ہوگی روباص سے جب آریان کا رواحہ کے قریب آنا برداشت نہیں ہوا تو جلدی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد آریان نے زوردار قہقہہ لگایا ہاہا ہاہا مسٹر لنگور کو انگوروں کے خواب۔۔۔

یہ انگور صرف اور صرف آریان شاہ کے ہیں اور ان پر آریان شاہ کا ہی حق ہے باقی
ان انگوروں کی طرف دیکھنے والے ہر انسان کے لیے یہ انگور زہر ہیں آریان نے اسے
اٹھتا دیکھ ایک ہی پل میں اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔

وہ جو اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی کسی کٹی ہوئی ڈالی کی طرح سیدھا آریان کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر آریان شاہ آپ یہاں پر کام کرنے آتے ہیں یا اپنا ٹھکر پن جھاڑنے وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی۔۔۔۔۔

دونوں ہی کام کرنے وہ واپس سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔۔

ٹھکر پن جھاڑنا ہے تو زویا کو اپنی پرسنل سیکرٹری اپائنٹ کر لیں پھر سارا دن اس کے ساتھ ٹھکر پن جھاڑتے رہیں میرے پاس ان سب کے لیے فالٹو وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔

نائیس آئیڈیا آج ہی میں زویا کو کال کر کے پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔
ہم تو بعد میں کیا کرنی ابھی کر لیں وہ تو موقع کے انتظار میں ہوگی آپ کے کال کرنے کی دیر ہوگی بھاگی بھاگی آئے گی۔۔۔۔۔
رواحہ نے طنز کیا،،،،،

اوووو ڈیروائف تم زویا سے جل رہی ہوں وہ تھوری سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیے وہاں پر اپنے ہونٹ رکھے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا آپ کی اس زویا میں ایسا ہے کیا جو میں اس سے جلوں گی روحہ نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

ہمممم تم سہی کہہ رہی ہو زویا میں تو کچھ نہیں ہے لیکن تم میں کوئی جادوئی نشہ ہے جو بار بار مجھے تمہاری طرف کھینچتا ہے۔۔۔۔۔

اور میرا دل کرتا ہے میں دن رات وہ نشہ کرتا ہی جاؤں آریان خمار بھرے لہجے میں
بولا۔۔۔۔۔

اور پھر اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی
دسترس میں لے گیا۔۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے قریب آتے ہی دنیا بھول
جاتے تھے۔۔۔۔۔

انہیں کسی چیز کا بھی ہوش نہیں رہتا تھا،،،، لیکن پھر بھی ابھی نفرت اور جھوٹی انا کو
برقرار رکھنے کے لیے انہیں ایک دوسرے سے بدلہ لینا ہی تھا۔۔۔۔۔

رواح اپنے ہونٹوں پر اس کا لمس محسوس کرتی سکون سے آنکھیں موند گئی اور خود
بھی اس کا ساتھ دینے لگی لیکن پھر کچھ سوچتے اچانک ہی ایک جھٹکے سے آریان سے
دور ہوئی۔۔۔۔۔

میں اچھی طرح جانتی ہوں مسٹر آریان شاہ تم مجھے میرے موقف سے ہٹانے کے
لیے یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔ تم اپنی یہ جھوٹی محبت لٹا کر مجھے کمزور کر رہے ہو تاکہ
میں تمہارے پیار میں پڑ جاؤں۔۔۔۔۔

تم سے دور رہنا میرے مشکل ہو جائے میں سب بھول جاؤں تم سے بدلہ نہ لوں لیکن
میں یہ سب نہیں ہونے دوں گی میں تم سے اپنے بابا کی موت کا بدلہ ضرور
لوں۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے اس سے دور جا کے کھڑی ہو گئی آریان جو اس میں مکمل طور پر گم
ہو چکا تھا اچانک سے جھٹکا لگنے کی وجہ سے لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا اور منہ کھولے
رواحہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیسا بدلہ رواحہ بی بی تمہارے باپ کو اس کے کیے کی سزا ملی ہے اس کے کرتوت ہی
ایسے تھے جو معافی لائق بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔۔۔

بدلہ تو میں لوں گا تم سے اور تمہاری ماں سے اپنے ماں باپ کی موت کا وہ ایک بار پھر
تیزی سے چلتا اس کے قریب آ کر اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کرتے اس پر اپنی
گرفت تنگ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

رواحہ کو اس کی انگلیاں اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا لیکن اب کی بار پہلے کی طرح نرمی بالکل بھی نہیں تھی بلکہ شدت پن تھا جو آریان اس کے ہونٹوں پر لٹا رہا تھا۔۔۔۔۔

پنک شرٹ پنک لپسٹک پنک شوز لگ تو پوری کی پوری سٹابری لگ رہی ہو دل کر رہا ہے تمہیں سالم ہی نگل جاؤں وہ اس کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑنے کے بعد اب اسے اپنے ساتھ لگائے اس کی گردن پر اپنا لمس بکھیر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی تمام تر مزاحمتیں بیکار جا رہی تھیں وہ جتنی مزاحمت کرتی آریان اتنا ہی زیادہ شدت پن دکھاتا۔۔۔۔۔

ویسے اس سٹابری کا ٹیسٹ بالکل بھی اچھا ہی نہیں ہے لگتا ہے بس سارا دن کڑوا کھاتی ہو کڑوا بولتی ہو کل کچھ میٹھا کھا کے آنا پھر کل یہیں سے کنٹینینو کریں گے آریان نے اسے آزادی بخشی۔۔۔۔۔

اس کے آزادی بخشے ہی وہ اس سے دور فاصلے پر جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

کل تو میں آتے وقت اپنے ہونٹوں پر زہر لگا کے آؤں گی جو تم چکھتے ساتھ ہی اس دار فانی سے رخصت ہو جاؤ اور میری جان چھوڑ دو۔۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں مسٹر آریان شاہ اسد کا وہ حال تم نے ہی کیا ہے یہ میں اچھے سے جانتی ہوں پارٹی میں ایک واحد تم ہی تھے جسے اسد سے بہت زیادہ تکلیف تھی۔۔۔۔۔

تم ہی اسے میرے قریب دیکھ کر جل بھن رہے تھے تمہیں ہی اس کا میرے قریب آنا پسند نہیں تھا اس لیے تم نے اپنی جلن میں آکر اسد کا وہ حال کر ڈالا۔۔۔۔۔ بہت سمجھدار ہو وائے اتنا چھوٹا سا دماغ اتنا چلا کیسے لیتی ہو فضول باتوں کی طرف۔۔۔۔۔ میں نے کسی اسد و سد کو کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

وہ چہرے پر پہلے کی طرح سنجیدگی طاری کیے بولا۔۔۔۔۔

ہو نہہہ،، تم جتنا مرضی انکار کرو لیکن میں اچھے سے جانتی ہوں وہ سب تم نے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔

اور میرا ارادہ تو یہاں سے سیدھا جا کر پولیس کو بتانے کا ہے تاکہ وہ تم جیسے درندے کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دے۔۔۔۔۔

ہاہا ہا ڈیروائف پو لیس پروف مانگتی ہے اور تمہارے پاس ایسا کوئی بھی پروف نہیں ہے جس سے تم یہ ثابت کر سکو میں نے ہی آریان کی وہ حالت کی تھی آریان نے مسکراتے اسے بتایا۔۔۔۔۔

ثبوت بھی بہت جلد میرے ہاتھ لگ ہی جائیں گے اس کی تم ٹینشن نہ لو اور اب نکلو میرے آفس سے،،،، کب سے کھڑے میرا ٹائم ویسٹ کر رہے ہو۔۔۔۔۔

رواحہ نے ناگواری سے کہا،،،، جیسے وہ آریان کی باتیں سن سن کر تھک گئی ہو۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں ڈیروائف،،،، وہ جاتے جاتے رک کر اس کے قریب آکر کان میں سرگوشی کرتے بولا۔۔۔۔۔

تم نا اس ڈریس میں بالکل اس کی طرح لگ رہی ہو وہ سوچنے والے انداز میں بولا،،،،

ہاں یاد آیا فریدہ وہ جو ہمارے آفس میں صفائی کرنے آتی ہے۔۔۔۔۔

تم روزانہ ایسا ڈریس پہنا کرو اچھی لگتی ہو کام والی ماسی ہائوس وائف اپنی بات کہہ کر آریان وہاں رکا نہیں تھا بلکہ تیز تیز قدم لیتا مسکراتے ہوئے آفس سے باہر نکل گیا

۔۔۔۔۔

تم جلو سڑو مڑو میں تو ایسی ہی ڈریسنگ میں آیا کروں گی روازنہ وہ چینیخی اور آریان شاہ
یہی تو چاہتا تھا وہ ایسی ہی ڈریسنگ میں آفس آئے۔۔۔۔

یہ ٹھہر کی انسان خود کو سمجھتا کیا ہے پہلے میرے سارے ڈریسز خراب کر ڈالے۔۔۔
پھر بغیر میری پر میشن کے میرے آفس میں آکر مجھ پر ہی ٹھہرک پن جھاڑنا شروع
کر دیا۔۔۔۔

چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں آریان شاہ،،، میں سود سمیت تم سے بدلہ لوں گی بس
ایک موقع کی تلاش میں ہوں وہ پرس سے اپنی مطلوبہ چیز نکال کر مسکرائی۔۔۔۔
وہ موقع بھی اسے جلد ہی مل گیا جب اسے آریان اپنے آفس سے باہر نکل کر کینیٹین
کی طرف جاتا دکھائی دیا۔۔۔۔

یہ تو گیا اپنے آفس سے چل رواحہ جلدی سے مشن پر لگ جا اس سے پہلے کہ وہ واپس
آجائے۔۔۔۔

رواحہ بیگ کندھے پر ڈالے جلدی سے اس کے آفس کی طرف بھاگی۔۔۔۔

اب آئے گا مزہ آریان شاہ بس تم جلدی سے واپس آ جاؤ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اس نے اپنے دونوں ہاتھ جھاڑے۔۔۔۔۔

اور پھر جلدی سے اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

کتنا کھاتا ہے یہ انسان ابھی تک واپس کیوں نہیں آیا وہ گھڑی پر ٹائم دیکھتے بڑبڑائی جہاں پر آریان کو گئے ایک گھنٹہ مکمل ہو چکا تھا لیکن ابھی تک وہ واپس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

خالد جلدی سے میرے آفس میں ایک گرما گرم کافی پہنچا دو۔۔۔۔

آریان کو اپنے آفس کی طرف جاتا دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

رکو خالد میں بھی آریان کے آفس کی طرف ہی جا رہی ہوں تم یہ کافی کاگ مجھے دے دو۔۔۔۔۔ میں دے دوں گی آریان کو تم جاؤ یہاں سے رواحہ خالد کو اپنے آفس کے

سامنے سے گزرتا دیکھ جلدی سے بھاگ کر اس سے کافی کاگ تھام گئی اور مسکراتے ہوئے لے کر آریان کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

لیکن میم،،، خالد بیچارہ پیچھے سے لیکن لیکن کرتا رہ گیا لیکن رواحہ نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔۔۔

جب وہ میرے آفس میں دروازاناک کر کے نہیں آتا تو پھر میں کیوں ناک کر کے جاؤں اس نے دروازاناک کرنے سے پہلے سوچا اور پھر جلدی سے آفس کا دروازا دھکیل کر اندر گھس گئی۔۔۔۔۔

آئیں مس رواحہ صبح مجھے تو بڑے مینرز سکھائے جارہے تھے اب کیا ہوا ہے؟؟؟؟ کیا آپ پر فرض نہیں ہے دروازاناک کر کے آنا اس نے پیپروٹ گھماتے پوچھا۔۔۔۔۔

جب تم بغیر میری اجازت کے دروازہ ناک کیے میرے آفس میں آسکتے ہو تو میں کیوں نہیں رواحہ نے ایک آئی برواچکایا۔۔۔۔۔

نائیس،،، آریان داد دینے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

اور یہ کافی کا مگ تمہارے ہاتھ میں کیا کر رہا ہے میں نے کافی لانے کے لیے خالد کو کہا تھا۔۔۔۔

خالد کہاں ہے؟؟؟

آریان نے دونوں ہاتھوں کا مگ بننا کے تھوری تلے جمائے سوالیہ نظروں سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ خالد ہی لے کر آ رہا تھا لیکن پھر میں بھی اسی طرف ہی آرہی تھی تو سوچا میں ہی لیتی جاتی ہوں خالد بیچارہ سارا دن کام کر کے تھک جاتا ہو گا اوپر سے ہے بھی بوڑھا۔۔۔۔۔ اور تمہیں بھی نا جانے کافی کی کتنی طلب ہو رہی ہو گی۔۔۔۔۔
رواحہ نے جلدی سے بہانا گڑھا،،،،

نا جانے کیوں مجھ سے تمہارا یہ ہمدردین ہضم نہیں ہو پارہا آریان کو اس پر شک ہوا۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میں یہ کافی واپس لے جاتی ہوں وہ واپس جانے کے لیے پلٹی لیکن آریان اسے روک گیا۔۔۔۔۔

اب لے ہی آئی ہو تو دے دو مجھے آریان نے اسے کافی واپس لے جانے سے روکا

ایک منٹ پہلے یہ کافی تم پیو گی کیا پتا تم نے اس میں زہر و ہر ملا دیا ہوا بھی صبح ہی تو زہر دینے کی باتیں کر رہی تھی تم،،، وہ کافی کا مگ تھا منے کے بعد پلٹنے لگی جب آریان اس کا ہاتھ پکڑ کے روک گیا۔۔۔۔

اب کیا ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے دھوکے باز لاؤ دو کافی پہلے میں ہی ٹیسٹ کر دیتی ہوں رواحہ اسے گھورتے ہوئے کافی کا مگ تھام کر پینے لگی۔۔۔۔

اس بس اس چیز کا انتظار تھا جو وہ دیکھنا چاہتی تھی اس لیے بغیر کوئی بھی بحث کیے مگ تھام گئی۔۔۔

لو ہو گیا نا یقین کافی میں کچھ نہیں ہے تو اب ٹھونس لو رواحہ نے کافی پینے کے بعد پٹکنے والے انداز میں مگ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔

لگتا ہے میں نے تمہیں کافی کا مگ چکھا کر غلطی کر دی ہے۔۔۔۔ تم نے میری کافی کا ٹیسٹ بھی کڑوا کر دیا ہو گا آریان نے کافی کا سپ لیتے رواحہ کو تپایا۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم جاہل انسان بھلے کا تو زمانہ ہی نہیں ہے اور میری توبہ جو آئندہ میں تمہارا بھلا کر گئی۔۔۔۔۔

دینے تو آخر میں تم نے طعنہ ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اب مجھے تو سچ بولنے کی عادت ہے اور تمہیں سچ سننا پسند نہیں ہے،،،، آریان نے کافی کاسپ لیتے ہوئے اٹھنا چاہا لیکن اس سے اٹھنا گیا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا میں چپک کیسے گیا مجھ سے اٹھائیوں نہیں جا رہا آریان نے رواحہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

تم نے میری چیئر کے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے نا اور اب کافی لانے کے بہانے وہاں پر کھڑی ہو کر میرا تماشا دیکھ رہی ہو آریان کا پہلا شک اسی پر گیا۔۔۔۔۔

نہیں آریان شاہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا بس ایلفی کی پوری بوتل تمہاری چیئر پر انڈیلی تھی بھرپور سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔۔۔۔۔

تمہیں تو میں،،،، آریان نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے اٹھانہ گیا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! جی تو ناظرین میں ہوں آپ سب کی ہوسٹ مس رواحہ،،،،

جو دے گی آپ سب کو آج کی چٹخارے دار نیوز۔۔۔۔

جی تو میں اس وقت شاہ امپائرز کے ففٹی پر سینٹ شیئرز کے مالک مسٹر آریان شاہ کے آفس میں ہوں یہ دیکھیں اس نے موبائل نکال کر کیمرے کا رخ آریان کی طرف کیا

۔۔۔۔۔

ناظرین دیکھیں آپ سب اس معصوم انسان کو جو اٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ان سے اٹھا نہیں جا رہا آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے ان کے نہ اٹھنے کی اس نے کیمرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔

مجھے تو ان کی بے بسی دیکھ کر بہت ہی افسوس ہو رہا ہے کیسے بیچارے اٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اٹھ نہیں پارہے۔۔۔۔۔

چہرے پر افسوس طاری کیا گیا جیسے نا جانے اسے آریان شاہ کی تکلیف پر کتنا دکھ ہو

۔۔۔۔۔

یہ دیکھیں میں نے ان کے اوپر کافی پھینکی لیکن بچارے پھر بھی نہیں اٹھ پائے مجھے لگا تھا خود کو بچانے کی خاطر وہ ہمت کر کے اٹھیں گے لیکن اٹھ ہی نہیں پائے رواحہ نے مگ میں بچی ہوئی کافی کا مگ اٹھا کر اس کے کپڑوں پر پھینک دیا۔۔۔۔۔

سٹاپ اٹ رواحہ،،،،، ورنہ تمہیں مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا آریان نے اسے مزید ویڈیو بنانے سے وارن کیا۔۔۔۔۔

جی تو ناظرین پھر کیسی لگی آپ سب کو آج کی چٹخارے دار نیوز بتائیے گا ضرور،،،،، جلدی سے ویڈیوز سیو کر کے موبائل آف کر کے واپس سے پرس میں رکھا۔۔۔۔۔ ڈیر ہی جی کیسا لگا آپ کو بدلہ،،، رواحہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے آریان سے پوچھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ابھی سالم نگل جائے گا۔۔۔۔۔

ڈیر ہی جی کیا ہوا مجھے سالم نگلنے کو دل چاہ رہا ہے کیا؟؟؟ کوئی بات نہیں میں کل زہر سے نہا کر آؤں گی پھر نگل لیجئے گا۔۔۔۔۔

وہ کہنیاں ٹیبل پر جمائے تھوڑا آگے کو جھک کر معصومیت سے بولی۔۔۔۔۔

گڈ آفٹر نوں،،،،، مائے ڈیر ہی جی وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے بائے کرتی بالوں کو
جھٹکتی آفس سے باہر نکل گئی انداز تپانے والا تھا۔۔۔۔۔

اف یار کس مصیبت میں پھنسا گئی یہ،،،،،

تو بھی تو اندھا ہی ہے آریان ایک دفع دیکھ تو لیتا بیٹھنے سے پہلے بس جلدی سے بیٹھنے کی
، کی تو نے بھی۔۔۔۔۔

آریان نے اپنی کم عقلی پر خود کو کوسا۔۔۔۔۔

اب کیا کروں؟؟؟ عون کو کال کرتا ہوں اس نے جلدی سے موبائل نکال کر عون کو
کال کی۔۔۔۔۔

عون تو جہاں بھی ہے ابھی کے ابھی آفس پہنچ اور آتے وقت میرے لیے پیٹ بھی
لے کر آنا دوسری طرف سے کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن کیوں؟؟؟ تو سوال جواب بعد میں کرنا پہلے جو بولا ہے وہ کر۔۔۔۔۔

آریان کہیں تو نے بیچ میں سو سو تو نہیں کر لیا۔۔۔ چھیپی۔۔۔ چھیپی میں تمہیں
چینج نہیں کرواؤں گا۔۔۔۔

عون نے اس کی کبرڈ سے پیٹ نکالتے مسکراہٹ ضبط کیے کہا۔۔۔۔

میرا اس وقت دو لوگوں کا قتل کرنے کو دل کر رہا ہے ایک تو اور دوسری رواحہ ایک
دفع یہاں سے نکلے چھوڑوں گا نہیں پہلے رواحہ اب عون کی باتیں اسے غصہ دلا رہی
تھیں۔۔۔۔۔

کیا ہے تجھے ہر وقت مارنے کی باتیں کرتا ہے آ رہا ہوں اور ہاں میں ایک بار پھر سے
کہہ رہا ہوں میں تجھے چینج نہیں کرواؤں گا۔۔۔۔۔

تو جلدی سے ادھر مر آریان اسے کہتا کال کٹ کر گیا اس کا عون کے ساتھ بحث
کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

ارے عون بھیا آپ یہاں پر وہ بھی اتنی جلدی میں اور ہاتھ میں یہ پیرٹ کیوں پکڑ
رکھی ہے بڑے ہی سیریس انداز میں پوچھا گیا۔۔۔۔۔

وہاں آریان نے لگتا ہے بیچ میں ہی سو سو کر لی ہے یہ پیرٹ اسے چینیج کروانے میرا مطلب ہے یہ پیٹ لے کر آیا ہوں تاکہ وہ چینیج کر سکے۔۔۔۔۔

عون کو جلدی جلدی میں جو سمجھ میں آیا بول گیا۔۔۔۔۔ لگتا ہے موصوف نے عون بھیا کو بھی کچھ نہیں بتایا اور یہ عون بھیا کبھی نہیں سدھر سکتے اس نے عون کی چینیج کروانے والی بات کو یاد کیا۔۔۔۔۔

رواحہ بیٹا تو بھی نکل جلدی سے یہاں سے اس سے پہلے کہ وہ ٹھہر کی وہاں سے بیچ کر تیرے سر پر آن پہنچے اور پھر سے اپنا ٹھہر ک پن جھاڑنا شروع کر دے۔۔۔۔۔ وہ جو آفس کے باہر کھڑی ہوئی تھی جلدی سے اندر جاتے اپنا پرس اٹھا کر وہاں سے نکل گئی جو بھی تھا آریان سے بدلہ لے کے اسے مزہ بہت آیا تھا۔۔۔۔۔ یہ لے پیٹ اور چینیج کر لے عون اسے پیٹ تھما کر خود رخ دوسری جانب کر گیا۔۔۔۔۔

بغیرت انسان ادھر دیکھ آریان کو اس کی حرکتیں غصہ دلار ہی تھیں۔۔۔۔۔

میں تجھے ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتا ایک دفع چہینج کر لے پھر دیکھوں گا عون نے ویسے ہی رخ موڑے جواب دیا۔۔۔۔۔

اس کی بات آریان کو تپا ہی گئی آریان نے نیچے جھک کر پاؤں سے شوز نکال کر عون کی کمر میں دے مارا۔۔۔۔۔

آہہہہہ،،، توڑ دی میری کمر ظالم انسان وہ کراہتے ہوئے پلتا۔۔۔۔۔

عون پلیز بی سیریس اس رواحہ نے مجھے اس چیئر کے ساتھ چپکا دیا ہے ایلفی ڈال کر اب کچھ کر اور مجھے نکال ادھر سے آریان جیسے جیسے بتاتا جا رہا تھا عون کے لیے اپنی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر اپنی شامت کے بارے میں سوچ کر خود پر کنٹرول کیے کھڑا رہا۔۔۔۔۔
اب بت بنے کیا کھڑا ہے جلدی سے ادھر آ اور یہاں سے اٹھنے میں میری مدد کر کھینچ مجھے اور وہ دروازہ بھی لاک کرتا آ۔۔۔۔۔

پہلے ہی رواحہ میری ویڈیو بنا کر چلی گئی ہے پھر دوبارہ سے نا آجائے میرا تماشہ بنانے کے لیے آریان کو ایک بار پھر سے اپنی فکر لاحق ہونے لگی۔۔۔۔۔

اگر رواحہ وہ ویڈیو سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر پوسٹ کر دیتی تو اس بیچارے کی کیا ہی عزت رہ جاتی۔۔۔۔

چڑڑڑڑڑڑ،،،، عون نے جلدی سے اسے پکڑ کر کھینچا اور چڑڑڑڑڑڑ کی آواز کے ساتھ ہی اس کی پینٹ بھی پھٹ گئی۔۔۔۔

عون نے جلدی سے اپنا رخ بدلا جبکہ آریان وہیں نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

عون تو ہنس رہا ہے آریان کو اس کا ہنسنا غصہ دلا رہا تھا۔۔۔۔

زویا کی قسم میں سچی میں نہیں ہنس رہا عون نے اپنی ہنسی کنٹرول کیے جلدی سے جواب دیا۔۔۔۔۔

پتا نہیں تجھے اور رواحہ کو زویا سے کیا مسئلہ ہے ہر وقت ہی دونوں اس کے پیچھے پڑے رہتے ہو وہ اب پینٹ چینج کرنے کے بعد اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

تو منہ اٹھا کے پینٹ ہاتھ میں ہی لے کے آگیا کسی شاپر میں ڈال کے لے آتا تجھے کسی نے پینٹ کے ساتھ دیکھا تو نہیں۔۔۔۔۔

کسی نے بھی نہیں دیکھا بس رواحہ بھا بھی نے دیکھا تھا اور پوچھا تھا یہ کیوں لے کر آئے ہو۔۔۔۔

ہمممممم،،،، اس نے تو پوچھنا ہی تھا۔۔۔۔

چل اب گھر چلیں مجھے پوری امید ہے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کے بعد اب رواحہ گھر جا چکی ہوگی اور کہیں پر بیٹھی مجھ پر ہنس رہی ہوگی وہ اپنی کیزا اٹھا کر باہر کو چل دیا۔۔۔۔۔

عون بھی جلدی سے اس کے پیچھے ہی ہو لیا۔۔۔۔۔

روحہ بیٹا کیا ہوا ہے ہمیں بھی بتاؤ اکیلے اکیلے ہنسے جارہی ہو ہم بھی تھوڑا ہنس لیں۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ رواحہ کے آنے کے بعد لاؤنچ میں بیٹھے چائے پی رہے تھے تب ہی داجی نے رواحہ کو مسلسل ہنستے دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔۔

بس کچھ نا پوچھیں داجی آج تو آپ کے پوتے کو ایسا مزہ چکھایا ہے کہ صدیوں تک یاد رکھے گا آج تو میرا دل باغ باغ ہو گیا ہے سینے پر ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر داجی اور نوشیبہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا اور سکون سے چائے کے مزے لینے لگے کیونکہ وہ بھی اپنا پلان تیار کر چکے تھے۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا یار آریان قسم لے لے میں جان بوجھ کر نہیں ہنس رہا خود بخود ہی ہنسی آتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ کیا بدلہ لیا ہے بھابھی نے قسم سے آج تک کسی نے بھی ایسا بدلہ نہیں لیا ہو گا۔۔۔۔۔

عون میں تجھے لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں چپ کر کے بیٹھ جا نہیں تو میں تجھے اس چلتی گاڑی سے دھکا دے کر باہر پھینک دوں گا آریان اب اس کی باتوں سے تنگ آچکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عون نے رخ و نڈو کی طرف کر لیا لیکن ہنسنا پھر بھی بند نہیں کیا۔۔۔۔۔ جو کسی کی بات مان لے وہ عون ہی کیا۔۔۔۔۔

ٹن،،، ٹن،،، ٹن،،، آج کے کافی تھکا دینے والے دن کے بعد اب وہ دونوں سکون سے لاؤنج میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے تب ہی باہر بیل ہوئی۔۔۔۔۔

عون جا جا کے دیکھ اس وقت کس کو تکلیف ہوئی ہے جو گھنٹی پر گھنٹی بجائے جا رہا ہے لگتا ہے جو بھی منہوس ہے گھنٹی پر ہاتھ رکھ کے اٹھانا بھول گیا ہے آریان نے بیزاری سے کہا۔۔۔۔۔

تو خود جا کے دیکھ لے میرا موڈ نہیں ہے اور ویسے بھی تو نے کونسا ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا رکھی ہے جو تو نہیں جاسکتا،، عون نے ویسے ہی نظریں ٹی وی پر ٹکائے جواب دیا۔۔۔۔۔

عون اگر اب تو نے ایک بھی لفظ بولا اور دروازہ نہ کھولا تو میں سچ میں آج تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔ دروازہ کھولنے کے بعد باہر جو بھی خبیث ہوا ٹکا کر دو تین کان کے نیچے دینا اسے۔۔۔۔۔

بس ایک دفع اس چوٹی والی سے سیٹنگ ہو جائے پھر میں تیرے ساتھ اس گھر میں نہیں رہوں گا ہر وقت دھمکیاں دیتا رہتا ہے اور کام کروا تا رہتا ہے عون کو مووی کا سین مس ہو جانے پر کچھ زیادہ ہی افسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جی کسے تکلیف۔۔۔۔۔ ابھی عون کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب سامنے پولیس والوں کو دیکھ کے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔

ہمیں پتا چلا ہے مسٹر عون اینڈ آریان شاہ نے اسد کی بہت بری حالت کی ہے۔۔۔۔۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہاں پر کوئی بھی عون یا آریان نہیں رہتا آپ یہاں سے جا سکتے ہیں عون نے دروازہ بند کرنا چاہا تب ہی اتنی تیزی سے پولیس انسپکٹر گھر میں اینٹر ہوا۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے آپ زبردستی ہمارے گھر میں گھسے جارہے ہیں عون کو اس کا زبردستی گھر میں گھسنا غصہ ہی دلا گیا۔۔۔۔۔

اوہ تو موصوف کسی کی زندگی خراب کر کے یہاں پر بیٹھے مووی کے مزے لے رہے ہیں پولیس انسپکٹر نے ڈنڈا صوفے پر مارا۔۔۔۔۔

آریان اچھل کر صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے آریان نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

یو آر انڈر اریسٹ مسٹر آریان شاہ انسپکٹر نے ہتھکڑی اس کے سامنے لہرائی۔۔۔۔۔
اوہ تو یہ بات ہے،،،، آریان نے اپنے پیچھے کھڑے عون کو اشارہ کیا۔۔۔

جو اس کا اشارہ سمجھتے ہی جلدی سے آگے بڑھ کر پولیس انسپکٹر کے منہ پر ہاتھ رکھ گیا
۔۔۔۔۔

آریان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ قابو کیے اور پھر دونوں اس
پولیس انسپکٹر پر جھپٹ پڑے۔۔۔۔۔

تو اریسٹ کرے گا ہمیں کمینے تیری اتنی ہمت آریان اسے مارنے کے ساتھ ساتھ
بڑبڑایا۔۔۔۔۔

عون بھی اس کا منہ چھوڑے اب اسے مارنا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔
چھوڑو مجھے کمینو میں تو مزاق کر رہا تھا ان دونوں کو غنڈوں کی طرح خود کو پیٹتے دیکھ وہ
ان کے ہاتھ جھٹکتا دور جا کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

آؤ آگے اور ہمیں اریسٹ کر دو دونوں نے صوفے پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ آگے کو بڑھائے
---- مزاق کر رہا کمینو لیکن تم دونوں نے مجھے ہی دھوڈالا۔۔۔۔۔

حالانکہ غنڈوں کو دھونا میرا کام ہے وہ بھی ان کے ساتھ صوفے پر آ کے بیٹھ چکا تھا

مجھے تم دونوں سے ایک شکوہ ہے کیا ہی ہو جاتا اگر مجھے بھی بلا لیتے تو مل کے اس اسد
کی دھلائی کرتے۔۔۔۔۔

اگر تجھے بھی بلا لیتے تو پھر تو کیسے یہ سب سنبھالتا۔۔۔۔۔ پھر سب کہتے ایک پولیس
انسپکٹر کے ہوتے ہوئے بھی پارٹی میں وہ سب ہو گیا۔۔۔۔۔

تو بتا معاملہ ہینڈل کر لیا نا اچھے سے آریان نے سنجیدگی سے چہرہ عالیان کی طرف کیے
پوچھا۔۔۔۔۔

یس باس انسپکٹر عالیان کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی بھی چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت
نہیں ہے عالیان نے گردن اکڑائے کہا۔۔۔۔۔

ویلڈن،،،،

بس بس تو نہ بھی ہوتا تو بھی ہم سب ہینڈل کر لیتے عون سے کہاں اس کی تعریف
برداشت ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو بتا تو یہاں کیسے عون نے یاد آنے پر جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

جب مجھے پتا چلا تم دونوں واپس آگئے ہو تو میں نے بھی ادھر ہی ٹرانسفر کروالیا عالیان
نے ایک آنکھ ونک کی۔۔۔۔

چل چل زیادہ ڈرامے بازی نہ کر اب آہی گیا ہے تو ہمارے لیے ایک ایک چائے کا
کپ ہی بنا دے عون پھیل کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

عون میری جان خوابوں میں جینا چھوڑ دے تجھے ایسا کیوں لگتا ہے میں تیرے لیے
چائے بنا کر لاؤں گا ایک آئی برواچکائے وہ اس کی طرح صوفے پر پھیل کر بیٹھنے
ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں سچ ہی کہتا ہوں تم دونوں میرے سب سے بڑے دشمن ہو جاؤ میں بات ہی نہیں
کر رہا تم سے عون نے ان دونوں کو ہنستا دیکھ ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔۔

چلو شکر ہے تھوڑی دیر ہمارے معصوم کانوں کو سکون مل جائے گا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ عون جو ابی کارروائی کرتا اس کے موبائل پر نوشیبہ بیگم کی کال آنے لگی۔۔۔۔

ہیلو عون بیٹا داجی اچانک سے بیہوش ہو گئے ہیں انہیں ہوش بھی نہیں آرہا۔۔۔۔
رواحہ بھی گھر پر نہیں ہے مجھے سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کروں پلیز تم آ جاؤ
یہاں۔۔۔۔

عون جو نوشیبہ بیگم کی کال آتے دیکھ موبائل سپیکر پر لگا چکا تھا اس کی باتیں سنتا آریان
جلدی سے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے؟؟؟ عالیان نے منہ کھولے اسے بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔
بس تیر سیدھا نشانے پر لگا ہے اب آئے گا مزہ عون بھی مسکراتے ہوئے کال کٹ کر
کے جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

کہاں بھاگ رہے ہو مجھے بھی ساتھ بھگالے جاؤ عالیان بھی اٹھ کر ان کے پیچھے بھاگا

۔۔۔۔

داجی،،،، داجی کہاں ہیں داجی آریان گھر میں داخل ہوتے انہیں پکارتا جلدی سے
داجی کے کمرے کی طرف بھاگا جہاں داجی بیہوشی کی حالت میں بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے
اور نوشیبہ بیگم ان کے پاس بیٹھیں آنسو بہانے میں مگن تھیں۔۔۔۔۔

رواحہ جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی آریان کو گھر میں موجود دیکھ کے اور پھر
داجی کے کمرے کی طرف بھاگتا دیکھ کے خود بھی اس طرف بھاگی تھی۔۔۔۔

دور ہٹیں آپ کیا، کیا ہے آپ نے میرے داجی کے ساتھ وہ نوشیبہ بیگم کو سائیڈ کرتا
خود جلدی سے وہاں پر بیٹھ کر ان کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔۔

رواحہ نے ناگواری سے اس کی یہ حرکت دیکھی،،،

ماما کیا ہوا ہے داجی کو؟؟؟ روحہ نے ماں کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھاتے پوچھا۔۔۔۔

پتا نہیں بیٹا اچھے بھلے بیٹھے میرے ساتھ باتیں کر رہے تھے پھر اچانک سے بیہوش
ہو گئے انہوں نے روتے ہوئے بیٹی کو بتایا۔۔۔۔۔

عون اور عالیان بھی وہاں پہنچ چکے تھے،،،

کسی نے ڈاکٹر کو کال کی عالیان نے معاملہ سمجھتے جلدی سے پوچھا جس پر سب نفی میں سر ہلا گئے۔۔۔

اس سے پہلے کہ عالیان موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال کر تا عون نے زور سے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی اور اشارے سے اسے باہر بلایا۔۔۔۔

ابے یار ڈاکٹر کو کیوں کال کر رہا ہے؟؟ وہ یہاں آکر کیا کرے گا؟؟؟ عون نے اسے باہر لا کر گھورا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے کیا کرے گا داجی کا چیک اپ کرے گا عالیان کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔۔

جب داجی بیمار ہی نہیں ہیں تو کیسا چیک اپ؟؟؟

کیا مطلب؟؟؟

صاف صاف بتاؤ پاگل انسان داجی نے

بیہوش ہونے کا ناک کیا ہے وہ بھی آریان کو گھر میں بلانے کے لیے اس لیے چپ چاپ کھڑا رہا اور جو ہو رہا ہے ہونے دے وہ بتانے کے بعد اسے لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ ڈاکٹر ابھی تک آیا کیوں نہیں؟؟؟ داجی پلینز آنکھیں کھولیں رواحہ بھی داجی کا دوسرا ہاتھ تھام کر ان کے پاس بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

داجی کی آنکھوں میں ہوتی جنبش اور باقی سب کا یوں نارمل رہنا اسے تھوڑا عجیب لگا تھا۔۔۔۔۔

روحہ بیڈ پر چوہا ہے جلدی سے نیچے اترو آریان جلدی سے اٹھ کر بیڈ سے نیچے جا کر کھڑا ہو گیا رواحہ بھی جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی۔۔۔۔۔

کہاں ہے چوہا؟؟؟؟ وہ دیکھو داجی کے پاس جا رہا ہے۔۔۔۔۔

کیا ااااا،،،،، چوہا میرے پاس آ رہا ہے بھگاؤ اسے جلدی سے چوہے کا سن کر داجی بھی جلدی سے اٹھ کر بیڈ سے نیچے اتر چکے تھے۔۔۔۔۔

عالیان، عون اور نوشیبہ بیگم نے جلدی سے اپنا ماتھا پیٹا جبکہ داجی کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیٹا پکڑو مجھے۔۔۔۔۔ پھر سے مجھے چکر آرہے ہیں داجی نے ایک بار پھر بیہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنی چاہی لیکن آریان کو باہر کی جانب قدم بڑھاتے دیکھ وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔۔۔

باقی سب کو نوشیبہ بیگم وہیں روک چکی تھیں وہ چاہتی تھیں دونوں اکیلے میں بات کریں اور ایک دوسرے سے اپنے شکوے دور کریں۔۔۔۔۔

اگر سب لوگ ان کے پیچھے چلے جاتے تو شاید آریان خود کو کھل کر ظاہر نہ کر پاتا۔۔۔۔۔

آریان بیٹار کو میری بات تو سنو،،،، داجی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔

کیا سنو داجی،،،، آپ نے جھوٹ بولا میری فیلنگز کے ساتھ کھیلا پہلے بھی آپ نے یہی کیا تھا اور آج بھی وہی کیا۔۔۔۔۔

آخر کیوں سب لوگ مجھ سے ہی جھوٹ بولتے ہیں وہ غصے سے پھٹ پڑا۔۔۔۔۔

بیٹا میں تو بس اتنا چاہتا تھا تم میرے پاس واپس آ جاؤ داجی سر جھکا گئے۔۔۔۔۔

جب ساتھ رکھنے کا ٹائم تھا تب تو آپ نے ساتھ رکھا نہیں بہت دور بھیج دیا اور اب پاس رکھنا چاہتے ہیں کیوں؟؟ آریاں شاید ان لوگوں سے کچھ زیادہ ہی بدگمان تھا

۔۔۔۔۔

بیٹا میں تم دونوں کی خوشی چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میں تو چاہتا ہوں میرے سارے بچے خوش رہیں لیکن اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے مجھے تمہاری جگہ رواحہ کو چننا

پڑا۔۔۔۔۔

لیکن بیٹا تم مجھے بھی تو سمجھو اس وقت گھر میں ہم دونوں کے علاوہ کوئی بھی مرد نہیں تھا اگر میں بھی رواحہ اور نوشیبہ کو اکیلا چھوڑ جاتا تو کیا یہ معاشرے والے انہیں سکون سے رہنے دیتے۔۔۔۔۔

بیٹا تم تو اچھی طرح جانتے ہو ہمارے معاشرے کے مردوں کو وہ تو اسی تاک میں ہوتے ہیں کب ایک عورت اکیلی انہیں دکھے اور وہ اسے ڈبوچ لیں۔۔۔۔۔

عورت کو معاشرے میں رہنے کے لئے ایک مضبوط سائبان کی ضرورت ہوتی ہے اور اس وقت میں ان دونوں کا سائبان بنا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے اگر میں ان دونوں کو اس وقت اکیلا چھوڑ دیرا تو وہ اس طرح کی زندگی گزار سکتیں؟؟؟؟

کبھی بھی نہیں،،،، ان کی زندگی اس زندگی سے بہت مختلف ہوتی۔۔۔۔۔

میں ان دونوں کے ساتھ ایک مضبوط سائبان کی طرح تھا تو انہوں نے خود کو سنبھال لیا اگر میں بھی چھوڑ دیتا تو ناجانے میری بچیوں کا کیا ہوتا۔۔۔۔۔

تم تو ایک مرد تھے آرام سکون سے کہیں پر بھی رہ سکتے تھے لیکن ان دونوں کے لیے یہ سب بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔

میں نے اس وقت بھی تم سب کا بھلا ہی سوچا تھا لیکن مجھے نہیں پتا تھا میرا وہ ایک فیصلہ تمہیں ہم سب سے اور اس گھر سے بہت دور کر دے گا۔۔۔۔۔

پلیز ہو سکے تو اپنے داجی کو معاف کر دیں داجی نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ ڈالے جسے وہ جھٹ سے پکڑ گیا۔۔۔۔۔

داجی آپ یہ کیا کر رہے ہیں آپ کے ہاتھ جڑے ہوئے نہیں بلکہ دعامادیتے اچھے لگتے ہیں آریان ان کے ہاتھ اپنے سر پر رکھ گیا۔۔۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو میرے بچے،،،،

داجی آپ ٹینشن نہ لیں میں اب آپ کو چھوڑ کر کہیں پر بھی نہیں جاؤں گا یہیں پر آپ کے ساتھ ہی رہوں گا لیکن میرا آپ کے علاوہ اس گھر کے لوگوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

میں اپنے کام سے کام رکھوں اور وہ اپنے۔۔۔۔۔ ناہی وہ میرے معاملات میں پڑیں گے ناہی میں ان کے معاملات میں پڑوں گا وہ اپنا فیصلہ سناتے داجی کے گلے لگا تھا داجی نے بھی مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

داجی اس وقت مجھے بھی کسی اپنے کی بہت ضرورت تھی میرا بھی دل چاہتا تھا میرا کوئی اپنا ہو جس سے میں اپنا دکھ درد شیر کروں۔۔۔۔۔

میرا کوئی اپنا ہو جو مجھے حوصلہ دے لیکن اس وقت میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا

۔۔۔۔۔

بیٹا میں تجھے گارنٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں میرا شمشیر ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ بچن سے لے کر اب تک میں اسے دیکھتا آیا تھا میں نے اپنے بچوں کو صرف عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے۔۔۔۔۔

وہ کبھی بھی ایک عورت کی عزت کو پامال نہیں کر سکتے ہمارے بہت ہی قریبی کسی اپنے نے یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے اپنا بدلہ لینے کے لئے تم سب کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے دراڑیں پیدا کی ہیں۔۔۔۔۔

آریان بیٹا میں چاہتا ہوں جو کوئی بھی دشمن ہے تم اس کا پتلا گاؤ اسے ایسی سزا دو کہ اس کی آنے والی ساری نسلیں یاد رکھیں۔۔۔۔۔

اور ہاں میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر گنہگار شمشیر ہی ہوا تو میں خود اس کی بیوی اور بیٹی کو سزا دوں گا لیکن پہلے تمہیں اصلی دشمن کا پتلا لگانا ہے دو دوست کے روپ میں دشمن بنا بیٹھا ہے داجی نے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔

جس پر داجی کی باتوں کا کافی حد تک اثر بھی ہوا تھا،،، آریان داجی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں آپس میں لڑنے کی بجائے دشمن کا پتہ لگانا چاہیے عون اور عالیان بھی ان کے پاس آئے تھے۔۔۔۔۔

ہاں میرے بچے سب ساتھ مل کر پتہ لگاؤ آخر دشمن کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ یہ جو کوئی بھی ہے شمشیر اور فائق کے بہت قریب تھا جس نے ان کے قریب رہتے ہوئے ہی اپنی چال چلی اور ان دونوں کو اس کا پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

جب پتہ چلا تو انہیں جان سے ہی مار دیا داجی کی بہت قریب والی بات پر آریان نے فٹ سے عون کے پیچھے کھڑے عالیان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کیا تو بھی وہی سوچ رہا ہے عالیان جو میں سوچ رہا ہوں اس کی بات پر عالیان ہاں میں سر ہلا گیا۔۔۔۔۔

قسم اٹھوا لے یار میں نے کچھ بھی نہیں کیا؟؟؟ میں تو خود ابھی چھوٹا سا کیوٹ سا بچہ ہوں اپنی طرف آریان کو بڑھتا دیکھ عون ڈر ہی گیا۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے کمینے تو نے کچھ بھی نہیں کیا اور ہاں ایک بات تو نے سہی کہی ہے توں تو
ابھی تک چھوٹا سا بچہ ہے جسے ٹھیک سے کھانا کھانا بھی نہیں آتا آریان نے اس پر طنز
کیا۔۔۔۔۔

اللہ کرے تیری یادداشت کا وہ حصہ ہی گم ہو جائے جس میں تجھے یہ والی بات اچھے سے
یاد ہے عون اس کی بات سن کر جل ہی تو گیا تھا۔۔۔۔۔

رواحہ کو نوشیبہ بیگم نے اندر اپنے پاس ہی روکا ہوا تھا وہ نہیں چاہتی تھیں روحہ کے
باہر جانے کی وجہ سے معاملہ اور بھی زیادہ سنگین ہو جائے۔۔۔۔۔ آج کل اپنی بیٹی کی
ٹرٹر چلتی زبان سے وہ اچھی طرح سے واقف تھیں۔۔۔۔۔

اللہ نے میری سن لی اب میں فلیٹ میں اکیلا رہوں گا مجھے تیرے کام نہیں کرنے
پڑیں گے نہ ہی صبح صبح اٹھ کر تیرے لیے کافی بنانی پڑے گی اور نہ ہی تجھے چینیج
کروانے کے لیے پین۔۔۔۔۔۔۔ ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب آریان
نے اسے گلے سے پکڑ کر دبوچا۔۔۔۔۔

چھوڑ دے یا رتھے تو پتا ہی ہے میری زبان کتنی چکنی ہے خود بخود ہی پھسل جاتی ہے

تو پھر توں اسے کنٹرول میں رکھا کر،،،، عالیاں کو اس کا آریان کی گرفت میں جھپٹانا
مزہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

سچی میں یا میں تو اسے بہت زیادہ کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن یہ
رہتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جس سے اپنی زبان کنٹرول نہیں ہوتی وہ بیوی کو کل کو کیا ہی کنٹرول کرے گا دونوں
نے اس کا مزاق اڑایا۔۔۔۔۔

داجی تو انہیں ہنستا مسکراتا دیکھ خوشی کی یہ خبر سنانے نوشیبہ بیگم اور رواحہ کے کمرے
میں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

چل اب ڈرامے بازی بند کر اور عالیاں کے ساتھ جا کر ہم تینوں کا سامان اٹھالاؤ اب
سے ہم تینوں یہیں پر رہیں گے۔۔۔۔۔

آریان نے انہیں آرڈر دیا۔۔۔۔۔

لیکن کیوں؟؟؟

صبح صبح مجھے کافی بنا کے کون دے گا دروازہ کون کھولے گا اس لیے چپ چاپ جا۔۔۔۔۔

جب شادی کے بعد بھی تمہارے چونچلے میں نے ہی اٹھانے تھے تو تمہاری شادی کی ہی کیوں وہ کسی بزرگ کی طرح کہتا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔
عالیان بھی اس کے پیچھے ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے حاجی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ آریان بھی اب ہمارے ساتھ اس گھر میں رہے گا لیکن کیوں؟؟؟

تم یہ بات مت بھولو رواجہ یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا ہی آریان کا بھی ہے وہ اگر اتنے سال گھر سے دور رہا ہے گھر پر کوئی حق نہیں جمایا تو اس کا مطلب یہ نہیں اس کا اس گھر پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ اب اس گھر میں ہی رہے گا اور خبردار جو تم نے اس کے ساتھ بد تمیزی کی تو اتنے عرصے کے بعد بچہ گھر میں واپس آیا ہے ہم چاہتے ہیں اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے سب پہلے کی طرح مل جل کر رہیں نوشیبہ بیگم نے بیٹی کو ڈانٹا۔۔۔۔۔

چلیں داجی اب ہم چلتے ہیں،،، وہ دونوں اسے گھورتے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

اب کیا یہ آریان شاہ گھر پر بھی مجھے تنگ کرے گا ٹھکر پن جھاڑے گا ف،،،،، وہ وہیں بیڈ پر ڈھے گئی۔۔۔۔۔

رواحہ میری جان تیرے پاس آریان شاہ کی ویڈیو تو ہے نا پھر ڈر کس بات کا اب تجھے اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ خود کو شاباش دیتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرا بچہ رو کیوں رہا ہے؟؟؟

ڈیڈ مجھے آریان شاہ چاہیے مجھے وہ ہر حال میں چاہیے آئی لو ہیمن،،،،،

تو اتنی سی بات کے لیے میرا بچہ رو کیوں رہا ہے اگر آریان شاہ تمہیں چاہیے تو آریان شاہ تمہیں ہی ملے گا۔۔۔۔۔

انہوں نے بیٹی کو گلے سے لگاتے حوصلہ دیا۔۔۔۔۔

میرے ایک بچے کو رواحہ چاہیے تو دوسرے کو آریان تو ٹھیک ہے وہ انہیں ضرور ملیں گے۔۔۔۔۔

میرے بچوں کو ان کی محبت ضرور ملے گی انہوں نے دل ہی دل میں تہیہ کیا۔۔۔۔۔

عالیان اور عون ان تینوں کا سامان پیک کرنے کے بعد گھر جا رہے تھے تب ہی عون کو راستے میں موجود پارک میں اس دن والی لڑکی نظر آئی تو وہ گاڑی روک گیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا گاڑی کیوں روکی ہے؟؟؟ عالیان کو اس کی گاڑی روکنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی

۔۔۔۔۔

وہ دیکھ میری لمبی چوٹی والی چل اس کے پاس جاتے ہیں عون عالیان کی ایک بھی سنے
بغیر جلدی سے گاڑی سے نکل کر اس طرف بھاگا۔۔۔۔

عالیان بھی اس کے پیچھے ہی گیا تھا،،،

ہیلو،،، لمبی چوٹی کیسی ہو عون جلدی سے جا کر کشوہ کے ساتھ بیٹھ گیا،،،

جبکہ عالیان وہیں پر کھڑا سامنے موجود موم کی گڑیا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جوان دونوں کے وہاں جا کر ان کے پاس بیٹھنے پر ڈر کے اپنی انگلیاں مروڑنے میں
مصروف تھی۔۔۔

عالیان کو اس کے ڈرنے کی وجہ خاص سمجھ میں نہیں آئی لیکن وہ کشوہ سے اس کے
بارے میں جاننے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

ہے ڈول ہاؤ آریو،،، عالیان نے اس کے ساتھ فرینک ہونے کی کوشش کی۔۔۔

لیکن ایزال اس کی بات سنتی ڈر کر وہاں سے بھاگی اور دوسری سائیڈ پر پہنچ کر جا
کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس کو بھاگتے ہوئے کشوہ بھی دیکھ چکی تھی اس لیے عون کو اگنور کیے وہ وہاں سے جانے لگی تھی تب ہی اسے اپنے پیچھے سے عون کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

او لمبی چوٹی یہ ریشل لائف ہے کوئی فلم نہیں جس میں ہیر وئن کے باپ نے بیٹی کو کہہ دیا جا بھاگ جا اور جی لے اپنی زندگی ایسے بھاگ کیوں رہی ہو وجہ تو بتاؤ پہلے تمہارے ساتھ والی بھاگ گئی اب تم بھی بھاگنے لگی ہو۔۔۔۔۔

او ہیلو مسٹر ایکس وائے زی،،،، پلیز ڈونٹ دوس میں اس وقت تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی مجھے تم سے بحث کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سارے کام ہیں وہ اسے کہہ کر واپس سے ایزال کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

لیکن میں تو تمہارے منہ لگنا چاہتا ہوں تم نے میرے منہ نہیں لگنا تو نہ لگو مجھے تو اپنے منہ لگا لو،،،، عون بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔۔۔

تجھے شرم نہیں آتی ایک پولیس والے کے سامنے کسی لڑکی پر ٹھکرک جھاڑتے ہوئے

۔۔۔۔۔

عالیان نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

ارے یار میں کہاں کسی لڑکی پر ٹھکرک جھاڑ رہاں ہوں میں تو تیری ہونے والے
بھا بھی پر ٹھکرک جھاڑ رہا ہوں،،،،،

پسند آگئی ہے تیرے یار کو وہ لمبی چوٹی،،،،

اس لیے وہی بنے گی اب تیرے بھائی کی ووٹی،،،

(حورین فاطمہ)

اتنے سڑے ہوئے شعر سنانے کی ضرورت نہیں ہے اپنے پاس رکھ اور ہاں یہیں پر
رہنا مجھے وہ جو کشوہ کے ساتھ لڑکی ہے کچھ عجیب لگ رہی ہو جیسے اسے کسی چیز کا ڈر ہو

مجھے لگتا ہے کہیں لڑکے انہیں تنگ نہ کرتے ہوں میں پوچھ کر آتا ہوں تم یہیں پر
رہو میں تو پولیس والا ہوں-----

مجھے شاید وہ سب بتا دیں اگر تم ساتھ ہوئے تو وہ شاید کچھ نہ بتائیں مجھے لگتا ہے ہمیں
ان کی مدد کرنی چاہیے عالیان عون کو وہیں رکنے کا کہہ کر خود اس طرف چل دیا جہاں
پر کشوہ اور ایزال بیٹھی ہوئی تھیں-----

ہیلو مس کشوہ،،،، دیکھیں مجھے آپ سے بہت ہی ضروری بات کرنی ہے عالیان کے چاتے ہی ایزال کشوہ کا بازو زور دبوچے اس کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔۔۔

مس کشوہ لٹل ڈول کے ساتھ کیا پرو بلم ہے آئی مین یہ لڑکوں کو دیکھ کر اتنا کیوں ڈرتی ہیں۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے اس کی وجہ بتا سکتی ہیں؟؟؟ شاید میں آپ لوگوں کی کچھ مدد کر پاؤں عالیان نے بغیر کسی لگی لپٹی کے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اے ایس پی ہوں اس سٹی کا یہ رہا میرا کارڈ میں بس آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں کشوہ کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر وہ جلدی سے اپنا کارڈ نکال کر ان کے سامنے کر گیا۔۔۔۔۔

یہ ایک اے ایس پی ہیں میری مدد کر سکتے ہیں مجھے لگتا ہے مجھے انہیں سب کچھ بتا دینا چاہیے ہو سکتا ہے یہ میری معصوم سی دوست کی کوئی مدد ہی کر دیں،،،

کشوہ کچھ سوچ کر جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اس کے اٹھ کر کھڑا ہونے پر ایزال ڈر کر اس کے پیچھے چھپی تھی۔۔۔۔۔

مس کشوہ پلینز آپ مجھ سے کچھ بھی چھپائے بغیر جو بھی بات ہے جلدی سے بتادیں
ایزال کو کچھ زیادہ ہی ڈرتا دیکھ کے اسے معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔

ایزال میری جان ادھر دیکھو یہ انکل بہت اچھے ہیں یہ ہماری مدد کریں گے تمہیں
ان سے ڈرنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے تم ادھر بیٹھو انہیں گھر کا راستہ بھول گیا
ہے میں ابھی بتا کر آتی ہوں کشوہ نے اسے پیار سے واپس سے ٹیبل پر بٹھایا اور خود
عالیان کو اشارے سے تھوڑا دور جانے کو کہا۔۔۔۔۔

وہ جو بھی عالیان کو بتانے والی تھی وہ سب وہ ایزال کے سامنے نہیں بتا سکتی تھی
۔۔۔۔۔

جبکہ کشوہ کے منہ سے انکل سن کر عالیان کو شک ہی لگا تھا کہاں وہ اکیس سال کا
ہینڈ سم مرد اور کہاں وہ اسے انکل کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایزال کو وہیں چھوڑ کر خود عالیان کے پاس گئی تھی جو اپنی دونوں پاکٹس میں ہاتھ
ڈالے اس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھیں اے ایس پی بھائی صاحب میں بغیر کسی لگی لپٹی کے یا باتوں کو چھپائے بغیر جو کچھ بھی ہے آپ کو سب کچھ سچ سچ بتاؤں گی۔۔۔۔

ایکچو نلی میری فرینڈ پہلے بہت بہادر تھی شوخ چنچل ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہتی لیکن تب تک جب اس کے پیرینٹس زندہ تھے۔۔۔۔

لیکن ایک دن کار ایکسیڈنٹ میں اس کے ماما بابا کی ڈیٹھ ہو گئی۔۔۔۔

ایزال کے ماما بابا کی ڈیٹھ کے بعد ایزال گھر میں اکیلی ہو گئی تھی اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں تھا تو ایزال کے تایا اسے اپنے گھر لے آئے۔۔۔۔

ایک ہفتہ تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک چلتا رہا کیونکہ ایزال کے تایا کو کسی ضروری میٹنگ سے باہر جانا پڑا۔۔۔۔

لیکن وہ جیسے ہی واپس آئے انہوں نے اور ان کے بیٹے نے ایزال پر اپنی غلیظ نظریں گاڑھ لیں دونوں باپ بیٹے کو جیسے ہی موقع ملتا وہ ایزال کو باتوں باتوں میں جگہ جگہ ٹچ کرتے اسے ہر اس کرنے کی کوشش کرتے ایزال کو جو سب کچھ ناگوار گزرتا

۔۔۔۔

پھر ایک دن ایزال روتے ہوئے میرے پاس آئی اس نے مجھے سب کچھ بتایا تو میں نے اسے یہ سب کچھ اس کی تائی کو بتانے کو کہا لیکن اس کی تائی نے الٹا اس معصوم کو ہی یہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا کہ یہ ان کے شوہر کو پھنسانے کی کوشش کرتی ہے

میں نے بہت دفع ایزال کے تایا تائی سے بات کی کہ وہ ایزال کو میرے ساتھ رہنے دیں لیکن وہ اس بات پر بھی راضی نہیں ہوئے۔۔۔۔۔

روزانہ کالج سے جانے کے بعد اس کی تائی اسے بہت مارتی اس لیے ایک دن اس نے گھر جانے سے منع کر دیا اور میرے ساتھ میرے گھر چلی گئی۔۔۔۔۔

جب ایزال کے تایا ابو اور کزن کو پتا چلا تو انہوں نے ہمارے گھر میں گھس کر مار پیٹ کر ناسٹارٹ کر دی یہاں تک کہ میرے بابا کو بھی معذور کر دیا۔۔۔۔۔

ان کا یہ کہنا تھا میں ان کی بھتیجی کے کان میں یہ سب باتیں ڈالتی ہوں۔۔۔۔۔

انہوں نے میرا ایزال سے ملنا جلنا بھی بند کر دیا تھا۔۔۔۔ میں اس مشکل وقت میں ایزال کو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی اس لیے ایک دن اس کے تایا کے پاؤں میں گڑ گڑائی کہ میں ایزال کے کان میں دوبارہ کبھی بھی وہ باتیں نہیں ڈالوں گی۔۔۔۔ ناہی اسے اپنے گھر لے کر جاؤں گی کبھی اس لیے انہوں نے پھر سے مجھے ایزال سے ملنے کی اجازت دے دی۔۔۔۔

اس لیے تب سے میں ایزال کے ساتھ شام تک وقت سپینڈ کرتی ہوں پھر اسے اس کے گھر چھوڑ آتی ہوں۔۔۔۔

یہ سب بتاتے ہوئے کشوہ کے آنسو اس کے چہرے کو بھگو چکے تھے جبکہ عالیان کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے دل میں کسی نے گرم خنجر کھونپ دیا ہو۔۔۔۔۔

کیسے کوئی تایا اپنی بھتیجی کے ساتھ یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔ وہ انسان تو صرف اور صرف شیطان ہے تایا کہلانے کے لائق ہی نہیں ہے۔۔۔۔

میں نے آپ سے پہلے بھی ایک اے ایس پی کو یہ سب بتایا تھا لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ وہ اے ایس پی خود بھی ایزال کے تایا کے ساتھ ملا ہوا تھا۔۔۔۔۔

مجھے اُمید ہے آپ ہماری مدد ضرور کریں گے اور اس پرانے اے ایس پی جیسے بلکل بھی نہیں ہونگے۔۔۔۔

پلیز میری معصوم دوست کی مدد کریں۔۔۔۔

اسے ان شیطانوں سے بچالیں کشوہ نے آنکھوں میں آنسو لیے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اُمید بھری نظروں سے عالیان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے دونوں جڑے ہاتھ تھام کر کھول چکا تھا۔۔۔۔

آپ بے فکر رہیں بہنا ایزال کے ساتھ میرے آنے سے پہلے جو کچھ ہونا تھا وہ سب ہو گیا لیکن اب میرے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

جو ایزال کی طرف میلی آنکھیں اٹھا کر دیکھے گا میں اس کی وہیں آنکھیں نکال کر جلتی بھٹی میں ڈال دوں گا۔۔۔۔

عالیان کا بس نہیں چل رہا تھا ایزال کے تایا اس وقت اس کے سامنے ہوا اور وہ اس کی کھال ادھیڑ کے رکھ دے۔۔۔۔

عالیان کی باتوں سے کشوہ کے اندر ایک امید کی کرن جاگی تھی۔۔۔۔۔
پلیز کشو مجھے بچالو،،،،،

وہ میرے پاس آرہا ہے وہ مجھے ٹچ کرے گا وہ ڈرتی انسان ہے اس کا ٹچ کرنا مجھے ڈرتی
کر دیتا ہے پھر میں بھی ڈرتی ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔

عون جو کب سے کشوہ اور عالیان کو باتیں کرتا دیکھ رہا تھا اب اس سے رہا نہیں گیا تو
اٹھ کر ان کے پاس آیا جبکہ اس کو اپنی طرف آتا دیکھ ایزال ڈر کے کشوہ کی طرف
بھاگی تھی۔۔۔۔۔

سٹاپ اٹ عون وہیں رک جاؤ،،، ایزال کو پینک ہوتا دیکھ عالیان نے عون کو وہیں
رکنے کو کہا جو نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا وہیں رک گیا۔۔۔۔۔

سامنے کھڑی نازک سی موم کی گڑیا کو دیکھ کر عالیان کا دل چاہا وہ اس کے تمام دکھ درد
خود میں سمیت لے لیکن ابھی وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ بہت جلد اس کے تمام تر حقوق اپنے نام کروانے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ ہم کل صبح اسی پارک میں ملیں گے ایزال کو بھی اپنے ساتھ لے کر آنا میں اسے ان شیطانوں سے بچا کر ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لوں گا پھر وہ ایزال کی طرف دیکھنا تو دور کی بات ہے اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں پائیں گے۔۔۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو میں ایزال کو بغیر کسی بھی حق کے اپنے پاس نہیں رکھوں گا کل ہی میں گواہان کے سامنے ایزال سے نکاح کروں گا بس تم لوگ وقت پر پہنچ جانا۔۔۔۔۔

گھر جا کر نارمل بیسیو کرنا جسے پہلے کرتی ہو صبح بھی زیادہ تیار ہو کر نہ آنا جیسے پہلے آتی ہو ویسے ہی آنا بس ان لوگوں کو تم پر شک نہ ہو۔۔۔۔۔

عالیان کشوہ کو ہدایات دیتا ایک نظر ایزال پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

چلو ایزال میری جان گھر چلتے ہیں،، کشوہ اسے پیار سے کہتی اپنے ساتھ لے کر آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ عون اور عالیان بھی اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ عون مجھے اس پارک میں لے کر آنے کے لیے عالیان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

گھر چل سب بتاتا ہوں،،،،، عالیاں نے اس کے گال تھپتھپا کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

عالیاں اور عمون کو گئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ اب تک واپس نہیں آئے تھے۔۔۔۔۔

لاؤنج میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرتے آریان اب تھکا چکا تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں دونوں کینے کہاں رہ گئے ابھی تک نہیں آئے۔۔۔۔۔ ایسا کرتا ہوں جب تک وہ دونوں نہیں آتے اپنی چالاک بیوی سے مل آتا ہوں وہ اٹھ کر رواحہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔

آریان بیٹا اس کے کمرے کی طرف جا رہا ہے تو اس ویڈیو کا بھی کچھ کر آنا ورنہ تیری اس کم عقل بیوی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کسی کو دکھا ہی نہ دے آریان نے سوچتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

جہاں پر رواحہ ہلکا پھلکا سا ڈریس پہننے اب گنگناتے ہوئے اپنے بال بنانے میں مگن تھی
آریان بے خودی کے عالم میں کمرے کا دروازہ بند کرتے اس کی طرف بڑھا تھا

روحہ کو اپنے پیچھے کسی کا عکس معلوم ہوا تو جلدی سے پلٹ کر دیکھنے لگی لیکن اس سے
پہلے ہی آریان پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے چکا ہو۔۔۔۔۔

کیسی ہوڈیروائی؟؟؟ آریان نے اپنی تھوری اس کے کندھوں پر جما کے مسکرا کے
پوچھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی رواحہ نے اس سے
دور ہونا چاہا لیکن آریان کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ اسے خود سے دور نہ کر پائی

ہا ہا ہا ڈیروائی،،،، مجھ سے پنگالینے کے لئے تمہیں بہت ساری طاقت کی ضرورت
ہے جو کہ تمہارے اندر بالکل بھی نہیں ہے چوزے جتنی جان ہے تمہاری،،،،
آریان نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے بال آگے کو کر کے اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔
اس کا لمس محسوس کر کے رواحہ کسمسا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے کے بعد اب اسے سیدھا کیے اس کے ہونٹوں پر
جھکا اور اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں انڈیلنے لگا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سانسوں کو آزادی بخشے وہ اس سے دور ہو کر اس کے چہرے کی
طرف دیکھنے لگا جولال انار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر آریان کا کمرے میں زندگی سے بھرپور قہقہہ
گونجا۔۔۔۔۔

جبکہ اس کا قہقہہ سنتی رواحہ شرمندہ سی ہو کر رہ گئی۔۔۔۔۔

شٹ اپ مسٹر آریان شاہ دفع ہو جاؤ یہاں سے میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت
نہیں ہے،،، اس کا قہقہہ لگانا رواحہ کو تپا ہی گیا۔۔۔۔۔

لیکن میرا تو یہاں سے جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے وہ بیڈ پر پھیل کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

پلیز آریان میرا اس وقت تم سے بحث کرنے کا بلکل بھی موڈ نہیں ہے اوپر سے میں
بہت تھکی ہوئی ہوں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں وہ بیزاری سے بولی۔۔۔۔۔

جان من ادھر میرے پاس آؤ تمہاری ساری تھکاوٹ دور کروں آریان نے مسکرا کر
اس کی طرف دیکھ کر اپنی بانہیں پھیلائیں۔۔۔۔۔

لبوں سے لب ملانے کا اشارہ دو تو آ جاؤں
تم اپنے پھول چہرے کا نظارہ دو تو آ جاؤں

.

جس کندھے پہ سر رکھ کر غموں کو بھول جاتا تھا
سر رکھنے کو وہ کندھا دوبارہ دو تو آ جاؤں

.

میں جس آغوش کیلئے سدا بیتاب رہتا ہوں

اگر ان نرم بانہوں کا سہارا دو تو آ جاؤں

زیادہ شوخا بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے کمرے سے جاؤ۔۔۔۔۔ لوجی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے میں تو تمہارے قریب آ کر تمہیں خود میں سمیٹ کر تمہاری ساری تھکاوٹ خود میں سمیٹنا چاہتا ہوں لیکن تمہیں یہ سب شوخا پن لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

رواحہ نے آریان کو ان گور کیے لیٹنا چاہا تب ہی آریان

نے آگے بڑھ کر رواحہ کو کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور اسے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

رواحہ اسکی بانہوں میں مچلتی اس پہ اپنے ہاتھوں سے وار کرتی خود کو اس سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کا سر پھاڑ دے جو اسے زبردستی اپنی بانہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔۔۔ آریان نے اسے اپنے اوپر ڈال کر ہاتھ بڑھا کے لائٹس آف کیں۔۔۔۔۔ اور پھر اچانک سے اسے نیچے گرا کر خود اس کے اوپر جھک آیا۔۔۔۔۔

ایک بات میری کان کھول کر سن لو رواحہ اگر دوبارہ مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو آئی سویر تمہارے ان نازک ہاتھوں کے ساتھ ساتھ تمہاری اس اکڑ کو کاٹتے ہوئے مجھے ایک منٹ نہیں لگے گا۔۔۔۔۔

تم صرف اور صرف آریان شاہ کی ہو۔۔۔۔۔ تمہاری ہر آتی جاتی سانس پر۔۔۔۔۔
تمہاری روح پر۔۔۔۔۔ تمہارے جسم پر یہاں تک کہ پوری کی پوری رواحہ آریان شاہ پر صرف اور صرف آریان شاہ کا حق ہے۔۔۔۔۔

میں جب چاہوں تمہارے قریب آسکتا ہوں تمہیں محسوس کر سکتا ہوں کیونکہ تم میری ہو صرف اور صرف میری ہو سمجھ میں آیا۔۔۔۔۔

اس لیے یہ پھڑ پھڑانا بند کرو اور مجھے تمہیں محسوس کرنے دو اس نے اپنا چہرہ رواحہ کی گردن میں چھپا کر بو جھل لہجے میں سرگوشی کی تو رواحہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ آریان شاہ دنیا جہاں کو بھلائے اس کے جسم کی نرماہٹ کوشدت سے محسوس کرنے میں گم تھا۔۔۔۔۔ رواحہ کے جسم کی خوشبو اسے خود میں گم کیے ہوئے تھی

رواحہ کو آریان کا ہاتھ اپنی بلاؤز کے ساتھ کھیلتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے آریان کو روکنا چاہا۔۔۔۔۔ لیکن آریان اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کیے اس کی بیوٹی بون اور گردن پر جا بجا اپنا شدت پھر لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اس کی گردن پر اپنا لمس بکھیرنے کے بعد دوبار سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور وہاں اپنا شدت بھر ا لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔ رواحہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔۔ نا جانے کتنے ہی پل گزر گئے مگر آریان ہنوز ویسے ہی جھکا رہا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا کر رواحہ کو دیکھا جس کا چہرہ اس کی قربت برداشت کرتے
سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے آریان پر ایک بار پھر
سے خمار اترنے لگا۔۔۔۔۔

وہ پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پہ جھک آیا اور قطرہ قطرہ رواحہ کی سانسیں خود میں
انڈیلنے لگا اسے جب لگا رواحہ سانس نہیں لے پار ہی تو وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی
بخشتا اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

کمرے کے معنی خیز خاموشی میں دونوں کی دھڑکنیں عجیب ہی شور برپا کیے ہوئے
تھیں۔۔۔۔۔ اب تو پتا چل گیا نہ جان من تم کس کی ہو۔۔۔۔۔
تو آئندہ مجھے خود سے دور بھیجنے کی کوشش بالکل بھی نہ کرنا تمہارے لیے اچھا نہیں
ہو گا۔۔۔۔۔ چلو آج کے لیے اللہ حافظ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔ وہ موبائل اس
کے اوپر پھینکتا اسے آنکھ و نک کرتا وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔۔
میزن آریان شاہ یہاں پر وہ ویڈیو ڈلیٹ کرنے آیا تھا رواحہ نے اپنا موبائل اٹھا کر
جلدی سے گیلری اوپن کی جہاں ویڈیو کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔۔۔
بہت چالاک ہو تم آریان شاہ لیکن میں نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہوئی وہ
غصے سے موبائل بیڈ پر پٹک کر خود لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں جانے کے بعد وہ شاور لے کر فریش ہو کر باہر نکلا ہی تھا جب وہ دونوں دھرام سے آگے پیچھے اس کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

کہاں منہ ماری کرنے لگ گئے تھے دونوں جو آنے میں اتنا وقت لگا دیا۔۔۔۔۔ اس نے مرر کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں کو برش کرتے ان سے پوچھا۔۔۔۔۔

آریان مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے،،،،، عالیان نے جلدی سے بات کا آغاز کیا وہ نہیں چاہتا تھا اس معاملے میں ذرا سی بھی دیر ہو اور وہ معصوم اتنی تکلیفیں اور برداشت کرے۔۔۔۔۔

ایزال سے نکاح ہو جانے کے بعد وہ اس کے تایا کے بارے میں انفارمیشن لینے کے بعد اس سے ایزال پر کیے گئے ہر ستم کا بدلہ لینے والا تھا۔۔۔۔۔

ہممم بولو اس کو سنجیدہ دیکھ کر آریان بھی سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

آریان تمہیں پتا ہے آج جب ہم تینوں کا سامان لے کر ہم دونوں واپس آرہے تھے تو عون نے راستے میں پارک میں بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر گاڑی روک دی اور اس کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔

[illegible]

کل وہ دونوں ہمیں اسی پارک میں ملیں گی جس میں آج ملیں تھیں میں بھی وہاں جاؤں گا اسے شاہ مینشن لے کر آؤں گا اور پھر اس سے نکاح کر کے اسے یہیں پر رکھوں گا۔۔۔۔

تم بس باقی گھر والوں سے بات کر لو اور نکاح کی تیاریاں کر لو۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کل میرے ساتھ رواحہ بھابھی بھی پارک میں جائیں اگر وہ ساتھ ہوں گی تو وہ دونوں لڑکیاں ڈریں گی نہیں ہمارے ساتھ آنے کو تیار ہو جائیں گی۔۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو رواحہ بھی تمہارے ساتھ جائے گی اگر تم کہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔۔۔۔ آریان شاہ نے اسے بے فکر کیا۔۔۔۔

نہیں یار تم اور عون یہیں پر رہ کر باقی کی تیاریاں دیکھنا میں کل سکیورٹی بھی کافی ٹائٹ کروادوں گا ایزال کی گمشدگی کے بعد اس کا تیا بلکل بھی چپ نہیں بیٹھے گا۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم دونوں ریست کرو میں باقی لوگوں سے بات کر کے آتا ہوں آریان ان کو ریست کرنے کا کہہ کر خود باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

دھیان سے آریان آج میں پینٹ لے کر نہیں آؤں گا عون جوان سب میں تب سے خاموش بیٹھا تھا اب اسے رواحہ کے پاس جاتے دیکھ بول پڑا۔۔۔۔۔

تم پینٹ نہ لے کر آنا لیکن میں کشوہ کو کہہ دوں گا وہ تمہارے لیے فیڈر لے کر آئے آریان نے بھی مڑ کر حساب برابر کیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

ان سب میں واحد عالیان تھا جسے کسی بھی چیز سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ صرف اور صرف ایزال کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ ایزال کی تکلیف اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ داجی سے بات کرنے کے بعد اب رواحہ کے کمرے میں گیا تھا جہاں وہ نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ لگتا ہے یہ لڑکی بھنگ پی کر سوتی ہے جو اسے اس پاس کا بھی ہوش نہیں رہتا آریان اس کے روم کی ونڈو بند کرنے کے بعد واپس اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

روحہ اوپن یور آئیز،،،، وہ رواحہ کے اوپر جھکے چہرے پر سے اس کے بال سائیڈ پر کر کے اسے جگانے لگا۔۔۔۔۔ لیکن وہ تھی کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

رواحہ اوپن یور آئیز،،،، اسے کروٹ لیتا دیکھ آریان کو اس پر غصہ آنے لگا تھا
----- اسے ایک دوبار آوازیں دینے کے بعد اب آریان اسے اپنی بانہوں میں
بھر چکا تھا اور قدم واشروم کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

واشروم کے اندر اسے لانے کے بعد آریان نے لائیٹ آن کی اور دروازہ لاک
کیا۔۔۔۔۔ وہ اسے نیچے اتارے اس کی کمر میں بازو حائل کیے شاہور آن کرتے اسے
نیچے اتار چکا تھا۔۔۔۔۔

اپنے اوپر پانی گرنے کی وجہ سے روحہ ہوش میں آئی لیکن نظر جیسے ہی سامنے
کھڑے آریان پر پڑی اس کے چودہ طبق روشن ہوئے۔۔۔۔۔
تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ روحہ نے اس سے دور ہونا چاہا۔۔۔۔۔
وہ میرا دل نہیں لگ رہا تھا اکیلے میں اس لیے سوچا تھوڑا بیوی سے پیار کر آؤں وہ اسے
کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اسکی تھوری کونز می سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا
----- اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے کے بعد آریان کی نظریں اسکی شفاف سفید

گردن پر پھسلتے پانی کے قطروں پر گئی جو سفید موتیوں کی صورت اختیار کیے ہوئے تھے۔۔۔۔ آنکھوں میں خمار لیے وہ ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتا اچانک سے اپنے دھکتے لب اسکی شہ رگ پر رکھ گیا۔۔۔۔

آریان لیومی،،، یہ کیا کر رہے ہو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو تم گئے تھے وہ اس کی جسارتوں کو بڑھتا دیکھ منمنائی۔۔۔۔۔

یہ منمنانا بند کرو اور مجھے سکون سے اپنا کام کرنے دو وہ سر دلہے میں سرگوشی کرتا اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا گیا رواجہ نے اپنی سسکی روکی۔۔۔۔۔

میں چاہنے کے باوجود بھی تم سے نفرت نہیں کر پار ہا میرا دل ہر وقت تمہاری قربت کے لیے مچلتا ہے۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے تم ہر وقت میرے ارد گرد رہو آریان نے نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا۔۔۔۔۔

میں بہت جلد اس دشمن کا پتلا گاؤں گا اور اسے ایسی سزا دوں گا جو وہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔۔۔۔ اس انسان کی وجہ سے مجھ تم سے اتنے سال دور رہنا پڑا۔۔۔۔۔

آریان اس کا رخ دیوار کی جانب کیے اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا اس کی سخت پناہوں میں رواحہ جی جان سے لرزی۔۔۔۔۔

اگر دوبار مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو وہ حشر کروں گا میں تمہارا جو تمہاری ننھی سی جان برداشت نہیں کر پائے گی رواحہ نے ایک بار پھر اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

تب ہی وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں لیے اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور ایک بار پھر اس کا رخ اپنی جانب کیے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر قدم واپس سے بیڈ روم کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے اسے بیڈ پر لٹائے خود اس پر جھک آیا۔۔۔۔۔ اور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو اس کے دیکھنے پر جلدی سے اپنا چہرہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر آریان شاہ کے ہونٹوں کو خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا

۔۔۔۔۔

جوشِ نرم کے مارے اپنی آنکھیں جھکا گئی آریاں اس کی حرکت پر جی جان سے فدا
ہوتے ایک بار پھر اس کے گلابی ہونٹوں پر جھکا اور وہاں اپنا دھکتا لمس چھوڑنے
لگا۔۔۔۔۔ وہ رواحہ کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں نچھاور کرتے اسے بے بس کر چکا تھا

وہ بھی اس کی قربت میں پگھلتی اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی اور ایک خوبصورت سی رات اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔

صبح موبائل پر ہوتی بیل کی وجہ سے آریان کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر اپنے ساتھ لیٹی
رواحہ پر گئی جو اپنا ایک بازو اور ٹانگ اس پر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس کی طرف
دیکھتے آریان کے ہونٹوں کو خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔ لیکن ایک بار پھر موبائل پر ہوتی
بیل کی وجہ سے وہ بد مزہ ہوتا اس کی ٹانگ اور بازو دور کر تابیڈ سے نیچے اتر کر ونڈو کے
پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

کسے تکلیف ہے صبح صبح وہ بغیر نمبر دیکھے کال کٹ کر کے کال کرنے والے پر پھٹ پڑا
۔۔۔۔۔

تجھے کیا تکلیف ہے تجھے بھابھی کو آج لئے منانے کے لیے بھیجا تھا اور تو وہاں جا کر گھر
بسا کے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

حد ہے،، تجھے یاد بھی ہے کہ نہیں آج میرا نکاح ہے عالیان جو غصے میں بیٹھا تھا وہ بھی
اس پر پھٹ پڑا۔۔۔۔۔

ایک کمینہ خراٹے مار رہا ہے اور دوسرا بیوی کے پلو سے بندھا بیٹھا ہے بھیجتا ہوں میں
داجی کو تمہارے کمرے میں عالیان جو ساری رات سویا نہیں تھا صبح بھی جلدی سے
اٹھ کر ریڈی ہو چکا تھا ان دونوں کو مزے سے سوتا دیکھ جی جان سے جلا بھنا ہوا تھا
۔۔۔۔۔

آ رہے ہیں ہم کمینے پندرہ تک تم عون کو جگاؤ تب تک آریان نے کھٹاک سے کال کٹ
کی۔۔۔۔۔

رواحہ اس کمرے میں بہت سارے چوہے ہیں جلدی سے اٹھو ہمیں یہاں سے جانا
ہے رواحہ جو ساری رات اس کی شدتیں سہتی رہی تھی اب بھی آریان کے بلانے پر
آنکھیں نہیں کھول رہی تھی وہ اسے اٹھا کر بھی بیٹھا چکا تھا لیکن وہ بیٹھی ہوئی نیند میں
جھول رہی تھی۔۔۔۔۔

جب اسے کچھ سمجھ میں نا آیا کہ وہ اسے کیسے اٹھائے تو وہ اس کے کان میں چوہوں کا
نام لیتے چینخا۔۔۔۔۔

چوہوں کا سنتے رواحہ نے فٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھی اور پھر جلدی سے اٹھ کر
کھڑی ہوتی جمپ لگا کر آریان کی گردن میں بائیں ڈالے اس سے چپک چکی تھی
۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر آریان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ڈٹ کر آریان شاہ کا مقابلہ کرنے والی
رواح چوہوں سے ڈرتی ہے۔۔۔۔۔

سیر یسلی رواحہ تم چو ہوں سے ڈرتی ہو آریان نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

آہہہہہہہ یہ کیا، کیا جنگلی بلی اسے خود پر ہنستا دیکھ رواحہ نے اس کی گردن پر زور سے

کاٹا۔۔۔۔۔

رواحہ میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔۔۔۔ آریان اسے ویسے ہی گود میں لیے بیڈ پر بیٹھ گیا اور پھر شروع سے لے کر آخر تک ساری بات اسے بتا ڈالی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ یہیں پر رکیں میں جلدی سے فریش ہو کر آتی ہوں جہاں پر سوال
ایک معصوم لڑکی کی زندگی کا ہو گا رواحہ اپنی زندگی داؤ پر لگا کر بھی اس کی مدد کرے
گی رواحہ اسے ہامی بھرتی جلدی سے فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

دروازے پر ہوتی دستک پر آریان نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور دروازے کے باہر کھڑے انگڑائیاں لیتے عون سے جلدی سے اپنے کپڑے لے کر

آنکھ و نک کرتا دروازہ بند کر گیا اور جلدی سے لے کر ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

دونوں تیار ہو کر ایک ساتھ باہر گئے اور پھر عالیان رواحہ اسی پارک کی جانب چل دیے جہاں پر کشوہ اور ایزال نے آنا تھا جبکہ پیچھے سے عون اور آریان نکاح کی تیاریاں کرنے لگے۔۔۔۔۔

جبکہ نوشیبہ بیگم دلہن کے لیے اچھا سا نکاح کا جوڑا لینے جا چکیں تھیں کیونکہ انہیں عالیان بھی اپنے بچوں کی طرح ہی عزیز تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!!!! ہائے لٹل ڈول کیسی ہو کشوہ اور ایزال بیچ پر بیٹھی ہوئی تھیں جب انہیں اپنے پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

دونوں نے رخ موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا تو انہیں کل والے لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی بھی دکھائی دی۔۔۔۔۔

جبکہ وہاں پر ایک لڑکے کو دیکھ ایزال کانپتے ہوئے کشوہ کے ساتھ چپک چکی تھی
رواحہ کو اس معصوم سی لڑکی پر لے ساختہ ہی پیار آیا تو وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اس
کے دونوں ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔۔

ہے لٹل ڈول تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اب میں آگئی ہوں نا میں آپ کو
آپ کے گندے تایا تائی اور ان کے بچوں سے بہت دور لے جاؤں گی۔۔۔۔۔
پھر نہ ہی وہ آپ کو ٹچ کریں گے نہ ہی ماریں گے روحہ نے اس کے ہاتھ سہلاتے اسے
دلا سہ دیا۔۔۔۔۔

روحہ کی بات سن کر اس نے ایک پل کے لیے اپنا چہرہ اوپر کیا لیکن پھر روحہ کے
ساتھ ایک لڑکے کو کھڑا دیکھ کے ڈر کے اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔
ایزال میری جان تمہیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بہت اچھے ہیں یہ
ہماری مدد کریں گے تمہارے گندے تایا تائی کو پنیش کرنے میں کشوہ نے محبت سے
اسے اپنے گلے لگایا۔۔۔۔۔

لٹل ڈول تمھاری فرینڈ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے ہم یہاں پر تمھاری ہیلپ کرنے آئے ہیں اور تمھیں پتا ہے ہمارے ساتھ یہ انسپکٹر انکل بھی ہیں یہ تمھارے گندے تایا کو بہت ماریں گے۔۔۔۔۔

پتا نہیں ان سب کو میں انکل کہاں سے دکھائی دیتا ہوں عالیان منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔

لٹل ڈول آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو وہاں پر نہ ہی کوئی تمھیں ٹچ کرے گا اور نہ ہی مارے گا تم سارا دن میرے ساتھ رہو گی ہم بہت ساری مستی کریں گے۔۔۔۔۔

رواحہ کی باتیں سن کر وہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی اب وہ چہرہ جھکانے کی بجائے چہرہ اٹھا کر اس کی باتیں سن رہی تھی ان سب میں اس نے ایک بار بھی عالیان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن عالیان کی نظریں تب سے ہی اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا جلدی سے ان دونوں کا نکاح ہو جائے اور وہ اس موم کی گڑیا کے تمام تردد کھ درداپنے اندر سمیٹ لے۔۔۔۔۔

یہ آپنی ٹھیک کہہ رہی ہیں کشوہ تم اب ان کے ساتھ ان کے گھر ہی رہو گی اب بھی ہم ان کے ساتھ ان کے گھر جا رہے ہیں کشوہ کو ان کا زیادہ دیر وہاں ٹھہرنا ٹھیک نالگا تو وہ ان دونوں کو اشارہ کرتی ایزال کو لے کر عالیان کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

عالیان آگے بیٹھا کارڈرائیو کر رہا تھا جبکہ کشوہ اور رواحہ ایزال کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھیں باتیں کرنے میں مگن تھیں۔۔۔۔۔

وہ لوگ گھر پر پہنچے تو نکاح کی تمام ترتیا ریاں مکمل ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔

رواحہ کشوہ اور نوشیبہ بیگم ہی ایزال کے پاس تھیں باقی سب مرد اپنے اپنے کمروں میں تھے عالیان مردوں کو لے کر ایزال کے ڈر کے بارے میں انہیں بتا چکا تھا

۔۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت ایزال کا پینک ہونا فورڈ نہیں کر سکتے تھے اس لیے سب اس سے دور دور ہی تھے کوئی بھی اس کے قریب نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ لو بیٹا یہ تم تینوں کے ڈریسز ہیں ایزال کو ریڈی کرنے کے بعد تم دونوں خود بھی ریڈی ہو جانا مجھے تھوڑے سے کام ہیں میں وہ دیکھ لوں نوشیبہ بیگم انہیں ڈریسز تھا کر خود کچن کی جانب چلی گئیں۔۔۔۔۔

جبکہ رواحہ اور کشوہ ایزال کو لے کر ایک کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔ جہاں پر کسی بھی مرد کا آنا جانا نہیں تھا۔۔۔۔۔

بے بی پینک کلر کے بھاری لہنگے میں سائیڈ سے مانگ نکالے بالوں کی سٹائلس چوٹی بنائے میک اپ کے نام پر ہلکی سی لیپسٹک لگائے ایزال نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ رواحہ بھی پیچ کلر کی فراک پہنے ساتھ بالوں کو کھلا چھوڑے آریان شاہ کا دل دھڑکانے کو تیار تھی۔۔۔۔۔

کشتہ بھی پر پل کلر کی فراک پہنے ساتھ بالوں کی چٹیا کیے اس پر پھول لگائے اپنے من موہ روپ کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

میک اپ کے نام پر تینوں نے بس ہلکی سی لیسٹک لگا رکھی تھی۔۔۔۔

وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھیں تبھی نوشیبہ بیگم نے کمرے میں آتے ان تینوں کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔

مولوی صاحب آگئے ہیں ایزال بیٹا چلیں نوشیبہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے کھڑا کرتے کندھوں سے تھاما لیکن وہ ڈر کے کشتہ کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ یہ بھی مجھے ماریں گی ایزال کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اسے لگا تھا نوشیبہ بیگم بھی اسے اس کی تائی کی طرح ماریں گی۔۔۔۔

نہیں ایزال یہ آنٹی تو بہت اچھی ہیں یہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہیں گی انفیکٹ یہ جو پیارے پیارے کپڑے ہم نے پہنے ہوئے ہیں ہمیں یہ بھی انہوں نے ہی لا کے دیے ہیں۔۔۔۔

اگر گندی ہوتی یہ آنٹی تو تائی کی طرح تمہیں اپنی بیٹی کے اتارے ہوئے گندے کپڑے دیتی لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ یہ بہت اچھی ہیں کشوہ نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔

آپ سچی میں ہمیں نہیں ماریں گی نا ہمیں بہت پین ہوتا ہے ایزال نے نوشیبہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے یقین دہانی چاہی۔۔۔۔۔

سچی میں بیٹا میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی بلکہ تمہیں بہت سارا پیار دوں گی کیونکہ اب تم بھی میری بیٹی ہو ایزال کی باتیں نوشیبہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو لے آئیں۔۔۔۔۔

ایک دفع یہ نکاح ہو جائے اس کے بعد تمہاری تائی سے بھی ذرا دعا سلام کر کے آنے کا ارادہ ہے میرا ایزال کی باتیں سن کر رواحہ کا غصے سے پارا ہائی ہوا۔۔۔۔۔

ارادہ تو میرا بھی ہے دو دو ہاتھ کرنے کا پہلے میں ایزال کے لیے چپ تھی لیکن اب وہ سیو ہے تو جب بھی آپ ان سے سلام دعا کرنے جائیں مجھے بھی ساتھ لے جائیے گا کشوہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔۔۔

اس نے بھی ان لوگوں سے بہت سارے حساب برابر کرنے تھے۔۔۔۔۔

آپ سب انہیں ماریں گے تو انہیں پین ہو گا ایزال معصومیت سے بولی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر رواحہ کو اس پر ڈھیروں سارا پیار آیا کتنی معصوم تھی وہ اس لیے وہ جلدی سے آگے بڑھ کر ایزال کے گال چٹا چٹ چوم گئی۔۔۔۔۔

اس کی حرکت پر ایزال کے گال بلش کرنے لگے۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہاٹل ڈول تم بلش کر رہی ہو رواحہ نے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

روحہ کی بات پر وہ شرما کر نوشیبہ بیگم کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔

جبکہ ایزال کی اس حرکت پر رواحہ اور کشوہ نے اپنا منڈ آنے والا قہقہہ روکا۔۔۔۔۔

اب چلیں نیچے،،،، نوشیبہ بیگم نے اسے اپنے گلے سے الگ کیا۔۔۔۔۔

نیچے بہت سارے انگلز ہوں گے وہ مجھے ٹچ کریں گے مجھے ڈرتی کریں گے مجھے نہیں جانا نیچے وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلی۔۔۔۔۔

دیکھو ایزال پہلے تم اکیلی تھی اب ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔۔

جو کوئی بھی تمہاری طرف آئے گا میں اور رواحہ آپي مل کر اس کی خوب پٹائی کریں
گے۔۔۔۔۔

تمہیں تو پتا ہی ہے میں کتنی اچھی پٹائی کرتی ہوں کشوہ نے اسے بہلایا اور اس کے سر
پر گھونگھٹ دیا۔۔۔۔۔

دیکھو ایزال میں نے تمہارے سر پر گھونگھٹ بھی اوڑھا دیا ہے اب کوئی بھی تمہیں
دیکھ نہیں پائے گا۔۔۔۔۔

ایزال کو ایک سائیڈ سے رواحہ جبکہ دوسری سائیڈ سے نوشیبہ بیگم تھامے ہوئے تھیں
جبکہ کشوہ آگے آگے چلتی اس کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

وہ تینوں جیسے جیسے چل کر آرہی تھیں ان تینوں کا دل دھڑکا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ان تینوں کی نظریں تو ان سے اٹھنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔۔

عالیان ایزال کو گھونگھٹ کے اندر سے ہی امیجن کر چکا تھا وہ کتنی پیاری لگ رہی ہوگی۔۔۔۔

وہ تو سادگی میں بھی عالیان کا دل دھڑکا جاتی تھی لیکن آج تو وہ پنک کلر کے ڈریس میں اور بھی زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ ڈریس اسی کے لیے ہی بنایا گیا ہو رواجہ اور نوشیبہ بیگم نے اسے لا کر عالیان کے سامنے والے صوفے پر بٹھا دیا۔۔۔۔

ایزال کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس بات کی گواہ تھی کہ وہ اندر سے کس قدر ڈر رہی ہے۔۔۔۔

ایزال وحید ولد وحید آپ کا نکاح عالیان اکرم ولد اکرم سے سکھ رائج الوقت حق مہر پچاس لاکھ طے پایا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

مولوی صاحب نے دور سے بیٹھے ہی ماتک میں اس سے پوچھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کے ڈر کو مد نظر رکھتے ہوئے عالیان نے کسی بھی مرد کو اس کے قریب جانے سے روکا ہوا تھا۔۔۔۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

نوشیبہ بیگم کے اس کے سر پر ہاتھ رکھنے اور کشوہ کا ہاتھ پکڑنے پر اسے تھوڑا حوصلہ ملا تو اس نے جلدی سے قبول ہے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ ولد توحید پر داجی، نوشیبہ بیگم، آریان، رواحہ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایزال سے پوچھنے کے بعد مولوی صاحب نے وہی کلمات عالیان کے لیے دہرائے تو اس نے بھی جلدی سے قبول ہے کہا۔۔۔۔۔

نکاح کا مرحلہ طے پاتے ہی سب نے ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارکباد دی

۔۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کے جانے کے بعد ایزال کو بھی آج مضبوط سائبان مل چکا تھا جس نے
اسے تحفظ دینا تھا دنیا کی نظروں سے بچا کے رکھنا تھا۔۔۔۔۔
عالیان نے ایک بار پھر سے ایزال کی طرف دیکھا جواب بھی کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔
اب تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ایزال کیونکہ اب تم ایزال وحید نہیں ایزال
عالیان ہو۔۔۔۔۔

Kya Jane Kyun Hota Hai Yun

Sabse Juda Apna Junoon

Apni Apni Dhun Mai Sare Gum

Gali Gali Nagar Nagar

Ataq Rahi Nahi Nazar

Mere Dil Tum Ho Sirf Tum

Tu Aja Meri Ankhiyon Mein

Kithe Hur Na Nazar Lag Jave

Mangu Tujhe Rab Se Mein

Tujh Bin Ye Umer Cut Jave

Tu Aja Meri Ankhiyon Mein

Kithe Hur Na Nazar Lag Jave

Tu Mere Dil Mein Bas Ja Ve

Duur Hove To Fikar Lag Jave

Mere Dil Tum Ho Sirf Tum

Mere Dil Tum Ho Sirf Tum

تمہارے ساتھ اب میں ہوں تمہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا اب تم محفوظ ہو اور بہت
جلد میں تمہارا یہ ڈر ختم کر کے تمہیں بہادر بناؤں گا۔۔۔۔
عالیان نے اس کی طرف دیکھ کر سوچا تھا۔۔۔۔

چلو لٹل ڈول میں تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑ دوں کب سے بیٹھی ہو تھک گئی ہو گی عالیان کے اشارہ کرنے پر رواحہ اس کے پاس جا کر رکی۔۔۔۔۔

ایزال تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو تم نوشیبہ آنٹی اور رواحہ سے بلا جھجک کہہ دینا۔۔۔۔۔

وہ پولیس والے انکل بھی بہت اچھے ہیں تمہارا بہت خیال رکھیں گے تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو کوئی پریشانی ہو تو تم ان سے بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔

اور ہاں اب میں چلتی ہوں تم اپنا بہت سارا خیال رکھنا میں بیچ بیچ میں تم سے ملنے آتی رہی ہوں کشوہ آگے بڑھ کر اس کے گلے لگی۔۔۔۔۔

اللہ حافظ،،، کشوہ جانے لگی تھی جب پیچھے سے کوئی اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔۔ کشوہ نے مڑ کر دیکھا تو ایزال اس کے دونوں ہاتھ تھام کر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

پلیز کشوہ مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔۔۔۔۔ مجھے یہاں اکیلا نہیں رہنا تم بھی میرے ساتھ رہو مجھے ڈر لگتا ہے اس کی آواز میں واضح نمی گھلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ایزال میں یہاں کیسے رک سکتی ہوں یہ تمہارا سسرال ہے اور ویسے بھی میں نے کہا نا کہ میں تم سے ملنے آتی رہوں گی۔۔۔۔۔

کشوہ نے اسے سمجھایا،،،، لیکن کشوہ تم نے مجھ سے پراس کیا تھا تم مجھے اکیلا نہیں چھوڑو گی ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی۔۔۔۔۔

میں نے یہ شادی بھی اس لیے ہی کی تھی تم نے کہا تھا تم بھی میرے ساتھ یہاں رہو گی اب تم اپنی بات سے پلٹ رہی ہو ایزال کا جسم واضح ہلکورے کھا رہا تھا۔۔۔۔۔ سویت گرل میں ہوں تمہارے ساتھ یہاں پر تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ نا ہی کسی سے ڈرنے کی ضرورت ہے عالیان اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔ نہیں دور رہیں آپ مجھ سے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا عالیان کے آگے بڑھنے پر وہ جلدی سے کشوہ کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔

اف جتنا آسان یہ سب لگ رہا تھا اتنا ہے نہیں مجھے نہیں لگتا جلدی ایزال کے دل سے یہ ڈر نکل پائے گا وہ تو مجھے اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتی اس کو کشوہ کے پیچھے چھپتا دیکھ عالیان پریشان ہو گیا۔۔۔۔۔

کشوہ وہ اتنا کہہ رہی ہے تو تم یہاں پر رہ لو کچھ دنوں میں جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تو چلی جانا عالیان نے اس کے سامنے جاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں عالیان بھائی میں یہاں نہیں رک سکتی میرا بھائی مجھے کبھی بھی آپ کے گھر میں رکنے کی اجازت نہیں دے گا اور پھر پتا نہیں ایزال کب تک ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

میں خود بھی چاہتی ہوں اس کے پاس رکنا لیکن میرے لیے یہ سب ممکن نہیں ہے میں کیسے اتنے دن کسی کے گھر رہ سکتی ہوں کشوہ کو اتنے دن وہاں رکنا ٹھیک نہ لگا۔۔۔۔۔

پلیز کشوہ اس وقت تم ایزال کی حالت کے بارے میں تو سوچو وہ بالکل بھی تمہارے بغیر نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

اوپر سے پتا نہیں تم نے اور رواحہ بھابھی نے میری معصوم سی بیوی کو کتنے لالچ دیے ہیں یہ نکاح کرنے کے لیے عالیان سے ایزال کی سسکیاں برداشت نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ ایزال سے گلے ملتی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر آگے بڑھ گئی جبکہ کشوہ کا ایزال کا ہاتھ چھوڑ کر جانے پر ایزال دھرام سے نیچے زمین پر گری تھی۔۔۔۔۔

رواحہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

مسٹر عون مجھے پتا ہے اس وقت میں جو تم سے کہنے لگی ہوں اس کے بعد تم مجھے کوئی پاگل ہی سمجھو گے لیکن اس وقت تمہیں یہ سب کہنا میری مرضی نہیں میری مجبوری ہے۔۔۔۔۔ عون کو اس کی باتیں سمجھ میں نا آئیں۔۔۔۔۔

میں اس وقت نہ تو اپنی دوست کو اکیلا چھوڑ سکتی ہوں اور نا ہی بغیر کسی رشتے کے اس گھر میں رک سکتی ہوں اس لیے میں تم سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں وہ بالکل سنجیدگی سے بول رہی تھی جبکہ وہاں پر کھڑے تمام لوگوں کو اس کی باتیں سمجھ میں نہیں آرہی تھیں۔۔۔۔۔

مسٹر عون کیا تم مجھ سے نکاح کرو گے؟؟؟ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔۔ اس کی باتیں سن کر عون نے جلدی سے ہوش میں آتے اپنے منہ پر دو تین تھپڑ لگائے آیا وہ جو سن رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہے یا اس کے کان بج رہے ہیں۔۔۔۔۔

ایک نمبر کا لنگور ہے یہ انسان اگر میری مجبوری نہ ہوتی تو میں کبھی بھی اس لنگور کو مجھ سے نکاح کرنے کو نا کہتی اس کی حرکت پر کشوہ نے سوچا۔۔۔۔۔

میں تم سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں میری چوٹی۔۔۔۔۔ مطلب میری ہونے والی خوابوں کی ملکہ جی عون نے جلدی سے اپنا جملہ درست کیا کہیں وہ نکاح کرنے سے منع ہی نا کر دے۔۔۔۔۔

عون کو اور کیا چاہیے تھا اس کی دلی خواہش پوری ہو رہی تھی اس نے جو مانگا تھا وہ اسے مل رہا تھا۔۔۔۔۔

عون نے باقی سب کی طرف دیکھا جن کے چہروں کی مسکراہٹ بتا رہی تھی وہ اس نکاح کے لیے رضامند ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں ماما بابا کو سب سمجھا کر انہیں کال کر کے یہیں پر بلا لیتی ہوں سب کی رضامندی ملنے پر وہ موبائل نکال کر تھوڑا سا سیڈ پر چلی گئی اور اپنے گھر والوں کو کال کرنے لگی۔۔۔۔۔

ماما بابا کہہ رہے ہیں وہ لوگ آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے وہ کال کٹ کر کے واپس سے زمین پر بیٹھی ایزال کے پاس آئی اور باقی سب کو بتانے لگی۔۔۔۔۔

اففف ایزو چیونٹی جتنا دل ہے تمہارے اندر کیسے دھرام سے نیچے گری ہوا گر کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی تو تمہارے شوہر نے تو مجھے جیل میں ہی بند کر دینا تھا کشوہ نے اسے زمین سے اٹھا کر کھڑا کیا اور پھر اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

پتا نہیں یہ سویٹ گرل رات کو کیا کرے گی۔۔۔۔۔ کہیں مجھے کمرے میں دیکھ کر بیہوش ہی نہ ہو جائے عالیان کو رات کی فکر ہونے لگی۔۔۔۔۔

مولوی صاحب کو آریان پہلے ہی آدھے راستے سے واپس بلوا چکا تھا اس آدھے گھنٹے کے دوران عون کے کمرے کو بھی ڈیکوریشنز والوں کو منگوا کر ڈیکوریٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ عالیان کا کمرہ تو پہلے ہی ڈیکوریٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ کے گھر والوں کے آجانے کے بعد سب سے ملنے جلنے کے بعد کشوہ اور عون کے نکاح کا مرحلہ بھی طے پایا گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کشوہ ندیم سے کشوہ عون بن چکی تھی۔۔۔۔۔

چونکہ کشوہ کے گھر والے بچپن سے ہی کشوہ اور ایزال کی دوستی کے بارے میں جانتے تھے تو اس نکاح میں زیادہ رکاوٹیں نہیں آئیں اوپر سے عون کے بیک گراؤنڈ کے بارے میں بھی وہ اچھے سے جانتے تھے۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیٹا دونوں دلہنوں کو ان کے کمروں میں چھوڑ آؤ داجی نے ان کے تھکنے کے احساس سے کہا۔۔۔۔۔

رکیں داجی اگر سب کے یہاں پر نکاح ہو رہے ہیں تو مجھے بھی رخصتی چاہیے۔۔۔۔۔
آریان نے بھی موقع پر چوکا مار ڈالا۔۔۔۔۔

بیٹا جی تمہیں کونسا کسی رخصتی کی ضرورت ہے تم تو ویسے بھی دن رات میری پوتی کے کمرے میں ہی پائے جاتے ہو داجی نے اسے شرمندہ کرنا چاہا لیکن وہ آریان شاہ ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے بلکہ وہ تو ڈھیتوں کی طرح مسکرا دیا۔۔۔۔۔

داجی اپنی بیوی کے کمرے میں ہی ہوتا ہوں کونسا غیروں کی بیوی کے کمرے میں ہوتا ہوں۔۔۔۔۔

داجی مجھے رخصتی نہیں چاہیے رواجہ تنک کر بولی۔۔۔۔۔

رخصتی تو تمہارے اچھے اچھوں کی بھی ہوگی وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اسے اپنی گود میں تھام گیا اور داجی کے سامنے اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

داجی کی طرف سے اجازت ملتے ہی وہ جلدی سے رواجہ کو لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے داجی ماما اور باقی سب کیا سوچ رہے ہونگے رواجہ کو اس کی حرکت پر غصہ آیا۔۔۔۔۔

جو بھی سوچتے ہیں سوچیں مجھے فرق نہیں پڑتا آریان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان دونوں پر پھولوں کی پتیوں کی برسات ہوئی آریان پہلے ہی ساری سیٹنگ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

آریان اسے بیڈ پر لٹانے کے بعد دروازہ بند کر کے واپس پلٹا تو اس کی نظر سامنے بیٹھی
رواحہ پر گئی۔۔۔۔

جس کے چہرے پر سرخی کے رنگ جھلک رہے تھے۔۔۔۔

اس کے چہرے پر سرخی دیکھ کے آریان کی آنکھوں میں چمک اتر آئی۔۔۔۔۔

اسے بیڈ کی طرف بڑھتا دیکھ روحہ سائیڈ لے گئی وہ جلدی سے شرٹ اتار کر دور
اچھالتا تیز قدم لیتا بیڈ پر گیا اور پیچھے سے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے کر اسکی
گردن میں جھک کر اسکی خوشبو خود میں اتار تا گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔۔۔
روحہ اس کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کر کے اس کی گرفت میں کسمائی
۔۔۔۔۔

آریان مجھے باہر جانا ہے پلیز،،،، روحہ اس کی گرفت میں منمائی۔۔۔۔۔

اس کا جان لیوا لمس روحہ کے اندر سنسنی سی دوڑا گیا۔۔۔۔۔

آریان کا جان لیوا لمس اسے لرزنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی گرفت سے نکلنا چاہ رہی تھی لیکن آریان اس پر اپنا گھیرا تنگ کیے ہوئے تھا

آریان نے اس کے ہونٹوں پر اپنا شدت بھرا لمس بکھیرتے ہاتھ پیچھے اس کی کمر پر لیجا کے اس کی فراق کی دوڑیوں کو کھول ڈالا۔۔۔۔۔

آریان پلیز چھوڑو نا مجھے باہر جانا ہے،،،،

شٹ اپ رواحہ تمہیں پتا ہے نا مجھے اپنے کام میں مداخلت بالکل بھی پسند نہیں ہے

لیکن تم ہر وقت جب بھی میں تمہارے قریب آتا ہوں میرے کام میں مداخلت پیدا کرتی ہو۔۔۔۔۔

آریان نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کی کان کی لو کو اپنے دانتوں سے زور سے کاٹا۔۔۔۔۔

روحہ کے منہ سے سسکاری سی برآمد ہوئی اس نے ایک بار پھر آریان کی گرفت سے نکلنا چاہا تب ہی وہ اسے سوچنے سمجھنے کا کوئی بھی موقع دیے بغیر اس کے ہاتھوں کی

انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور وہاں اپنی شدتیں لٹانے لگا۔۔۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں اپنی سانسوں میں اس کی سانسیں الجھا چکا تھا۔۔۔۔۔

آریان کو اپنے ہونٹوں سے گردن تک کا سفر کرتے دیکھ رواحہ نے کچھ کہنے کے لیے اپنے لب واکے تب ہی وہ اس کے ہونٹوں پر ایک بار پھر سے جھک کر اسے خاموش کر وا گیا۔۔۔۔۔

آج رواحہ کچھ بھی نہیں بولو بس خاموش رہو اور ان لمحوں کو محسوس کرو وہ اس کے کندھوں سے فراک ہٹاتا وہاں پر اپنا جنونیت بھرا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

ازل سے نکلا ہوں، حدِ ابد میں آگیا ہوں

شمار میں جو نہیں، اس عدد میں آگیا ہوں

تمہارا خرچِ محبت تھی! اور اسکے عوض

میں تیرے ہاتھ، مُنافع کی مد میں آگیا ہوں

دُرو پڑھ کے تُو میری جہیں پہ بوسہ دے
ناجانے پھر سے میں، کس نظر بد میں آگیا ہوں
جو دوسرا کوئی ہوتا تو معذرت کرتا
مجھے بچا کہ، میں خود اپنی زد میں آگیا ہوں
چراغ سب نے جلانے مگر نہ بات بنی
میں خود ہی چل کے، اندھیروں کے رد میں آگیا ہوں
حساب دُنیا و دیں ختم ہو گیا ہے یہاں
میں تیری گود میں ہوں یا لحد میں آگیا ہوں
آریانِ رواحہ کے ہونٹوں کو آزادی بخشا اٹھ کر کبرڈ کی طرف گیا اور اس میں سے
ایک پیکٹ لا کر رواحہ کے سامنے کیا۔۔۔۔۔
روحہ نے سوالیہ نظروں سے اس پیکٹ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔
یہ لورواحہ یہ پہن کر آؤ،،،،

لیکن اس میں ہے کیا رواجہ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

نائی ہے اس میں جلدی سے اٹھو اور پہن کر آؤ انداز حکم دینے والا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں پہن سکتی اس نے دوبارہ سے لیٹتے ہوئے منع کیا۔۔۔۔۔

اگر تم وہ بیہودہ ڈریسز اتنے لوگوں کے سامنے پہن سکتی ہو تو یہ نائی اپنے شوہر کے سامنے کیوں نہیں پہن سکتی۔۔۔۔۔

جلدی سے اٹھو اور اسے پہن کر آؤ آریان آگے بڑھ کر اسے بیڈ سے کھینچ کر نیچے کھڑا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

کہیں میری شدتیں سہتے سہتے تو نہیں تھک گئی اس لیے تم سے نائی نہیں پہنی جا رہی کہو تو میں پہنا دوں آریان نے آنکھ ونک کرتے اسے بھڑکایا۔۔۔۔۔

جس کا اس پر اچھا خاصا اثر بھی ہوا وہ جلدی سے نائی کا پیکٹ چھین کر واشروم میں بند ہو گئی ورنہ کوئی بعید نہیں تھا آریان خود ہی اسے چنچ کر وادیتا۔۔۔۔۔

اس کے جانے بعد آریان خود آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ چینج کر کے جھجھکتے ہوئے باہر آئی تو آریان کی نظروں نے اس پر سے پلٹنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔

بلیک کلر کی سلولیس نائٹی اس کی میدے جیسی رنگت پر خوب بیچ رہی تھی۔۔۔۔۔
آریان آنکھوں میں خمار لیے اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اسے اپنی بانہوں میں بھرے بیڈ تک لایا۔۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹائے لائٹ آف کرتے وہ اس کے ہونٹوں پر پر حدت سالمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

وہ اپنی انگلیوں کی مدد سے اس کے کاندھے سے نائٹی کی ڈوری کو نیچے سرکائے وہاں پر بھی اپنا پر حدت لمس چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

کاندھوں سے ہوتے وہ اس کی گردن پر لمس چھوڑے اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

آج آریان شاہ نے اسے اپنی محبت کے پور پور سے بھگویا تھا۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم کشوہ کو کمرے میں بٹھانے کے بعد اب ایزال کو اس کے کمرے میں
چھوڑنے کے لیے گئی تھی۔۔۔۔۔

کشوہ گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی ہوئی تھی جب اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز
سنائی دی۔۔۔۔۔

آنے والے وقت کے بارے میں سوچ کر اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھگنے لگیں
۔۔۔۔۔

وہ اپنی شیر وانی اتار تا بیڈ تک آیا۔۔۔۔۔

اور بیڈ پر بیٹھ کر اسے سلام کیا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم! سویٹ ہارٹ کیسی ہو؟؟؟

وعلیکم السلام!!!! اس نے ہلکی سی آواز میں سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں اس ڈریس میں دیکھ تو رکھا ہے پھر اس سوگز کے پردے کی کیا ضرورت عون نے اس کا گھونگھٹ سائیڈ پر کرتے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

میں کونسا آپ کی منت کر رہی ہوں مجھے دیکھیں گھونگھٹ تو میں نے اس لیے کیا تھا کہیں آپ کی کالی نظر نا لگ جائے مجھے۔۔۔۔۔ وہ بھی کونسا کسی سے کم تھی۔۔۔۔۔
کشوہ کی بات سن کر عون کا منہ پورے کا پورا کھل گیا۔۔۔۔۔ اوئے لمبی چوٹی تم اپنے شوہر کو کالی نظر والا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔

اپنے ہونٹوں سے تمہارے ہونٹ سینا چاہتا ہوں،،،

میری سادگی دیکھو میں کیا چاہتا ہوں،،،،

(حورین فاطمہ)

عون نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے شعر پڑھا اس کا شعر سنتی کشوہ کانوں تک سرخ ہوئی۔۔۔۔۔

آئے ہائے میری شیرنی شرماتی بھی ہے میری معصوم آنکھوں نے کیا دیکھ لیا عیون نے
مزید اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

دیکھو کشوہ میں جانتا ہوں کن حالات میں ہمارا نکاح ہوا ہے لیکن ان سب کے باوجود
بھی میں تم سے اتنا کہنا چاہتا ہوں میں تم سے پہلی ملاقات سے ہی محبت کرتا ہوں
۔۔۔۔

اور پھر آج اللہ نے تمہیں میری قسمت میں لکھ دیا ہے۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں
میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔۔ ہمیشہ ہر قدم پر تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔۔
تم اپنے ہر غم خوشی میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔۔

کشوہ کو اپنا دل دھک دھک کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نا تھا کوئی
ایسا بھی ہو گا جو اس سے دیوانوں کی حد تک محبت کرے گا۔۔۔۔

آئی لو یو میری جان،،،، آج مجھے اجازت دو کہ ہم دونوں جانیں ایک ہو جائیں
۔۔۔۔

ہمارے بیچ میں کوئی فاصلہ نہ رہے۔۔۔۔

آج مجھے اجازت دو کہ میں تمہاری روح میں اتر کر تمہاری سانسوں میں اپنا نام لکھ کر
تم پر ہمیشہ کیلئے اپنی مہر ثبت کر دوں۔۔۔۔۔

تم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے میری ہو جاؤ۔۔۔۔۔ میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔
آج تم میرے پاس ہو تو مجھے لگتا ہے میں نے سب کچھ پالیا ہے۔۔۔۔۔

اب مجھے دنیا میں اپنی کرکٹ ٹیم کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ آخر میں وہ
شرارتی ہوا۔۔۔۔۔

اس کی باتیں سنتی کشوہ اپنی قسمت پر نازاں تھی اللہ نے کتنی محبت کرنے والا ہمسفر اس
کی قسمت میں لکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

عون نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تم صرف اور صرف میرے لیے بنائی گئی ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کے کندھوں
سے فراق ہٹاتا وہاں پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں آج اس قدر میں تمہیں خود میں سمیٹ لوں کہ پھر ہمارے بیچ کوئی ایسا لمحہ نہ آئے جو ہمیں ایک دوسرے سے دور کر دے یا پھر ہمیں ایک دوسرے سے دور ہونا پڑے۔۔۔۔۔

آج میں تمہاری روح میں اتر کر تمہاری سانسوں کو مہکنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں دیکھتا رہوں اور وقت یہیں پر تھم جائے۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں میری آنکھوں میں تمہارے لیے اور تمہاری آنکھوں میں صرف اور صرف میرے لیے چاہت ہو۔۔۔۔۔ میں تمہارے ان نرم و گداز لبوں کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

میں اپنی محبت کی خوشبو سے تمہارے تن من کو مہکنا چاہتا ہوں عون نے اجازت طلب نظروں سے اس کی طرف۔۔۔۔۔

عون نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں کو محبت سے چوما۔۔۔۔۔

کشوہ مجھے اجازت دو میں آج تمہیں پوری طرح سے اپنا بنالوں۔۔۔۔۔

میرے دو نمبری بندرانکار کی تو کوئی گنجائش ہی پیدا نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

آپ نے اپنے دل کے سارے راز میرے سامنے کھول کر رکھ دیے ہیں تو میں بھی آپ کو کچھ کہنا چاہتی ہوں وہ بہت جلد تم سے آپ تک کا سفر طے کر گئی۔۔۔۔۔

عون میرا بھی دل چاہتا ہے میں ہمیشہ آپ کی پہلی اور آخری محبت بن کر رہوں

۔۔۔۔۔

آپ کے میری زندگی میں آنے سے پہلے ناکوئی میری زندگی میں تھا نا ہی اب ہو گا

۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کی بن کر رہوں گی آپ کی محبت پر آپ کی زندگی پر صرف اور صرف میرا ہی حق ہو گا۔۔۔۔۔

آپ کو ساری زندگی کشوہ ہی تنگ کرے گی اس کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔۔۔

کسی اور نے آپ کو تنگ کرنے کی کوشش کی تو وہ تنگی کا ناچ ناچے گی۔۔۔۔۔

آپ وعدہ کریں آپ ہمیشہ میرے ہی رہیں گے آپ کی زندگی کے ہر ایک پل پر صرف اور صرف میرا ہی حق ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جس پر عون نے محبت سے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

دونوں کے اظہار کے بعد اب کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

عون نے آگے بڑھ کر اپنے دھکتے لب اس کی شہ رگ پر رکھے۔۔۔۔۔ اور اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا۔۔۔۔۔

عون نے اس کے چہرے کے ہر ایک نقش پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی اور پھر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا کچھ دیر بعد عون نے اسے رہائی بخشی تو وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔

عون اس کی مخروطی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے انہیں تکیے سے لگائے اپنی جسارت میں مدغم کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کا دل تو اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔۔۔۔۔ اور سانسیں تھم گئیں۔۔۔۔۔ پوری رات کشوہ اس کی شدتیں سہتی اس کی پناہوں میں سو گئی اور محبت بھری ایک رات اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔

دو محبت کرنے والے آج پھر ایک ہوئے تھے۔۔۔۔۔ دونوں کی محبت نے اپنی منزل پائی تھی۔۔۔۔۔

تم صرف میرے ہو آریان شاہ زویا کو جب سے پتا چلا تھا آریان شاہ واپس شاہ مینشن جا چکا ہے وہ کمرے میں موجود ہر چیز توڑنے کے ساتھ ساتھ چینیخ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے کمرے کی ہر ایک چیز کو توڑتے زویا غصے سے پاگل ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

میں نے اتنے سال تمہارے واپس آنے کا ویٹ کیا اور تم نے کیا، کیا۔۔۔۔۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کے پاس چلے گئے تم کیسے کر سکتے ہو ایسا۔۔۔۔۔

وہ دو ٹکے کی لڑکی مجھ سے زیادہ خوبصورت تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس دو ٹکے کی لڑکی کا مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جتنی محبت میں تم سے کرتی ہوں وہ رواحہ کبھی بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

اگر میں نے تمہارا جینا حرام نہیں کیا تمہاری زندگی عذاب نہ بنائی۔۔۔۔۔ تمہاری زندگی تم پر حرام نہ کی تو میرا نام بھی زویا نہیں۔۔۔۔۔

تم نے مجھ سے میرا آریان چھین کر اچھا نہیں کیا میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں میں تم سے بدلہ لوں گی زویا اپنے دشمنوں کو اتنی آسانی سے نہیں بخشتی۔۔۔۔۔

تم نے مجھ سے دشمنی مول لے کے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ بہت غلط کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔

وہ ناجانے رواحہ سے بدلہ لینے کی کون کونسی پلاننگ کر چکی تھی اب یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا اس کی پلاننگ کامیاب ہونی تھی یا نہیں۔۔۔۔۔

کمرے کی ہر چیز تہنہس نہس کر کے ان پر اپنا سارا غصہ نکالنے کے بعد اب وہ بیڈ پر پڑے اپنے موبائل کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

تم فکر نہ کرو آریان تم میرے ہی ہو وہ دو کوڑی کی لڑکی تمہیں مجھ سے نہیں چھین
سکتی۔۔۔۔

تم اس بڈھے کے نالٹک کرنے پر اس گھر میں واپس گئے ہونا تو اب اس رواحہ کے
ساتھ ساتھ وہ بڈھا بھی مرے گا۔۔۔۔۔

اس نے گیلری اوپن کر کے آریان کی پکس نکالیں اور دیوانہ وار انہیں چومنے لگی
۔۔۔۔۔

تم فکر نہ کرو میں بہت جلد تمہیں اس زبردستی کے نکاح سے آزاد کروا کے تم سے
نکاح کروں گی۔۔۔۔۔

پھر ہم دونوں ایک ساتھ بہت خوش رہیں گے۔۔۔۔۔

میں ہر اس انسان سے بدلہ لوں گی جس نے تمہیں مجھ سے دور کیا۔۔۔

اب وقت آگیا ہے کے دشمنوں کو ان کی اوقات یاد دلائی جائے۔۔۔۔۔

وہ آریان کی تصویروں کو اپنے سینے سے لگا گئی۔۔۔۔۔

کمرے میں ہونے والی توڑ پھوڑ کی آواز سن کر مسز صدف جلدی سے اوپر گئی تھیں

پتا نہیں اب ان کی بیٹی کو کس چیز کا غصہ تھا۔۔۔۔

انہوں نے بہت بار دروازہ اناک کیا لیکن جب زویا نے ناکھولا تو تو واپس چلی گئی۔۔۔۔

جانتی جو تھی اپنی بیٹی کو جب

تک اس کا اپنا موڈ ٹھیک نہیں ہو گا وہ دروازہ نہیں کھولے گی۔۔۔۔۔

غصہ میں تو وہ بھول جاتی کہ اس کے آگے کون کھڑا ہے اپنی ماں کو تو شروع سے کسی کھاتے میں نہیں لاتی تھی۔۔۔۔

پر جب غصے میں ہوتی تو اپنے جان سے پیارے باپ کو بھی نہیں چھوڑتی تھی جو اس کی ہر عادت کو اس کا بچپنا سمجھ کر اگنور کرتے تھے۔۔۔۔۔

ہر بڑے اچھے کام میں اس کا ساتھ دیتے تھے اس لیے وہ اپنی مرضی کی مالک بن چکی تھی۔۔۔۔

ہر کام میں وہ اپنی مرضی کی ملک تھی اگر کوئی کام اس کے خلاف ہو جائے تو وہ خود میں نہیں رہتی تھی۔۔۔۔

لوگ کہتے ہیں بیٹیاں زیادہ ماں پر جاتی ہیں۔۔۔۔ اس لیے بڑوں کا کہنا ہوتا ہے اگر رشتہ دیکھنے جاؤ تو پہلے ماں کو دیکھو اگر ماں سلیقہ مند ہوگی تو اپنی اولاد کو بھی ویسی تربیت دے گی پر زویا نے یہ سب باتیں جھوٹی ثابت کر دیں تھیں وہ صورت میں تو مسز صدف جیسی تھی لیکن سیرت میں باپ جیسی تھی۔۔۔۔۔

مسز صدف جتنی سلجھی ہوئی نیک دل خاتون تھیں زویا اور اسد اس کے برعکس بگڑے ہوئے گھمنڈی تھے۔۔۔۔۔

اولاد کی پرورش ماں اکیلے نہیں کر سکتی جب تک شوہر کا ساتھ نہ ہو۔۔۔۔۔ لیکن ان کے شوہر نے حرام کا کمانا اور اولاد کو بگاڑنا یہی زمرے داریاں نبھائی تھیں۔۔۔۔۔

مسز صدف نے بہت دفع اپنی اولاد کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اپنی ماں کی ایک ناسنی بلکہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے۔۔۔۔۔

مسز صدف تو اپنی بیٹی کو دین کے طرف لانا چاہتی تھی اپنی بیٹی کو بتانا چاہتی تھی اصل سکون پیسے میں نہیں نماز میں ہے۔۔۔۔۔

وہ انہیں بتانا چاہتی تھی چہرے کی خوبصورتی سے زیادہ اخلاق کی خوبصورتی معنی رکھتی ہے لیکن زویا ان کی سب باتوں کو یہ کہہ کر جھٹلا دیتی مجھے آپ کے بھاشن کی ضرورت نہیں اپنے پاس رکھیں۔۔۔۔۔

آپ خوبصورت نہیں ہیں اس لیے میری خوبصورتی سے جلتی ہیں مسز صدف اس کی سوچ پر افسوس کرتی بھلا ایک ماں اپنی اولاد سے کیسے جل سکتی ہے۔۔۔۔۔

جب زویا مسز صدف کی کوئی بات نہ مانتی تو وہ اپنے شوہر کو کہتی اپنی بیٹی کو سمجھائیں

اسے اتنا زیادہ نا بگاڑیں اس کی ہر غلط گرمائش پوری نہ کریں۔۔۔۔ اس کی بے وجہ کی
ضدیں نہ مانیں۔۔۔۔

لیکن وہ مار پیٹ کر انہیں چپ کر دیتے اور اپنی بیٹی کی فرمائشیں پوری کرتے

۔۔۔۔۔

آج زویا جیسی بھی تھی اپنے باپ کی مرہون منت ہی تھی۔۔۔۔
دونوں بہن بھائی اپنی ماں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے۔۔۔۔ انہیں طنز کرتے۔۔۔۔
گالیاں دیتے اس لیے اب وہ انہیں سمجھانے کی بجائے ان کے لیے دعائیں کرتی

۔۔۔۔۔

اپنا سارا غصہ نکالنے کے بعد وہ شاور لے کر فریش ہو کر باہر نکلی تھی اور اب تنگ سی
بلیک جینز شرٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے،،،، بھر بھر کے ہونٹوں پر لپسٹک لگائے
ہاتھ میں کلچ پکڑے پاؤں میں ہائی ہیل پہنے وہ باہر جانے کو تیار تھی۔۔۔۔

اس کا ارادہ گھر سے نکل کر سیدھا کلب جانے کا تھا کیونکہ وہیں پر اس نے روباص کے ساتھ مل کر اپنا اگلے کالانچہ عمل تیار کرنا تھا۔۔۔۔

وہ روباص کو بھی کال کر کے وہاں بلا چکی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنا موڈ فریش کرنے کے لیے کلبز میں جایا کرتی تھی اور پھر وہاں پر جو بھی امیر زادہ پسند آجاتا تو اس کے ساتھ ہوٹل میں پوری رات گزارتی۔۔۔۔

اور زنا جیسا گھٹیا ترین گناہ کرنے کے بعد صبح واپس لوٹ آتی۔۔۔۔

مسز صدف کے پوچھنے پر اپنے بابا سے ان کی شکایت لگاتی اور مار کھلواتی۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا وہ اپنی بیٹی کی کرتوتوں سے ناواقف تھے وہ سب کچھ جانتے تھے لیکن یہ کہہ کر ٹال دیتے یہی تو عمر ہے جینے کی ان کے بچوں کی۔۔۔۔

وہ جیسے چاہیں جی سکتے ہیں۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ زویا ایک نامحرم کی محبت میں گرفتار تھی۔۔۔۔

جس سے چھٹکارا پانا اس کے لیے بہت مشکل تھا اس کی زندگی برباد کرنے میں اگر کسی کاسب سے بڑا ہاتھ تھا تو وہ خود اس کے بابا کا تھا جس نے زویا کو کہہ رکھا تھا تم کسی چیز پر ہاتھ تو رکھو میں وہ چیز تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا۔۔۔۔۔

اور زویا آریان شاہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی لیکن شاید وہ اور اس کا باپ یہ بات بالکل بھول چکے تھے آریان شاہ کوئی چیز نہیں بلکہ ایک جیتا جاگتا انسان ہے اور کسی کے نکاح میں ہے۔۔۔۔۔

زویا نامحرم کی محبت جیسے نشے میں گرفتار تھی تو اپنے باپ کی بدولت جس سے اب اس کا نکلنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ انسان جب کسی نشے کا شکار ہو جاتا ہے تو اس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہوتا ہے، نامحرم کی محبت بھی نشے کی طرح ہی ہے جسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔۔۔۔۔

پھر یہی نشہ انسان کے لیے اتنا نقصان دہ ہوتا ہے انسان نہ تو سہی سے جی پاتا ہے اور نہ ہی مرتا ہے۔۔۔۔۔

اور زویا جیسی لڑکیاں اکثر کسی نامحرم کی خاطر اپنے مخلص والدین کو دھوکہ دیتیں
ہیں۔۔۔۔۔

اور بہت سی لڑکیاں تو اپنے محرم شوہروں کو چھوڑ کر نامحرم سے تعلق رکھتی ہیں اور
دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ انھیں نامحرم سے سچی محبت ہے۔۔۔۔۔
کیا نامحرم کی محبت والدین کی محبت سے بڑھ کر ہے؟

جب بال کھلے ہونگے، آنکھوں میں حیا نہیں ہوگی، جب نگاہیں نہیں جھکیں گی، جب
اٹریکشن کا باعث بن کر گھر سے نکلیں گی تو نامحرم تو اٹریکٹ ہونگے نا۔۔۔۔۔
پھر یہی لڑکیاں شکوہ کرتی ہیں کہ لڑکے گھورتے ہیں۔۔۔۔۔

کیا لڑکیوں نے خود کو اتنا سستا کر دیا ہے کہ چند پیسوں کی خاطر اپنی عزت داؤ پہ لگا
دیں۔۔۔۔۔

اور اکثر لڑکے جہاں گھر کی خواتین پہ پابندی لگاتے ہیں خود اتنا ہی باہر لڑکیوں پہ
نگائیں جمائے بیٹھے رہتے ہیں۔۔۔۔۔

جہاں کسی لڑکی سے محبت کے دعویٰ کیے جا رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف لڑکوں کی محفل میں اسی کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔۔۔۔۔

شادی تو کہا جاتا ہے مگر صرف الفاظ تک، عمل سے نہیں۔۔۔۔۔

کیا انسان نامحرم کی محبت کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا؟

جو ذات (اللہ) محبت کی زیادہ حقدار ہے اسے بھلا کر دنیاوی محبتوں کے پیچھے پڑے لوگوں کو دکھ کے وقت اس رب کے علاوہ کہیں پناہ نہیں ملتی۔۔۔۔۔

جہاں دنیاوی محبتیں دل و دماغ پہ سوار ہیں وہاں کچھ لوگ اس دنیا میں ایسے بھی ہیں جو کسی کو حق نہیں دیتے کہ ان کی زندگی کی مقررہ کردہ حدود کو توڑا جائے اور نہ خود بے مقصد دوسروں کی زندگی میں مداخلت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

کیوں کہ انہیں رشتوں کے تقدس کا خیال ہوتا ہے وہ حد میں رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ جو نامحرم کی محبت میں ملنے والے دھوکے پہ روتے ہیں اکثر وہ خود بھی تو اس گناہ میں ملوث ہوتے ہیں گناہ کی سزا تو ملتی ہے چاہے دیر سے ہی سہی۔۔۔۔۔

زویا، اس کے بابا اور روباص کو بھی ایک دن ان کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔

زویا بیٹا رات ہونے کو ہے اس وقت اتنا تیار شیار ہو کر کہاں جا رہی ہو۔۔۔

اور تمہارے کمرے سے توڑ پھوڑ کی آواز کیوں آرہی تھی وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو
لاؤنج میں بیٹھی مسز صدف نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے یہ فضول کے سوال جواب کرنے کے لیے اپنی چونچ بند رکھا کریں اور
اپنے کام سے کام رکھا کریں کسی کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ وہ زویا سے سوال جواب
کرے۔۔۔۔

اور ہاں میرا کمرے میں کچھ ٹوٹا ہوا اور بکھرا ہوا سامان پڑا ہوا ہے اسے ٹھیک کروا
دیجیے گا میں اب کل صبح ہی واپس لوٹوں گی۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔

تب ہی پیچھے سے مسز صدف اس کا ہاتھ پکڑ کر روک گئیں۔۔۔۔

اس نے گردن گھما کر سوالیہ نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو
ہاتھ پکڑنے کی وجہ۔۔۔۔

بیٹا عورت کا کل سرمایہ اس کی حیا ہوتی ہے مت جاؤ مسز صدف نے آنکھوں میں امید
لیے اسے روکا شاید وہ ان کی بات مان جائے۔۔۔۔

لیومائی ہینڈ وہ انہیں دھکا دیتی زمین پر گراتی اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے جا چکی تھی
۔۔۔۔

جبکہ مسز صدف نے نم آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

یا اللہ مجھ گنہگار سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہو گیا جو تو نے مجھے ایسی نافرمان اولاد سے نوازا
۔۔۔۔

ایسی اولاد سے تو اچھا تھا توں مجھے بے اولاد ہی رہنے دیتا۔۔۔۔

یا اللہ تو رحیم ہے کریم ہے میری فریاد سن لے میری اولاد کو ہدایت کے راستے پر چلا
دے۔۔۔۔

انہیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔۔

انہوں نے زمین پر بیٹھ کر سسکتے ہوئے اپنی اولاد کے لیے دعا کی وہ چاہ کر بھی ان کو نا بد دعا دے سکتی تھی نا ہی ان کا برا سوچ سکتی تھیں۔۔۔۔۔

ماں کے دل سے نکلی دعا اور آہ عرش تک کو ہلانے کی طاقت رکھتی ہے۔۔۔۔۔

مسز صدف اپنی اولاد کے لیے دعا کرتیں صوفے کا سہارا لے کر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیں۔۔۔۔۔

وہ ماں تھیں اپنے بچوں کو بد دعا تو دے نہیں سکتی تھیں اس لیے ان کے لیے دعا کی۔۔۔۔۔

زویا جیسے ہی کلب پہنچی اسے رو باص بہت ساری لڑکیوں کے بیچ جھومتے ہوئے اور ڈرنک کرتے نظر آیا۔۔۔۔۔

وہ ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتی ہائی ہیلز سے ٹک کرتی اس تک آئی اور اسے پکڑ کر سائیڈ پر لے آئی۔۔۔۔۔

تم یہاں پر مزے کر رہے ہو اور وہاں پر سارا کھیل ہی الٹ چکا ہے آریان شاہ اور
رواحہ ایک ہی گھر میں ہیں۔۔۔۔۔

وہ شاہ مینشن واپس لوٹ چکا ہے مجھے صبح ہی میرے آدمی نے خبر دی ہے۔۔۔۔۔
ویسے تو روباص اس کے منہ بالکل بھی نہیں لگتا تھا اور نا ہی زویا اس کے منہ لگتی تھی
۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت دونوں کو ایک دوسرے سے مطلب تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے
کی مدد کر سکتے تھے کیونکہ ان کے دشمن سیم تھے۔۔۔۔۔

دونوں کو اپنا پلان کامیاب بنانے کے لیے ایک دوسرے کی مدد درکار تھی۔۔۔۔۔
وہ کہتے ہیں نا ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

یہی حال ان دونوں کا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں سیٹج سے نیچے اتر کر ایک ٹیبل پر آئے تھے۔۔۔۔۔

تم سے باتیں جتنی مرضی کروالو تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔

کوئی کام تم سے ہوتا نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیا کہا تھا تم نے تم رواحہ اور آریان کو ایک دوسرے سے الگ کر دو گے۔۔۔۔۔

روحہ کو اپنی محبت کے جال میں پھنساؤ گے لیکن کیا ہوا۔۔۔۔۔

تمہاری تو اس کی لائف میں اینٹری ہونے سے پہلے ہی ایگزٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

آریان واپس اس کی زندگی میں چلا گیا زویا نے بغیر کسی لگی لیٹی کے بات کا آغاز کیا اور لاسٹ میں اس پر طنز بھی کر ڈالا۔۔۔۔۔

اپنی بکو اس بند کرو اگر یہاں بکو اس کرنے آئی ہو تو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اس کا بات کرنے کا انداز رو باص کو غصہ دلا گیا۔۔۔۔۔

میں یہاں تم سے لڑنے نہیں آئی۔۔۔۔۔ تم اچھے سے جانتے ہو آریان اس گھر میں

واپس جا چکا ہے اور تو اور میری وہ سو کالڈ کزن بھی اسی گھر میں ہے اور اس ڈی ایس

پی عالیان شاہ سے اس کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

زویا کی بات سنتے ہی روباص کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔

تم مجھ سے ایسا گھٹیا مذاق نہیں کر سکتی اور تمہیں یہ سب باتیں بتائی کس نے ہیں لگتا ہے دن میں سوتے ہوئے کوئی خواب دیکھ کر آئی ہو۔۔۔۔۔

روباص کو اس کی سب باتیں مذاق ہی لگیں اگر یہ سب ہوا ہوتا تو اسے پتا ہوتا

۔۔۔۔۔

تم سے مجھے نہ تو محبت ہے اور نہ ہی تم سے میری دوستی ہے جو میں تم سے مذاق کروں گی میں نے اپنا ایک خاص آدمی ان لوگوں کے پیچھے لگا رکھا ہے اسی نے مجھے یہ ساری انفارمیشن دی ہے۔۔۔۔۔

یہ دیکھو میرے پاس ایزال کے نکاح کی کچھ تصاویر ہیں اور یہ دیکھو آریان بھی ان پکس میں ہے وہ بھی وہیں موجود تھا۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا موبائل نکال کر اس کے آدمی نے جو پکس بھیجیں تھیں وہ روباص کو دکھائیں۔۔۔۔۔

اس ڈرپوک لڑکی میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی جو اس نے اس ڈی ایس پی عالیان سے نکاح کر لیا۔۔۔۔۔

وہ ہے نہ اس کی دوست کشوہ اس نے ہی ایزال کا نکاح کروایا ہے اور ساتھ اپنا بھی کروا کے بیٹھ گئی ہے۔۔۔۔۔

تو پھر کیسا لگا جھٹکے پر جھٹکا مسٹر روباص اس نے طنزیہ نظروں سے روباص کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

صرف میں ایک دن کے لیے آؤٹ آف سٹی گیا تھا اور میرے پیچھے سے اتنا کچھ ہو گیا ان حرام زادوں کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔

اب میرا دشمن کوئی ایک نہیں ہے بلکہ پورے کا پورا شاہ مینشن ہے روباص نے غصے میں شراب سے بھرا گلاس نیچے زمین پر دے مارا۔۔۔۔۔

وہ لوگ کیسے جیت سکتے ہیں میں انہیں کبھی بھی نہیں جیتنے دوں گا رواجہ صرف اور صرف میری ہے۔۔۔۔۔ روباص نے ہاتھوں کا مکہ بنا کے زور سے ٹیبل پر مارا۔۔۔۔۔
زویا بھی ایک پل کو اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔۔۔۔۔

یہ وقت غصہ دکھانے کا نہیں بلکہ کچھ کر کے دکھانے کا ہے ہمیں بہت جلد اپنا آگے کا
لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

کوئی ایسا پلان تیار کرنا ہو گا جو شاہ مینشن کی درودیوار کو ہلا کے رکھ دے گا۔۔۔۔۔
میرے پاس ایک سولڈ پلان ہے زویا دونوں کہنیاں ٹیبل پر جمائے آگے کو جھکی
روباص نے ہاتھ کے اشارے سے اسے پلان بتانے کو کہا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے زویا اسے پلان بتاتی جا رہی تھی اس کی آنکھوں میں چمک آتی جا رہی تھی
جیسے اسے زویا کا پلان بہت پسند آیا ہو۔۔۔۔۔

اپنا پلان تیار کرنے کے بعد زویا کسی لڑکے کے ساتھ جا چکی تھی جبکہ روباص اپنا بابا کو
کال کرنے لگ پڑا۔۔۔۔۔

ان سب کے بارے میں اسے اپنے بابا کو بھی انفارم کرنا تھا۔۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم ایزال کو کمرے میں بٹھانے کے بعد اب کمرے کے باہر کھڑی عالیان کو
ہدایات دے رہی تھیں۔۔۔۔

عالیان بیٹا تم اچھے سے جانتے ہو تمہاری شادی کن حالات میں ہوئی ہے۔۔۔
اور ایزال اس وقت کس قدر ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔

تمہاری ذرا سی بھی زور زبردستی اسے تم سے بہت دور کر سکتی ہے۔۔۔۔
میں چاہتی ہوں اس کی معصومیت قائم رہے۔۔۔۔ تم اس کی معصومیت کا فائدہ نہ
اٹھاؤ۔۔۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں تم اس کے شوہر ہو اس پر حق رکھتے ہو۔۔۔۔۔
لیکن وہ ابھی معصوم ہے اس سب کے لیے تیار نہیں ہے۔۔۔۔

تمہیں سب سے پہلے اس کا بھروسہ جیتنا ہو گا۔۔۔۔۔ اسے اعتماد میں لینا ہو گا اس کا
ڈر ختم کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

اس سے دوستی کرنی ہوگی میاں بیوی کے رشتے کے بارے میں ان کے حقوق کے بارے میں بتانا ہو گا۔۔۔۔۔

بیچ بیچ میں، میں بھی اسے سمجھاتی رہوں گی۔۔۔۔۔

ان شاء اللہ وہ بہت جلد سب سمجھ جائے گی میری بات سمجھ رہے ہوں نا تم۔۔۔۔۔
نوشیبہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔

آپ بے فکر رہیں آنٹی میں آپ کی کہی گئی باتیں یاد بھی رکھوں گا اور ان پر عمل بھی کروں گا۔۔۔۔۔

آپ جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا عالیان نے نوشیبہ بیگم کو یقین دلایا۔۔۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو میرے بچے نوشیبہ بیگم نے اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا

۔۔۔۔۔

اب جاؤ اور پیار سے ہینڈل کرنا ایزال کو،،، نوشیبہ بیگم اسے ہدایت دیتی وہاں سے جا چکیں تھیں۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد عالیان بھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

جہاں وہ پری پیکر گھونگھٹ اوڑھے کانپنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

عالیان نے اس کو کانپتے دیکھ نفی میں سر ہلایا اس نے جتنا سوچا تھا آگے کی منزل آسان ہے وہ اتنی بھی آسان نہیں تھی۔۔۔۔۔

عالیان ایک نظرایزال پر ڈال کر سیدھا کبرڈکی طرف گیا اور وہاں سے اپنی مطلوبہ چیز نکالنے کے بعد اس سے کچھ فاصلے پر آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

سویٹ گرل تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے نا ہی میں تمہارے قریب
آؤں گا نہ ہی تمہیں ٹچ کروں گا۔۔۔۔۔

تم اس گھر میں اس کمرے میں بالکل سیو ہو مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔

اور ہاں یہ لو یہ ڈنڈا اگر میں تمہیں ٹچ کروں یا تمہارے قریب آؤں تو تم اس ڈنڈے سے میری پٹائی کرنا۔۔۔۔۔

بلکہ ہر اس مرد کی پٹائی کرنا جو تمہارے قریب آئے عالیاں نے ایک ڈنڈا اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

جسے وہ جلدی سے تھام گئی اس کی حرکت پر عالیاں کے عنابی ہونٹوں تلے مسکراہٹ نے بکھیرا کیا۔۔۔۔۔

عالیاں اکرم دنیا کا واحد انوکھا دلہا تھا جس نے اپنی دلہن کو منہ دکھائی میں ڈنڈا دیا تھا۔۔۔۔۔

اب تم ایسا کرو یہ ڈریس چیلنج کر لو بہت ہیوی ہے تمہارے کپڑے تو ہیں نہیں میں لینا بھول گیا۔۔۔۔۔

نوشیبہ آنٹی بھی جلدی میں بس ایک ہی ڈریس لاپائیں۔۔۔۔۔

تم تب تک میرا کوئی ڈریس پہن لو صبح ہوتے ہی میں تمہاری بہت ساری شاپنگ کر آؤں گا اور ضروریات کا دوسرا سامان بھی لے آؤں گا۔۔۔۔۔

عالیان کبرڈ کی طرف بڑھا اور وہاں سے اس کے لیے جو بھی مناسب ڈریس اسے ملا
عالیان نے اسے نکال کر دیا۔۔۔۔۔

یہ پہن کر چنچ کر کے سو جاؤ کافی تھک گئی ہوگی۔۔۔۔۔

میں ادھر صوفے پر سو جاؤں گا تم بیڈ پر سو جانا عالیان اسے بتاتا اپنا ڈریس نکال کر
جلدی سے چنچ کر آیا۔۔۔۔۔

اس کے چنچ کر کے آنے کے بعد ایزال بھی ڈریس اٹھاتی واشروم میں گھس گئی
۔۔۔۔۔

ایزال جب چنچ کر کے واپس آئی تو اسے دیکھ کے عالیان کو ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا
۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس کے ڈریس میں کوئی بہت ہی خوبصورت سی کیوٹ سی کارٹون لگ رہی
تھی۔۔۔۔۔

اس کا حسین سراپا عالیان کے جذبات کو بھڑکار رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ ایک دفعہ
اس موم کی گڑیا کو چھوئے محسوس کرے۔۔۔۔۔

لیکن وہ یہ سب افورڈ بھی نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس کے سراپے سے نظریں ہٹائے
چپ چاپ جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

ایزال بھی خاموشی سے بیڈ پر جا کے ڈنڈا ہاتھوں میں پکڑ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

ڈرپوک سا سویٹو،،،، اس کے لیٹنے کے بعد عالیان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کشوہ کی جب صبح آنکھ کھلی تو خود کو عون کے تنگ حصار میں پایا۔۔۔۔۔

لیکن جب نظر اپنے اور عون کے حلیے پر پڑی تو شرم سے لال ہو گئی۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ عون کی شرٹ پہنے ہوئے تھی اور عون بغیر شرٹ کے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ نے کسمسا کر جب اس کے حصار سے نکلنا چاہا تو وہ اس پر نیند میں ہی گھیرا مزید

تنگ کر گیا۔۔۔۔۔

عون پلیز اٹھ جائیں صبح ہو گئی ہے مجھے فریش ہونے کے بعد ایزال کو دیکھنے بھی جانا
ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں وہ ٹھیک ہوگی بھی یا نہیں۔۔۔۔۔ کشوہ کو کوئی بات بنتی نظر نہ آئی تو جلدی سے
بہانا بنایا۔۔۔۔۔

عون کی لمبی چوٹی جب تک تمھاری ایزال عالیان کے ساتھ ہے اسے کچھ نہیں ہوگا
اور وہ بالکل ٹھیک ہوگی۔۔۔۔۔

اور بھلا صبح سویرے اٹھ کر نئے نویلے شوہر کو ایسے جگایا جاتا ہے۔۔۔۔۔

عون نے اس کے بہانے پر پانی پھیرتے اسے گھورا۔۔۔۔۔

اتنے پیار سے تو اٹھاتی ہوں اور کیسے اٹھایا جاتا ہے کشوہ نے منہ بنایا۔۔۔۔۔

وہ کشوہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا اور نرمی سے اس کے ہونٹوں پر جھکا
تھا۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ میری لمبی چوٹی،،، عون نے اس کی ناک دبائی۔۔۔۔۔

بدلے میں کشوہ نے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

اب پتا چل گیا کیسے اٹھاتے ہیں شوہر کو عون نے اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا رب کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

عون پلینز چھوڑو نہ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں ساری رات بھی تنگ کرتے رہے ہیں کشوہ اسے رات والی ٹون میں واپس آتا دیکھ روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔

ہاااا کتنی بڑی جھوٹی ہو تم سونے میں نے نہیں دیا تھا یا تم نے ساری رات میری شرٹ پہن کر سوتی رہی ہو اور اس اے سی کے نیچے میری قلفی جمتی رہی ہے عون نے سارا ملبہ اس پر ڈالا۔۔۔۔۔

عون کا الزام سن کر کشوہ کا منہ پورے کا پورا کھل گیا۔۔۔۔۔

یہ لیں آپ اپنی۔۔۔۔۔ اس کی زبان اور چلتے چلتے ہاتھ رکے تھے جب عون پورے کا پورا اس کی طرف پلٹا تھا۔۔۔۔۔

رک کیوں گئی اتارو نا میری شرٹ عون نے اپنے ہاتھ اس کی شرٹ کی طرف بڑھائے لیکن وہ مضبوطی سے اپنی شرٹ پکڑ گئی۔۔۔۔۔

کمرے میں عون کا فلق شگاف قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہو دو نمبری بندر ایسے نئی نویلی بیوی کو کون تنگ کرتا ہے کشوہ نے اس کے سینے پر مکوں کی برسات کی۔۔۔۔۔

عون نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس کے ہونٹ عون کے ہونٹوں کے ساتھ ٹکرائے اور وہ بنا موقع ضائع کیے انہیں اپنی قید میں لے گیا۔۔۔۔۔

میری جان تم اتنی پیاری کیوں ہو۔۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں ایسے ہی ہر وقت خود میں قید رکھوں تم پر اپنی شدتیں لٹاؤں عون نے اپنی ناک اس کی ناک کے ساتھ ر ب کی۔۔۔۔۔

عون پلیز تنگ نہ کریں دیکھیں پہلے ہی ہم کافی لیٹ ہو گئے ہیں باقی سب گھر والے کیا سوچیں گے کشوہ نے کندھوں سے سرکتی اپنی شرٹ پکڑی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سوچیں گے یہی کہیں گے کتنا پیار کرتے ہیں دونوں ایک دوسرے سے اور کشوہ تو ہمارے عون پر مر مٹی ہے جو ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی اس نے ایک آنکھ دبائی۔۔۔۔۔

آپ کا نام عون نہیں افلاطون ہونا چاہیے کشوہ نے اس کے کندھے پر مکا مارا۔۔۔۔۔

بڑی ظالم بیوی ہو صبح ہی شوہر کو مار رہی ہو عون نے اپنا کندھا سہلایا۔۔۔۔۔

جب شوہر ٹھہر کی ہو تو بیوی کو تو ظالم بننا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔

کشوہ نے جھک کر زور سے اس کی گال پر کاٹا عون نے جلن کے مارے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا اور جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے موبائل نکال کر اپنی گال کی طرف دیکھا جہاں پر نشان بن چکے تھے۔۔۔۔۔

جنگلی بلی یہ کیا، کیا اب میں باہر سب کے سامنے کیسے جاؤں گا عون نے صدمے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

خود ہی تو ظالم بیوی کا خطاب دیا ہے تو اب سہو۔۔۔۔۔ کشوہ نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

عون نے خطرناک تیور لیے کشوہ کی طرف دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنی گرفت میں لیتا باہر سے اسے نوشیبہ بیگم کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

کشوہ بیٹا باہر تمہارے ڈریسز کے پیکٹس چھوڑ رہی ہوں اٹھالینا۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے آنٹی،،،، کشوہ جلدی سے اٹھ کر بھاگی اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر پکیٹس اٹھائے۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک ریڈ فرائڈ اٹھا کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

جبکہ عون بھی اٹھ کر کمرے میں سے اپنا ڈریس نکالنے لگا۔۔۔۔۔

رواحہ کے فریش ہو کر باہر آنے تک آریان بھی

جاگ چکا تھا۔۔۔۔۔

ڈرائیئر سے اپنے بال خشک کرنے کے بعد انہیں کھلا چھوڑے۔۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل سے لپسٹک اٹھا کر لگانے لگی۔۔۔۔۔ لپسٹک لگانے کے بعد وہ منہ کے

پوز بناتی یہ چیک کر رہی تھی لپسٹک ٹھیک سے لگی یا نہیں۔۔۔۔۔

لیکن اس کی یہ ادائیں آریان کی جان سولی پر لٹکائے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔

اس نے پرفیوم اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا تب ہی آریان اس کے پاس آتا اسکا ہاتھ روک کر اسے اپنی باہوں میں لیتا اسکی گیلی گردن پر اپنا لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔

رواحہ کی سانسیں اس کے لمس سے ادھم مچانے لگی تھیں۔۔۔۔۔

اس کی بھاری ہوتی سانسوں کی آوازیں سنتے وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کا رخ اپنی جانب کیے شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو جان من دل کر رہا ہے تمہیں کچا ہی چبا جاؤں۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے آریان نے نرمی سے اس کے کان کی لو کو چومتے بھاری بو جھل لہجے میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

پتا نہیں ٹھکر پن کی کلاسز لیتے ہیں آپ جو ہر وقت ٹھکر پن جھاڑتے رہتے ہیں
رواحہ نے اس کے پیٹ میں کہنی ماری۔۔۔۔۔

ابھی ابھی جو تمہارے ہونٹوں کا رس پیا ہے اسے باہر نکالنے کا ارادہ ہے کیا وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔۔

بدلے میں رواحہ نے اسے گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

اگر میرا میک اپ خراب ہوا تو میں آپ سے ہی ٹھیک کرواؤں گی اس دفعہ سوچ سمجھ کر میرے ہونٹوں پر ٹھکرک پن جھاڑیے گا۔۔۔۔۔

روحہ نے اسے وارننگ دی۔۔۔۔۔ روحہ کی وارننگ سنتے اس کا چھت پھاڑ قہقہہ کمرے گونجا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا جاؤ آریان شاہ نے تمہارے ہونٹوں کو بخشاؤہ احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

ویسے تمہیں کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہے میری قربت سے آئی تمہارے چہرے پر موجود لالی ہی تمہارے میک اپ کے لیے کافی ہے۔۔۔۔۔

وہ رواحہ کو کہتا اپنا ڈریس نکال کر خود بھی فریش ہونے چل دیا جبکہ رواحہ خود کی پھیلی لپسٹک صاف کرنے لگی اور ساتھ ساتھ آریان کو کوسنے لگی۔۔۔۔۔

صبح عالیان کی آنکھ کھلی تو وہ پری پیکر ابھی تک سو رہی تھی ڈنڈا بھی اس کے پاس ہی پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کتنی معصوم ہو تم ایزال جن لوگوں نے تمہاری معصومیت چھیننے کی کوشش کی ہے انہیں چھوڑوں گا نہیں میں۔۔۔۔۔

عالیان دل میں عہد کرتے اٹھا اور ایزال کے لیے کوئی ڈریس آرڈر کرنے کی نیت سے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

لیکن اسے دروازے میں ہی کافی سارے ڈریسز کے پیکیٹس پڑے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔۔

شاید نوشیبہ آنٹی نے رکھیں ہونگے عالیان مسکراتے ہوئے وہ پیکیٹس اٹھا کر اندر آگیا۔۔۔۔۔

گولڈن مہرون کلر کے کمبینیشن والی ایک پیاری سی فرائڈ نکال کر اس نے ایزال کے لیے واشروم میں رکھی اور ضروریات کا سامان نکال کر ڈریسنگ ٹیبل رکھا۔۔۔۔۔

ایک کام کرتا ہوں پہلے خود فریش ہو جاتا ہوں پھر ہی رواحہ کو اٹھاتا ہوں عالیان کو لگا وہ تھوڑی دیر اور سولے اس لیے پہلے خود فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

عالیان فریش ہو کر باہر نکلا تو ایزال جاگ چکی تھی اور اب سہمی ہوئی نظروں سے کمرے کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ،،، عالیان نے ٹاول سے اپنے بال خشک کرتے اسے مارنگ ویش کی لیکن وہ ہنوز کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف رہی۔۔۔۔۔

میں نے تمہارا ڈریس واشروم میں رکھ دیا ہے تم اٹھ کر فریش ہو جاؤ پھر ساتھ باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

کشوہ نہیں آئی ہم سے ملنے؟؟؟ کل سے اب تک یہ پہلا جملہ تھا جو اس ظالم حسینہ نے بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہیں شاید اس لیے نہیں آئی تم فریش ہو جاؤ میں تمہیں اس کے پاس لے چلتا ہوں۔۔۔۔۔

ہم بولتے نہیں ان سے انہوں نے ہم سے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔ وہ شادی کے بعد ہمارے ساتھ رہیں گی ہم ساتھ سوئیں گے لیکن رات انہوں نے ہمیں اکیلا چھوڑ دیا

وہ ناراضگی کا اظہار بھی اتنے کیوٹ انداز میں کر رہی تھی کہ عالیان اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ان کے شوہر نے نہیں آنے دیا ہو گا وہ چاہتا تھا صبح صبح اس کا موڈ خراب نہ ہو۔۔۔۔۔ انہیں پھر بھی آنا چاہیے تھا انہیں پتا ہے نا ہمیں کتنا ڈر لگتا ہے،،،،، اچھا جی تو تمہیں کس سے ڈر لگتا ہے،،، عالیان کو اس سے باتیں کرنے میں مزہ آرہا تھا

ہمیں رات اکیلے سونے میں ڈر لگتا ہے اس لیے رات ہمیں نیند بھی نہیں آئی اس لیے تو ابھی تک سوتے رہے ورنہ ہم صبح صبح اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن میں تو تھا تمہارے ساتھ کمرے میں؟؟؟ عالیان نے اسے بتایا۔۔۔۔۔

آپ تو دور تھے نارات کو کوئی چھپکلی آجاتی تو ہم کیا کرتے؟؟؟ یہ بتاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں ڈنڈا دیا تو تھا اس سے چھپکلی کی پٹائی کر دیتی اگر آجاتی تو،،،، اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کے عالیان تڑپ ہی اٹھا تھا۔۔۔۔۔

ہم چھوٹے ہیں اور چھپکلی اتنی اونچی ہوتی ہے ہم کیسے اسے مارتے،،،،

اچھا یہ بات ہے۔۔۔۔۔ اگر نیکسٹ ٹائم تمہیں کسی کو مارنا ہو گا نا تو تم مجھے بتانا میں تمہیں گود میں اٹھا لوں گا پھر تم بھی بڑی ہو جاؤ گی،،،، عالیان نے اس کا مسئلہ حل کیا۔۔۔۔۔

اب چلیں جلدی سے فریش ہو جائیں نیچے سب ہمارا ویٹ کر رہے ہوں گے عالیان نے اس کا دھیان ان باتوں سے ہٹایا۔۔۔۔۔

عالیان کی بات سنتی وہ ڈنڈا اٹھائے واشروم کی طرف چل دی جبکہ عالیان نے منہ کھولے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

اب واشروم میں ڈنڈے کا کیا کام؟؟؟؟

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو عالیاں کو اس پر سے نظریں ہٹانا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ گولڈن مہرون کلر کے کمبینیشن والی فرائک میں آسمان سے اتری کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بالوں کو کنگھا کیے کھلا چھوڑا۔۔۔۔۔
اور پھر گلے میں دوپٹہ ڈالے وہ باہر جانے کو بالکل تیار تھی۔۔۔۔۔ میک اپ کے نام پر ہونٹوں پر ہلکی سی لپسٹک لگا رکھی تھی۔۔۔۔۔
ماشاء اللہ،،،،، عالیاں نے اونچی آواز میں کہتے اسے اپنے ساتھ باہر چلنے کا اشارہ کیا جو ہلکے ہلکے قدم لیتی اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔۔

تینوں جوڑیاں فریش ہو کر باہر آئیں تو ان کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر نوشیبہ بیگم نے ان کی ہزاروں بلائیں لے ڈالیں۔۔۔۔۔

آریان رواحہ کو وہیں چھوڑے آگے آیا اور نوشیبہ بیگم کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔

ایزال کشوہ کے علاوہ باقی سب نے یہ منظر حیرت سے دیکھا۔۔۔۔

نوشیبہ بیگم سے نفرت کرنے والا آریان شاہ ان سے بات کرنا تو دوران کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا آج نوشیبہ بیگم کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں چچی جان میں آج تک آپ کی محبت کو سمجھ نہیں پایا۔۔۔۔۔

ایک ماں چھوڑ کر چلی گئیں تو دوسری ماں کو میں نے خود ہی خود سے دور کر دیا

۔۔۔۔۔

میں کتنا بد نصیب انسان ہوں ناجو اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی اتنے سال ان سے دور رہا صرف اور صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے کہ گنہگار آپ ہی ثابت ہو رہی تھیں

۔۔۔۔۔

لیکن چچی جان اس وقت میں کیا کرتا میں نے ایک ہی وقت میں اپنے ماں باپ کو کھویا تھا میرا دکھ بھی تو کم نہیں تھا۔۔۔۔۔

پلیز آپ میری غلطیوں کو میری نادانیاں سمجھ کے معاف کر دیں۔۔۔۔۔

ماما بابا بھی مجھ سے بہت ناراض ہونگے میں نے آپ کا دل جو دکھایا ہے۔۔۔۔۔

میں نے آپ پر بہتان لگایا ہے میرا اللہ مجھے کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

میں گنہگار ہوں آپ کا پلیز مجھے معاف کر دیں وہ نوشیبہ بیگم کا ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگا گیا۔۔۔۔۔

داجی کی کہی گئی باتوں کے بعد اس نے تفتیش کروائی تھی اور اس تفتیش سے جو بھی انفارمیشن ملی تھی اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نوشیبہ بیگم گنہگار نہیں تھیں۔۔۔۔۔

بلکہ انہیں پھنسایا گیا تھا اور اب آریاں گن گن کر ان سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

بس کرو میرے بچے تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے میرے لیے یہی کافی ہے وہ
اسے اپنے سینے سے لگا گئی۔۔۔۔۔

آخر اتنے سال تو انہوں نے اس دن کا انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔

رواحہ نے بھی نم آنکھوں سے وہ منظر دیکھا اور پھر جلدی سے بھاگ کر ان دونوں
سے لپٹ گئی۔۔۔۔۔

بیٹا کیا ملا بیٹی کو تو آپ بھول ہی گئیں اس نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے شکوہ کیا
۔۔۔۔۔

اس کے شکوے پر سب گھروالے ہنس دیے جبکہ حاجی نے اوپر آسمان کی طرف
دیکھتے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔

آخر اتنے سالوں بعد غلط فہمی کے بادل جھڑ ہی گئے اب صرف اور صرف خوشی کا ہی
سماں تھا لیکن یہ صرف شاہ ہاؤس کے مکینوں کو لگتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو آنے والے وقت نے ہی بتانا تھا آخر یہ خوشی کب تک رہنی تھی۔۔۔۔۔

ان کی زندگی میں شاید اس سے بھی زیادہ بڑھ کر امتحان لکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔
آج تم نے جو کیا ہے اس کے بعد میرے بیٹے اور بہو کی روح کو سکون مل گیا ہو گا

ہمیشہ ایسے ہی خوش رہو میرے بچے اللہ تمہاری عمر دراز کرے داجی نے زور سے
آریان کو اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔۔۔

جبکہ رواحہ کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

ایزال نے حسرت بھری نظروں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بھی خواہش تھی اس کی بھی ایک پیاری سی فیملی ہو سب محبت سے رہیں اسے
خوب پیار کریں وہ بھی اپنوں کے پیار لیے ترسی تھی۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے سسکی سی برآمد ہوئی تھی آج اسے بھی شدت سے اپنے ماما بابا کی یاد
آئی تھی۔۔۔۔۔

ایزال تمہیں اس گھر میں ہر وہ خوشی ہر وہ چیز ملے گی جس کے لیے تم ترسی
ہو۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ تمہارے ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں زندگی
کی ہر خوشی دوں گا۔۔۔۔۔

تمہیں وہ عزت دوں گا جس کی تم حقدار ہو جو تمہارے بیچ تایا اور اس کے گھر والوں
نے نہیں دی۔۔۔۔۔

عالیان نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایک عورت کی شدید خواہش ہوتی ہے،

کہ جب وہ تکلیف میں ہو تب مرد اس کے بنا کہے اس کی تکلیف کو سمجھ کر اسے

سینے سے لگائے، پیار سے پوچھے اور اگر وہ رو دے تو اپنے بازوؤں کے حصار میں

اسے جی بھر کے رو لینے دے۔۔۔۔۔

جب اُسکا دل ہلکا ہو جائی۔ تب محبت سے اُس کے آنسو صاف کرے اور خود کے ہونے کا احساس دلائے۔ تسلی دے کہ میں ہوں تمہیں سننے اور تمہارے بکھرے وجود کو سمیٹنے کیلئے۔۔۔۔۔

یقین مانیں ایسے مرد نایاب ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اور ایسے مردوں کی عورتوں کے چہروں پر الگ ہی اطمینان اور خوشی چھلکتی ہوئی دکھتی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ اُن کے اندر کوئی غم اُنہیں نہیں کھاتا۔ پھر چاہے ہزار مشکلیں آجائیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

کمزور سے کمزور عورت بھی اس وقت دنیا کی مضبوط اور طاقتور عورت بن جاتی ہے جب اسے ایک عزت دار مرد کا ساتھ نصیب ہو جائے، کیونکہ عورت کو طاقتور نہیں بلکہ عزت دار مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

عورت اگر آپکی بیوی کے روپ میں ہے تو پیار چاہتی ہے اعتبار چاہتی ہے عزت چاہتی ہے۔۔۔۔۔

اگر آپ روزانہ کی بنیاد پہ گھر جاتے ہو۔ تو گھر جاتے ہی ایک بار بیوی کے ساتھ پیار سے سلام کرو۔ اسے مسکرا کے دیکھو اس کے ساتھ پیار سے پیش آؤ اگر وہ کچھ کہنا چاہتی ہے تو اسے تحمل سے پیار سے سنو۔ اُسکی فیملی کو عزت دو تا کہ وہ بھی آپکی فیملی کو عزت دے۔۔۔۔۔

میں دعوے کے ساتھ کہتی ہوں کہ ایسے دنیا کی کوئی بھی طاقت آپکے رشتے اور پیار میں دراڑ نہیں ڈال سکتی۔۔۔۔۔

عورت کو احساس دو کہ تم میری ہو۔ عورت کو اعتبار چاہیے، وقت چاہیے عزت اور حفاظت چاہیے۔ مرد سے بدلے میں وہ اپنی روح تک دے دیتی ہے۔۔۔۔۔

چلو بچو آ جاؤ بیٹھو اب ناشتہ کر لیں تھنڈا ہو رہا ہے نوشیبہ بیگم سب کو لے کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

ارے عون بیٹا تمہارے چہرے پر یہ نشان کیسا ہے۔۔۔۔۔ نوشیبہ بیگم عون کو پر اٹھا دینے گئیں تو اس کی نظر عون کے چہرے پر موجود نشان پر گئی۔۔۔۔۔

جبکہ نوشیبہ بیگم کی بات پر کشوہ نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔

لگتا ہے رات کو کسی مچھر نے کاٹ لیا،،،،، عالیاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ عون نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔

مچھر نے نہیں زہریلی ناگن نے کاٹا ہے عون نے کشوہ کو گھوری سے نوازا جو اس کا مذاق بننے پر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اللہ بچائے ایسی ناگنوں سے آریان نے اپنے کان کو دونوں ہاتھ لگائے۔۔۔۔۔

سب نے ہنسی خوشی بہت اچھے ماحول میں ناشتہ کیا۔۔۔۔۔

ان سب کی شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا سب لوگ اپنی اپنی زندگیوں میں بہت خوش تھے۔۔۔۔۔

عالیاں کے نرم لہجے، پیار محبت کی وجہ سے ایزال بھی اس سے ڈرنا کم ہو گئی تھی ان دونوں کے بیچ دوستی بھی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

لیکن ڈنڈا بھی بھی ہر وقت اس کے ساتھ ہی پایا جاتا تھا۔۔۔۔۔

عالیان گھر میں داخل ہوا تو وہ گارڈن میں جھولے پر بیٹھی اکیلی جھولا جھولنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

عالیان بھی ہلکے ہلکے قدم لیتا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

اکیلے اکیلے بیٹھ کر انجوائے ہو رہا ہے واہ کیا بات ہے عالیان نے اس کے پاس جاتے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔

وہ آپ گھر پر نہیں تھے اس لیے ایزال تھوڑی شرمندہ سی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ارے آپ شرمندہ کیوں ہو رہی ہیں میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔ عالیان نے اس کی شرمندگی دور کرنے کو کہا۔۔۔۔۔

آپ انجوائے کریں میں چلتا ہوں رات میں ملاقات ہوگی اپنے موبائل پر ہوتی بیل دیکھ کے وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

اف جان من میرے فیورٹ کلر کے ڈریس میں تم قیامت ڈھا رہی ہو۔۔۔۔۔

میرادل کر رہا ہے ابھی اور اسی وقت تمہارے اس حسن کو خراج بخشوں۔۔۔۔۔
لیکن دو میرے منہوس دوست ہیں نا آج انہوں نے مجھے تمہاری قسم دی ہے کہ میں
ان کے ساتھ ریسٹورنٹ چلوں کھانا کھانے۔۔۔۔۔

اس لیے مجھے جانا ہی پڑے گا لیکن تم ٹینشن نہ لو میں ٹائم سے واپس لوٹ آؤں گا اور
آکر بہت آرام اور پیار سے تمہارے حسن کو خراج بخشوں گا۔۔۔۔۔
آریان نے نرمی سے رواحہ کے ہونٹوں کو چھوا اور پھر گاڑی کی کیزا اٹھا کر کمرے سے
باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

پیچھے سے رواحہ اسے گھور کر رہ گئی اگر ٹھکرک پن کا ایوارڈ کسی کو دینا چاہیے تو وہ
صرف اور صرف اس کے ٹھکر کی شوہر کو۔۔۔۔۔

میں آکر تمہارے حسن کو خراج بخشوں گا آیا بڑا رواحہ نے اس کی نقل اتاری اور پھر
کمینی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے نیچے چل دی۔۔۔۔۔

ماما میں آنٹی حمیدہ کے گھر جا رہی ہوں تھوڑی دیر تک آجاؤں گی رواحہ نوشیبہ بیگم سے
اجازت لینے کے بعد ساتھ والوں کے گھر چل دی۔۔۔۔۔

اففف آریان شاہ جلدی آنا آج تو مجھے بھی تمہارا بے صبری سے انتظار ہے۔۔۔۔۔
ہا ہا ہا جب تم مجھے کس کرو گے تو تمہارا فیس ایکسپریشن دیکھنے کا مزہ آئے گا۔۔۔۔۔
اس نے نیم کے پانی کا آخری مگ اپنے اوپر ڈالتے ہوئے سوچا اور پھر مسکرا کر واشروم
سے باہر آگئی۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ آئی آپ کے ان دیسی ٹوٹکوں کی وجہ سے ہی ہم بیماریوں سے محفوظ
ہیں۔۔۔۔۔

ورنہ میٹھا کھانے کے بعد جتنے دانے میرے جسم پر نکل آئے تھے مجھے تو لگا تھا میرا
رخصت ہونے کا دن آگیا ہے۔۔۔۔۔

وہ حمیدہ بیگم کا شکریہ ادا کرتی وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔۔

آخر انہوں نے اس کی بہت مدد جو کی تھی اس نے جھوٹ بول کر ان سے نیم کے پتے
رگڑوا کر ان کا پانی بنوایا اور اب ان سے نہانے کے بعد آریان کو مزہ چکھانے کے لیے
فل ریڈی تھی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد رواحہ نے پرفیوم کی پوری بوتل خود پر انڈیل ڈالی

آخر نیم کی کڑوی خوشبو جو پاس سے آرہی تھی اسے بھی تو دور بھگانا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ اس کا سارا پلان ہی خراب ہو جاتا۔۔۔۔۔

یار عون ریسٹورنٹ کو چھوڑ لانگ ڈرائیونگ پر چلتے

ہیں ویسے بھی ریسٹورنٹ میں جا کے توں ہماری انسلٹ ہی کرواتا ہے۔۔۔۔۔

آریان جلد سے جلد گھر واپس جانا چاہتا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ لوگ ریسٹورنٹ گئے تو

عون نے لڑکیوں کو گھورنے کے چکر میں ان کا آدھا دن ویسٹ کر دینا ہے۔۔۔۔۔

اس لیے وہ اسے ایک آدھ گھنٹہ گھمانے کے بعد واپس لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا

چلو جیسے تم دونوں زن مرید کہو مجھے پتا ہے میرے ساتھ تم دونوں کا دل نہیں لگ

رہا۔۔۔۔۔

گھر جا کے ایک بیوی کے پلو سے بندھنا چاہتا ہے اور ایک بیوی کو ڈنڈے گفٹ کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

عون نے ان دونوں پر طنز کیا جس پر دونوں کھسیانے سے ہو کر رہ گئے۔۔۔۔۔
یار عون وہ دیکھو ایک لڑکی وہاں پر اکیلی اداس سی بیٹھی ہوئی ہے چل کر پتا کرتے ہیں وہ کون ہے۔۔۔۔۔

عون نے گاڑی روکتے ہی عون کو کہا جو سکون سے آنکھیں موندے نا جانے کونسے سپنوں میں گم تھا۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے تجھے ابھی میں اپنی کثوبے بی کے ساتھ ہنی مون پر جانے ہی والا تھا کہ تم نے جگا دیا۔۔۔۔۔

چل اتر جلدی سے نیچے ویسے بھی دن میں دیکھے گئے خواب پورے نہیں ہوتے آریان نے اسے گاڑی سے کھینچ کر نیچے اتارا۔۔۔۔۔

ہے بیوٹیفل یہاں پر اکیلی اداس کیوں بیٹھی ہو آریان نے گھنٹوں کے بل بیٹھ کر منہ گھنٹوں میں دے کر بیٹھی ہمارے پوچھا۔۔۔۔۔

اپنے قریب سے کوئی مردانہ آواز سن کر اس نے جھٹ سے نظریں اوپر کیں

ا۔۔۔آ۔۔۔پ۔۔۔ک۔۔۔کا۔۔۔ن۔۔۔ا۔۔۔م۔۔۔آ۔۔۔یا۔۔۔ن۔

۔۔آریان شاہ ہے ناخوشی کے مارے ہمارے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اور آپ ہمارے روزانہ میرے لئے لمبے لمبے ریز دیتی ہیں ایڈٹس بنا کے پوسٹ کرتی ہیں وہیں نا۔۔۔۔۔

آپ کے ریز ایڈٹس مجھے بہت پسند ہوتے ہیں تھینک یو لٹل ڈول آریان شاہ نے مسکراتے ہوئے ہمارا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔

آپ جو میرے لیے اتنی محنت کرتی ہیں تو میرا بھی فرض بنتا ہے نا آپ کے لیے کچھ سپیشل کروں۔۔۔۔۔

ا۔۔۔م۔۔۔تو لٹل ڈول آپ میرے ساتھ ڈیٹ پر چلیں گی آریان نے ہمارے سامنے ہاتھ کیا جسے وہ جھٹ سے تھام گئی۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کی اداسی بھی کہیں جاسوئی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ عون اور عالیان منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

کہاں آریان شاہ انہیں لانگ ڈرائیونگ پر ٹر خا رہا تھا اور اب کہاں ہما کے ساتھ ڈیٹ پر جانے کو تیار تھا۔۔۔۔۔

یہ دونوں میرے دوست ہیں یہ عون اور یہ عالیان ان کی شکلیں دیکھ کے آریان نے بار بار ہما سے ان دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔۔۔

عالیان انکل آپ بھی بہت اچھے ہیں ایزال کا بہت اچھے سے خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ میں آپ کو انکل کہاں سے دکھائی دیتا ہوں عالیان نے آریان اور عون کو گھورا جو ہما کی بات پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ آپ کے گھر میں سب ہی آپ کو انکل کہہ کر مخاطب کرتے ہیں نا اس لیے میں نے بھی انکل کہہ دیا ہما نے اتنے کیوٹ انداز میں کہا کہ وہ تینوں مسکرا دیے۔۔۔۔۔

اور میں کیسا ہوں؟؟؟ عون نے اپنے دونوں ہاتھ پیٹ کی پاکٹ میں ڈالے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

آپ بہت شرا رتی ہیں سب کے چہروں پر ہنسی لے آتے ہیں آپ بھی بہت اچھے ہیں
ہم کے منہ سے اپنی تعریف سن کر اس نے فخریہ انداز میں عالیان اور آریان کی
طرف دیکھا۔۔۔۔۔

چلیں لٹل ڈول ڈیٹ پر آریان اسے لے کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔
ہما فرنٹ سیٹ پر جبکہ عون عالیان بیک سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔
عون آج ہمارے ساتھ بھی ایک لڑکی ہے اس لیے توں نادیدوں کی طرح کسی لڑکی کو
گھورنا میں نہیں چاہتا یہاں پر کوئی سکینڈل بنے اور لٹل ڈول کو آگے جا کے اس وجہ
سے کوئی مسئلہ ہو۔۔۔۔۔

عالیان کے کہنے پر عون نے ہاں میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔
لٹل ڈول ویسے آپ سیڈ کیوں تھیں؟؟؟ آریان نے بریانی کا چمچ منہ میں ڈالے ہما سے
پوچھا۔۔۔۔۔

دو دن ہو گئے رائیٹر نے قسط نہیں دی میں آپ کو مس کر رہی تھی اس لیے ہمانے
برگر کا بائٹ لیے آریان کو بتایا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

ہاؤسویٹ آف یوٹیل ڈول،،،، آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔۔۔۔

بائے کھانا کھانے کے بعد آریان، عون اور عالیان ہمارے ساتھ کافی ساری سیلفیاں لینے کے بعد اسے واپس اسی جگہ پر چھوڑ کر واپس جا چکے تھے۔۔۔۔۔

آہاں اب آئے گا بہت مزہ جب میں ان جل ککڑیوں کو عالیان، عون اور آریان کے ساتھ لی گئی سیلفیاں دکھاؤں گی ہمارا خوشی کے مارے گھومنے لگی۔۔۔۔۔

یارِ رواحہ ایسے آریان تیرے جال میں نہیں پھنسے گا اسے اپنے جال میں پھنسانے کے لیے تجھے تھوڑا ریڈی شیڈی ہونا پڑے گا رواحہ نے مرر کے سامنے خود کا معائنہ کرتے سوچا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کبرڈ کی طرف بڑھی وہاں سے بلیک نائٹی نکالنے کے بعد چہرے پر مسکراہٹ سجائے واشٹروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کے واشٹروم میں بند ہوتے ہی آریان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

یہ میڈم کہاں غائب ہیں،،، آریان نے ارد گرد کمرے میں نظریں دوڑائیں لیکن وہ اسے کہیں پر بھی نظر نہیں آئی۔۔۔۔

اچانک سے اس کی نظر سامنے واشروم سے آتی رواحہ پر گئی تو وہ اپنی جگہ پر سٹل سا ہو گیا۔۔۔۔

رواحہ سلک کی خوبصورت بلیک سلو لیس بازوؤں والی نائٹی پہنے جو اس کی سفید رنگت پر خوب بچ رہی تھی اس میں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے آریان کی نظروں میں خمار سا اترنے لگا۔۔۔۔۔

جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کی طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔

آریان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے پاس جا کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے بیڈ پر لایا۔۔۔۔۔

وہ تھوری سے اس کا چہرہ پکڑ کر اس کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

جو آریان کے دیکھنے پر جلدی سے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔۔

آریان کی انگلیوں کا لمس اپنے وجود پہ محسوس کرتے رواحہ کے جسم میں سنسنی سی دوڑ اٹھی جو اس کے پیچھے ہاتھ لیجا کے اس کی نائی کی دوڑیوں کو کھولنے لگا۔۔۔۔۔

روحہ نے ہاتھ پیچھے لیجا کے اپنی نائی کو سرکنے سے روکا لیکن آریان اس کا ہاتھ پکڑے تیزی سے اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔۔۔

جتنی تیزی سے وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اتنی ہی تیزی سے وہ اس کے ہونٹوں سے جدا ہوا تھا۔۔۔۔۔

چھیسیسی،،، یہ کیسی لپسٹک لگا رہی ہے تم نے اتنی کڑوی،،، آریان کی شکل دیکھ کر روحہ نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔

لگتا ہے لپسٹک ایکسپائر ہو گئی ہے،،، روحہ نے چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے جواب دیا۔۔۔۔۔

اور زور سے انگڑائی لی روحہ کی یہ حرکت آریان کے اندر کے تمام تر جذبات کو جگا گئی

۔۔۔۔۔

رواحہ بھی تو یہی چاہتی تھی اس کے سوئے ہوئے جذبات جاگیں اور وہ رواحہ کے قریب آئے۔۔۔۔۔

آریان نے کندھے سے اس کی شرٹ سرکائے وہاں اپنے ہونٹ رکھے کندھوں پر بھی اسے کڑواپن محسوس ہوا۔۔۔۔۔

آریان اپنا وہم سمجھ کر دوبار اسے اس کی گردن پر جھکا اور وہاں پر بھی اپنا لمس چھوڑنے لگا لیکن اب پھر اسے وہی کڑواپن محسوس ہوا۔۔۔۔۔

آریان نے چہرہ اوپر کیے رواحہ کے چہرے کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

آریان کو جھٹ سے سمجھ میں آیا یہ رواحہ کی کوئی نا کوئی شرارت ہے۔۔۔۔۔

کیا، کیا ہے تم نے جو اتنی کڑوی ہو رہی ہو،،،، آریان نے اسے گھورا جو ابھی بھی اپنا ہنسنے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں کیا میں نے تو،،،، لگتا ہے کچھ زیادہ ہی میٹھا کھا کر آئے ہیں جو میں کڑوی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔

اتنی ہی کڑوی لگ رہی ہوں تو جائیں آپ سو جائیں میں بھی چلیج کر لیتی ہوں رواح وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آریان اس کا ہاتھ تھامے اسے روک گیا اور اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں جانو میں ابھی منہ کاٹیسٹ چلیج کر لوں گا۔۔۔۔۔

کڑوی چیزوں کو میٹھا کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر چاکلیٹ نکال کر اس کا ریپر اتار کر دور پھینکتا رواح کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

جواب منہ کھولے آریان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آریان نے چاکلیٹ کو اپنی انگلیوں میں تھام کر رواح کے ہونٹوں کے درمیان زبردستی رکھتے آنکھ ونک کی۔۔۔۔۔

اور پھر رواح کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر رواح کے ہونٹوں پر جھک آیا۔۔۔۔۔

جبکہ اچانک سے ہوئے اس افتاد پر رواحہ حق دق سی پھٹی آنکھوں سے خود پر جھکے
آریان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے کیا سوچا تھا اور یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آیا۔۔۔۔۔
اس کا اپنا پلان اس پر ہی بھاری بن چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ پوری شدت سے رواحہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں لیے رواحہ
کی محسوس کن سانسوں کی خوشبو کو خود میں اندیلنے لگا۔۔۔۔۔

روحہ کے بگڑے تنفس کو محسوس کر کہ اپنے ہونٹ رواحہ کے ہونٹوں سے جدا کیے
تو رواحہ نے ہانپتے ہوئے اپنا سر آریان کے کندھوں پر ٹکا دیا۔۔۔۔۔

روحہ کی تیز دھڑکنوں کے شور کو اپنے سینے پر محسوس کر کہ آریان کے ہونٹوں پر
تبسم بکھر گیا۔۔۔۔۔

ہاہاہامائی ڈیروائف پینگاود آریان شاہ ازناٹ چنگا۔۔۔۔۔

آریان اس کا سر اپنے کندھوں سے ہٹاتے سامنے کرتے ایک بار پھر پوری شدت سے
اس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔

دیکھو آریان میں نے بس تھوڑی سی شرارت کی تھی اب تم مجھے تنگ کر رہے ہو

تم پہلے ہی جب سے واپس آئے ہو مجھے آئے روز تنگ کرتے ہو۔۔۔۔۔

میری کسی مزاحمت کو تم خاطر میں نہیں لاتے۔۔۔۔۔

اب مزید تمھاری یہ داداگری نہیں چلے گی۔۔۔۔۔

مگر اب تم نے یہ چیپ حرکتیں بند نہ کیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

جان من تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں ہو سکتا ہے شوہر کو خود سے دور بھگانے کے لیے

پتا نہیں کونسی کڑوی چیزوں سے نہاتی پھرتی ہو آریان نے گھور کر اسے گھمایا اور اس

کی گردن میں منہ چھپا گیا۔۔۔۔۔

آریان لیومی،،،، وہ اس کے پیٹ میں کہنی مارے اٹھنے لگی تھی تب ہی آریان اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالے اسے بیڈ پر لٹا گیا۔۔۔۔۔

ششششششش،،،،، جان من تم اتنا پیارا تیار ہو کر زہر بھی لگا آؤ گی تب بھی آریان شاہ تمہیں کچا چبانے سے بعض نہیں آئے گا وہ رواحہ کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔۔

ویسے بھی کب تک میں بغیر بچوں کے گھومتا پھروں گا آخر مجھے بھی تو اپنے بڑھاپے کا انتظام کرنا ہے اس لیے چپ چاپ پڑی رہو اور مجھے میرے بچوں کے آنے کا انتظام کرنے دو۔۔۔۔۔

آج تمہارا پھڑ پھڑانا بھی کسی کام نہیں آنے والا۔۔۔۔۔ اس لیے تمہاری بہتری اسی میں ہے چپ چاپ میرا ساتھ دو۔۔۔۔۔

بنارواحہ کو سمجھنے کا موقع دیے رواحہ کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لے کر اس کے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔۔

آریان کے شدت بھرے لمس پر رواحہ کو لگا جیسے کسی نے اس کے ہونٹوں پر دھکتا ہوا
کوئلہ رکھ دیا ہو۔۔۔۔۔

روحہ کو سانس نہ لیتا دیکھ وہ اس سے پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

آریان کے دور ہوتے ہی وہ اپنا بگڑا ہوا تنفس درست کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ چاکلیٹ کے ٹکڑے کر کے اس کے چہرے سے گردن پر رکھنے کے بعد پھرتی سے
اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا گیا۔۔۔۔۔

آریان میں تمہارا خون کر دوں گی پلیز ڈونٹ دوس اس کی اگلی حرکت کے بارے
میں سوچ کر رواحہ چینیخی۔۔۔۔۔

لیکن آریان اس کی باتوں پر دھیان دیے بغیر اپنے کام میں مصروف رہا۔۔۔۔۔

ایک نظر رواحہ کے غصے سے لال پڑتے چہرے کو دیکھ کر پوری شدت سے اپنا لمس
روحہ کے چہرے پر اور گردن پر چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے رکھی گئی چاکلیٹ کو ہونٹوں سے چنتے رواحہ کو اپنی ذات میں گم کرتا
چلا گیا۔۔۔۔۔

روحہ نے اپنی آنکھیں کھول کر آریان کو دیکھا۔۔۔۔۔

جوساری رات کسی آوارہ بادل کی طرح روحہ کو اپنی محبت کی بارش میں پور پور بھگوتا
رہا تھا۔۔۔۔۔

صبح ایزال کی آنکھ کھلی تو اس کا سامنا چھپکلی سے ہوا جو عالیاں کے صوفے سے اوپر والی
دیوار پر بیٹھی ایزال کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیز گو وہ ہلکی سی آواز میں بولی جو بمشکل اس کے اپنے کانوں تک پہنچی ہوگی۔۔۔۔۔
پلیز جاؤ نا اپنے گھر تمہارے گھر والے تمہارا انتظار کر رہے ہونگے کیوں صبح صبح مجھے
تنگ کر رہی ہو ایزال نے چھپکلی کے سامنے ہاتھ بھی جوڑ ڈالے لیکن وہ اپنی جگہ سے
ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔۔

پھر اچانک سے اس کے کانوں میں عالیاں کی آواز گونجی یہ لیں ڈنڈا ایزال اگر میں یا کوئی اور تمہیں تنگ کرے تو تم اس سے اس کی پٹائی کرنا۔۔۔۔۔

اگر تم مجھ سے پٹائی کروا کے جانا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں تمہاری پٹائی ہی کروں گی ایزال نے غصے سے ڈنڈا چھپکلی کی طرف پھینک کر اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔

ڈنڈا چھپکلی کو لگنے کی بجائے سیدھا عالیاں کے سر میں لگا۔۔۔۔۔

عالیاں جو نیند کی وادیوں میں گم تھا جلدی سے ہڑبڑا کر اپنا سر تھام کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اففف یہ ڈنڈا کس نے مارا مجھے عالیاں نے اپنا سر پکڑے ایزال کی طرف دیکھا جو عالیاں کے دیکھنے پر ڈر کے مارے سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

عالیاں نے نظر ادھر ادھر گھمائی تو اس کو پوری بات سمجھ میں آگئی یہ اس کی سویٹ گرل کا کارنامہ ہے۔۔۔۔۔

سوری ہم تو آپ کو چھپکلی سے بچانا چاہتے تھے لیکن چھپکلی نے ہم سے بدلہ لینے کے لیے بدلے میں آپ کو ہی ڈنڈا مار دیا۔۔۔۔۔

عالیان نے منہ کھولے ایزال کی طرف دیکھا جو کیسے سارا الزام چھپکلی پر لگا رہی تھی

چلیں کوئی بات نہیں جو ہونا تھا ہو گیا اب ہم فریش ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے ڈیوٹی پر جانا ہے۔۔۔۔۔ آج کشوہ اور رواحہ بھا بھی نے شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔۔۔

آپ بھی ان کے ساتھ چلے جائیے گا اور اپنے لیے شاپنگ کر لیجئے گا۔۔۔۔۔

وہ اپنی پاکٹ سے پانچ ہزار کے کافی سارے نوٹ ایزال کے ہاتھ میں تھا کر کبرڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ آج اسے سچ میں جلدی آفس جانا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ میں آج ایک بہت ہی امپورٹنٹ نیوز لگی تھی۔۔۔۔۔

کیسے غریب، بھوکے، کنجوس شوہر ہیں جو شادی کو اتنے دن ہو گئے اور بیوی کو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دی۔۔۔۔۔

عون مرر کے سامنے تیار ہو رہا تھا جب کشوہ نے منہ بسورے اس پر طنز کیا۔۔۔۔۔

ہائے اللہ میری پیاری چوٹی جان مانگ کر تو دیکھے وہ بھی حاضر ہے۔۔۔۔۔

پھر پیسوں کی تمھارے سامنے کیا اوقات ہے عون نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر
اسے آنکھ ونک کی۔۔۔۔۔

بدلے میں کشوہ نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکا جسے وہ کیچ کر
گیا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا بچے کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا بیگم عون کو اس کے چہرے کے تیور خطرناک
لگے۔۔۔۔۔

اوہ سوری،،،، مجھے تو یاد ہی بھول گیا میں نے تو اس چھوٹے سے کا کے لیے فیڈر
بنانا ہے کشوہ نے اس کے چھوٹے بچے والی بات پر طنز کیا اور اٹھ کر باہر جانے لگی
۔۔۔۔۔

تب ہی عون نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے اپنے ہگ میں لیا۔۔۔۔۔

اس کی گردن سے بال پیچھے ہٹائے وہاں پر موجود چھوٹے سے تل کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔۔

تمھاری گردن پر یہ جو تل ہے،،،

اس پر میرا دل ہے،،،

شعر سنانے کے بعد وہ اس کے تل کو زور سے دانتوں میں دبائے کاٹ گیا۔۔۔۔۔
بدلے میں کشوہ نے ہائی ہیل زور سے اس کے پاؤں پر ماری جو اچھل کر اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

تم سچ میں بہت ظالم ہو یار،،،، عون کو اپنے کام میں اس کی مداخلت پسند نہ آئی۔۔۔۔۔

آخر بیوی کس کی ہوں کشوہ نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔۔

عون نے اسے گھورتے اپنا والٹ نکال کر اس کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

جس میں سے کشوہ نے اپنی مطلوبہ رقم نکالنے کے بعد واپس کر دیا۔۔۔۔۔

تھینک یو،،،، کشوہ نے دانتوں کی نمائش کرتے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔

ایزال میری جان کچھ بھی نہیں ہو گا ہم ہیں نا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ اور پھر
تمہارے شوہر کا منہ دکھائی میں دیا گیا یہ گفٹ یعنی ڈنڈا شریف بھی تو تمہارے پاس
ہے۔۔۔۔۔

جو اچھے اچھے بد معاشوں کی پٹائی کرنے کا کام سرانجام دیتا ہے۔۔۔۔۔
رواحہ اور کشوہ کب سے ایزال کو شاپنگ پر جانے کے لئے منار ہی تھیں۔۔۔۔۔
لیکن وہ تھی کہ منع کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔
ہمیں ڈر لگتا ہے کہیں تایا ابو ہمیں ڈھونڈ نہ لیں ہم اتنے دن سے گھر میں تھے تو سیو
تھے۔۔۔۔۔

لیکن باہر جانے کے لئے ہمارا دل نہیں مان رہا۔۔۔۔۔

دیکھو ایزال پہلے بھی تو تم میرے ساتھ باہر جاتی ہی تھی نا تو اب کیا مسئلہ ہے

اب تو رواحہ بھی ہمارے ساتھ ہے میں اور رواحہ تمہارے لیفٹ رائٹ میں رہ کر
باڈی گارڈ کا کام سرانجام دیں گے اور تیسرا باڈی گارڈ یہ ڈنڈا بھی تو ہمارے ساتھ ہے نا
تو پھر تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

اب اگر تم نے کچھ بولنے کے لیے اپنی یہ چھوٹی سی چونچ کھولی تو ہم تمہیں اٹھا کر
شاپنگ پر لے کر جائیں گے رواحہ نے بات نہ بنتی دیکھ ایزال کو دھمکی دی۔۔۔۔۔
اگر آپ دونوں نے ایسا کیا تو ہم انہیں آپ کی شکایت لگا دیں گے ایزال نے بھی
مسکراتے ہوئے بدلے میں انہیں دھمکی دی۔۔۔۔۔

جس پر دونوں کا پورے کا پورا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔
انہیں کہیں تم ہماری شکایت لگاؤ گی کشوہ نے ایزال کے کندھے پر کندھا مارے
اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بتاؤ کسے ہماری شکایت لگاؤ گی رواحہ نے بھی لقمہ دیا۔۔۔۔۔

انہیں جن سے ہماری شادی ہوئی ہے ایزال نے گردن جھکائے مجرموں کی طرح
جواب دیا۔۔۔۔۔

ارے جن سے تمہاری شادی ہوئی ہے ان کا کوئی نیم بھی ہو گا نا وہ دونوں اب بھی
اسے چھیڑنے سے بعض نہ آئیں۔۔۔۔۔

عالیان جی کو بتاتے ساتھ ہی وہ شرم کے مارے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔۔۔
اچھا ااااا جیسیسیسی،،،،، رواحہ نے ایزال کے کندھے پر کندھا مارے اچھا جیسی کو کافی
لمبا کھینچ ڈالا۔۔۔۔۔

ہاں جیسیسیسی،،،،، بدلے میں کشوہ نے بھی ہاں جیسی کو مزید کھینچتے اسے چھیڑا اور پھر
تینوں قہقہہ لگا کر ہنس دیں۔۔۔۔۔

ہنستے ہوئے تم بہت اچھی لگتی ہو ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہا کرو۔۔۔۔۔

اللہ تمہاری خوشیوں کو ہمیشہ ایسے ہی آباد رکھے نوشیبہ بیگم نے ایزال کو گلے سے
لگاتے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔۔۔

پھر تینوں ہنسی خوشی شاپنگ کرنے چلی گئیں۔۔۔۔۔

کچھ انمول دوست ہوتے ہیں جن سے پل بھر کی گفتگو، چہرے پر چومیس گھنٹے
مسکراہٹ کی وجہ بن جاتی ہے

ان تینوں نے خوب شاپنگ کی تھی رواحہ اپنے نمبر پر آتی عالیاں کی کال دیکھ کر تھوڑا
سائیڈ پر چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ ایزال کی نظر ایک خوبصورت سی فراک پر گئی تو وہ اسے دیکھتے دیکھتے اس کی
طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کسوتہ شاپنگ کم کر رہی تھی اپنے شوہر کی طرح لوگوں کا دماغ زیادہ کھارہی تھی

۔۔۔۔۔

ایزال کی نظر فراک کے پیچھے کھڑی اپنی کزن اور تائی پر گئی تو اس کے منہ سے زور
دار چیخ برآمد ہوئی۔۔۔۔۔

اور تمام شاپنگ بیگز چھوٹ کر اس کے ہاتھ سے نیچے گرے۔۔۔۔۔
ایزال کے چہرے پر ڈر کے تاثرات دیکھ کر زویا اور شمیم بیگم کے چہرے پر طنزیہ
مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

ایزال کی چیخ سن کر رواحہ اور کشوہ بھی اس طرف آئیں جہاں پر شمیم بیگم ایزال کو
اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے باہر لے کے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔
شمیم بیگم نے مال کے باہر لیجانے کے بعد ایزال کو پٹخننے والے انداز میں چھوڑا۔۔۔۔۔
جیسے پیچھے سے رواحہ نے آکر تھاما۔۔۔۔۔ ورنہ کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ زمین بوس
ہی ہو جاتی۔۔۔۔۔

چپ کروایز و کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ تمہیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

یہ اب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں کیونکہ ہم تمہارے ساتھ ہیں کشوہ نے ساتھ لگائے
اسے حوصلہ دیا جواب بھی ڈر کے مارے کانپے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیز ہمیں بچائیں۔۔۔۔۔ یہ ہمیں ماریں گی۔۔۔۔۔ ہمیں ان سے مار نہیں کھانی
ایزال کی باتوں سے صاف معلوم ہو رہا تھا سامنے کھڑی وہ عورت کوئی اور نہیں بلکہ
ایزال کی تائی ہے۔۔۔۔۔

اے لڑکی تجھے کیا لگا تھا توں گھر سے بھاگ کر ہم سے بچ جائے گی اس سے پہلے کہ
شیمیم بیگم ایزال کی طرف بڑھتی رواحہ ان کے بچ آئی۔۔۔۔۔
میں تو آپ سے سلام دعا کرنے آپ کے گھر میں ہی آنا چاہتی تھی لیکن آپ تو خود ہی
یہاں پر چل کر آ گئیں۔۔۔۔۔

چلو اچھی بات ہے پٹرول کی قیمتیں ویسے بھی آسمان کو چھو رہی ہیں میری بجٹ ہو گئی
۔۔۔۔۔

بجٹ ہونے پر مجھے جو خوشی ہو رہی ہے میں اس کے بارے میں تمہیں بتا نہیں سکتی
۔۔۔۔۔

پتا ہے کیوں؟؟؟؟

کیونکہ حرام کما کر کھانے والوں کو بجٹ کی خوشی کے بارے میں کیا پتا۔۔۔۔۔

رواحہ خود ہی ان سے سوال کر رہی تھی اور خود ہی انہیں جواب دے رہی تھی

بہت ظلم کیا ہے نا تم نے ایزال پر اور نا جانے ایزال جیسی کتنی ہی لڑکیوں پر۔۔۔۔۔

اب اگر اتنی ہی ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دکھاؤ ایزال کو روحہ ان کے بیچ سے سائیڈ پر
ہوئی۔۔۔۔۔

شیم بیگم مسکرا کر ایزال کی طرف بڑھیں لیکن روحہ راستے میں ہی ٹانگ اٹکا کر اسے
نیچے گرا چکی تھی۔۔۔۔۔

جو منہ کے بل زمین پر گری تھی دوسروں کو گرانے والے خود ہی منہ کے بل گرتے
ہیں روحہ نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

جبکہ زویا ان کی نظروں میں آئے بغیر ہی وہاں سے کھسک چکی تھی۔۔۔۔۔

اگر اسے اپنے پلان کو کامیاب کرنا تھا تو فلحال ان لوگوں کو نظروں میں نہیں آنا تھا

شیمیم بیگم کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا تھا اس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔
کیونکہ وہ اس کی ماں کی سوتن تھی جو لڑکی اپنی سگی ماں کی ناہوسکی وہ اپنی ماں کی سوتن
کی کہاں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

ایزال اس عورت کو سزاہم نہیں تم دوگی کیونکہ یہ تمہاری قصوروار ہے۔۔۔۔۔
بی بریوایزال اس نے تمہارے ساتھ ظلم کرنے کے ساتھ ساتھ تم جیسی اور لڑکیوں
کی زندگیاں بھی خراب کی ہیں۔۔۔۔۔

یہ عورت لڑکیوں کی سملنگ کا کام کرتی ہے آج اگر تم نے اسے سزا نہ دی تو یہ آگ
ناجانے اور کتنی لڑکیوں کی زندگیاں خراب کرے گی۔۔۔۔۔

یہ لوڈنڈا اور اس عورت کو دکھا دو تم کمزور نہیں ہو۔۔۔۔۔ وقت حالات اور عورت
نے تمہیں کمزور بنایا ہے۔۔۔۔۔

رواحہ کے حوصلہ دینے پر ایزال نے آنکھیں کھولے اپنی تائی کی طرف دیکھا اور پھر
ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی تائی کے کیے گئے ظلم لہرائے

۔۔۔۔۔

ٹھاہ،،، ٹھاہ،،، ٹھاہ ایک کے بعد ایک ڈنڈوں کی برسات ایزال نے اپنی تائی پر کر ڈالی

اگر ٹائم پر عالیان وہاں نہ پہنچتا تو اس کی شیرنی بنی بیوی آج اپنی تائی کو اس دنیا سے ہی رخصت کر ڈالتی۔۔۔۔

یو آر انڈر اریسٹ،،،، بہت کر لی عیاشی اب ذرا تمہیں جیل کے اندر کی جنت کی ہوا کھلاؤں۔۔۔۔۔

دولید کی کانسٹیبلز نے آگے بڑھ کر شمیم بیگم کو اٹھایا اور ایزال کو اس سے جدا کیا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا تم لوگ مجھے پکڑ کر مجھ سے بچ نہیں سکتے میرا بدلہ وہ تم سے لیں گے شمیم بیگم جاتے ہوئے بھی دھمکی دینا نہ بھولیں۔۔۔۔۔

آج ہمیں سمجھ میں آئی ڈنڈے کی اصل قیمت رواجہ اور کشوہ نے داد دینے والے انداز میں عالیان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جبکہ عالیان نے فخریہ نظروں سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

تمھاری ماں تو پھنس گئی ہیں اب جو بھی کرنا ہے ہمیں ہی کرنا ہم زیادہ ویٹ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

میں ڈیڈ کو بھی انفارم کر دیتی ہوں ہماری ہیلپ کریں۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے ہم کل ہی اپنے پلان پر عمل کریں گے دوسری طرف سے مثبت سائن ملتے ہی وہ اپنے ڈیڈ کو کال ملانے لگی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو ڈیڈ، آپ مجھ سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے۔۔۔۔۔
میرے لیے کچھ بھی نہیں کر رہے۔۔۔۔۔ مجھے وہ چاہیے۔۔۔۔۔ زویا کال اٹینڈ ہوتے ہی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو میری بچی میں نے ایک بہت اچھا پلان سوچ رکھا ہے بس تم دونوں ٹائم پر پہنچ جانا میں ایڈریس سینڈ کر دوں گا۔۔۔۔۔

بائے مجھے بہت کام ہیں دوسری طرف سے کال کٹ کر دی گئی۔۔۔۔۔

یس یس،،، ڈیڈ نے کہہ دیا ہے تو پکا آج آریان شاہ میرا ہو جائے گا زویا خوشی سے
پھولے نہیں سمار ہی تھی۔۔۔۔۔

واہ بھی واہ مجھے نہیں پتا تھا میری ڈرپوک سویٹ گرل اتنی بریو ہے۔۔۔۔۔
کیسے کپڑوں کی طرح اپنی تائی کو دھور ہی تھی لگتا ہے مجھے بھی بچ کے رہنا پڑے گا
کہیں میری بھی دھلائی نہ کر دے عالیان نے شرارت سے کہتے بھرپور ڈرنے کی
کوشش کی۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ ایزال ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے اس کی طرف مڑی اور ڈنڈا اس کے سامنے
کیا۔۔۔۔۔

عالیان ڈر کے مارے اچھل کر اپنی جگہ سے دور ہوا۔۔۔۔۔

آپ ڈنڈا نیچے رکھ کر مجھ سے بات کیا کریں مجھے ڈر لگتا ہے،،،، عالیان پھر اس کا
مراقبہ اڑانے سے بعض نہ آیا۔۔۔۔۔

دیکھیں ہم ڈرپوک نہیں ہیں وقت اور حالات نے ہمیں ڈرپوک بنادیا تھا۔۔۔۔۔
اس لیے آپ ہمارا مذاق اڑانا بند کریں اور دوسری بات صبح بائے مسٹیک آپ کو ڈنڈا
لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ بار بار ہمارا مذاق نہیں اڑا سکتے۔۔۔۔۔
اگر اب آپ نے ہمارا مذاق اڑایا تو ہم آپ کو۔۔۔۔۔
کیا ہم آپ کو؟؟؟؟ ابھی اس کے الفاظ مکمل بھی نہ ہوئے تھے جب عالیان نے اس
کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔
ورنہ ہم آپ کو اپنے روم سے باہر نکال دیں گے نوشیبہ آنٹی کو آپ کی کمپلین کر دیں
گے۔۔۔۔۔

ایزال نے اپنے تئیں اسے دھمکی دی۔۔۔۔۔ اس کی دھمکی سن کر عالیان کو عنابی
ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔۔

اچھا تو تم مجھے میرے روم سے باہر نکالو گی،،، عالیان نے اس کی طرف دیکھتے ایک آئبر واچکائی۔۔۔۔۔

ہمیں پتا ہے یہ آپ کا ہی گھر ہے لیکن ہمیں یہ بھی پتا ہے شادی کے بعد شوہر کا گھر ہی عورت کا گھر ہوتا ہے اس لیے یہ گھر ہالف ہمارا بھی ہے۔۔۔۔۔

نا جانے ایزال میں آج اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی وہ عالیان کے سامنے شیرنی بنی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

شاید یہ سب گھر والوں کی محبت اور عزت کا ہی پھل تھا جو آہستہ آہستہ ایزال کے دل میں سے تمام تر ڈر ختم کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو پھر جب یہ گھر ہم دونوں کا ہالف ہالف ہے تو تم مجھے گھر سے کیسے نکال سکتی ہو عالیان بھی شاید آج اپنی بیوی سے لڑنے کے فل موڈ میں تھا۔۔۔۔۔

آپ شاید بھول رہے ہیں بیڈ والا حصہ ہمارا ہے اور صوفے والا آپ کا ہے اور اس وقت آپ ہمارے حصے میں ہیں۔۔۔۔۔

ہم آپ سے ناراض ہیں کیونکہ آپ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں اس لیے آپ ہمارے حصے سے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔

ایزال نے عالیان کی طرف دیکھ کے منہ بسورا۔۔۔۔۔ اس کی حصے والی بات پر عالیان عیش عیش کراٹھا۔۔۔۔۔

بہت میسنی ہو تم سویٹ گرل،،، عالیان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑایا کیونکہ ایزال اپنا ڈنڈا پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

جو کہتا ہے وہی ہوتا ہے،،، اس کے جواب پر عالیان کا منہ پورے کا کھل گیا۔۔۔۔۔
ویسے سویٹ گرل بیوی کے حقوق بھی ہوتے ہیں عالیان نے اسے مزید چھیڑا۔۔۔۔۔

نوشیبہ آنٹی نے بتایا تھا نا ابھی ہم معصوم ہیں۔۔۔۔۔ چھوٹے ہیں تو آپ ہم سے ایسی باتیں نہیں کر سکتے ایزال نے دنیا بھر کی معصومیت چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔۔۔

تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ اس کا جواب عالیان کو حیرانگی میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ اس بارے میں تو وہ اور نوشیبہ بیگم ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔

تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟؟؟ عالیاں نے اس سے ایک بار پھر سوال کیا۔۔۔۔۔

ہمیں کسی نے بھی نہیں بتایا بلکہ ہم نے خود سنا تھا نکاح والے دن جب آپ اور نوشیہ

آنٹی باہر کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس لیے تو ہم آپ سے نہیں ڈرتے،،،، ایزال نے انگلیاں چٹخائے آنکھیں پٹیٹاتے

ہوئے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔۔۔

عالمیان اس کا جواب سن کر اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

آپ ایسے اچھل کر کیوں کھڑے ہوئے کمرے میں کچھ ہے کیا؟؟؟

ایزال جو دونوں ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے بیٹھی تھی عالیاں کی اچھلنے والی حرکت پر

جلدی سے دونوں ٹانگیں اوپر کیں۔۔۔۔۔

ہاں وہ تمہارے بیڈ کے نیچے کا کروچ ہے میں نے ابھی ابھی جاتے ہوئے دیکھا ہے
عالیان نے اپنی میسنی پلس چالاک بیوی کو مزہ چکھانے کا ارادہ بنایا جو مزے سے اسکی
باتیں بھی چھپ کر سن چکی تھی۔۔۔۔

پلیز آپ کا کروچ کو بھگا دیں ہمیں ڈر لگتا ہے اپنی بیوی کو شیرنی سے بھگی بلی بنتے دیکھ
عالیان کو مزہ آیا اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے عالیان نے دل ہی دل میں خود کو داد
دی۔۔۔۔

میں کیوں بھگاؤں تمہارے حصے میں ہے تو تم ہی بھگاؤ ویسے بھی تم نے خود مجھے اپنے
حصے سے نکالا ہے اور واپس آنے کے لیے منع بھی کیا ہے۔۔۔۔۔

عالیان چہرے پر سنجیدگی سجائے پھیل کر صوفے پر بیٹھ گیا اور ایزال کی حالت
انجوائے کرنے لگا۔۔۔۔

دیکھیں ہم مذاق کر رہے تھے۔۔۔۔۔ مذاق بھی تو دوستوں سے ہی کیے جاتے ہیں
اب آپ ہمارے دوست ہیں نا۔۔۔۔۔

ہم آپ سے مذاق نہیں کریں گے تو کس سے کریں گے۔۔۔۔۔

آپ ہماری ہیلپ کریں۔۔۔۔۔ ویسے بھی شوہر کا حق ہوتا ہے بیوی کو پروٹیکٹ کرنا
پلیز آپ ہمیں یہاں سے لے جائیں۔۔۔۔۔

اس کے منہ میں جلدی جلدی میں جو آتا گیا بولتی گئی اور بیڈ پر آنکھیں میچے باہیں پھیلا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

آج وہ عالیان کا ضبط آزمانے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔۔

پلیز لے جائیں شوہر ہونے کے ناطے نہ سہی ایک پولیس انسپکٹر ہونے کے ناطے ہی
لے جائیں۔۔۔۔۔

اگر اس ناطے بھی نہیں لے کے جانا تو اپنی بھابھی کی بیسٹ فرینڈ ہونے کے ناطے ہی لے جائیں۔۔۔۔۔۔

اگر اس ناطے بھی نہیں لے کے جانا تو۔۔۔۔۔۔۔ چپ ہو جاؤ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی عالیان نے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھائے مزید بولنے سے بعض رکھا

شکر ہے آپ نے ہمیں بچالیا آپ بہت اچھے ہیں عالیان نے اسے لا کر صوفے پر بٹھایا
تو اس نے شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔

سوئٹ گرل تمھاری زبان ہے یا پھر الیکٹرک ٹرین جو چلتی ہی جاتی ہے رکتی ہی نہیں
ہے۔۔۔۔۔

ہم تو آپ کا شکریہ ادا کر رہے تھے؟؟؟ آپ ہمیں ڈانٹے جارہے ہیں۔۔۔۔۔
اب آپ پیچھے ہٹیں ہمیں سونے دیں وہ صوفے پر جگہ بناتی جلدی سے لیٹ گئی
۔۔۔۔۔

تم میرے صوفے پر سوؤ گی تو میں کہاں سوؤں گا؟؟؟؟
آپ آج کے دن ہمارے حصے میں سو جائیں،،، ایزال نے جلدی سے آنکھیں میچ لیں
۔۔۔۔۔

اس چالاک چوہیا کو تو میں ابھی مزہ چکھاتا ہوں عالیان نے اسے گود میں اٹھا کر
صوفے سے نیچے کھڑا کر دیا۔۔۔۔۔

اور خود جلدی سے صوفے پر لیٹ کر ہاتھ آنکھوں پہ رکھ کے آنکھیں موند گیا اور اپنی سویٹ گرل کی حرکتیں ملاحظہ کرنے لگا جواب غصے سے لال ہو رہی تھی بھئی چالاک چوہیا کو مزہ بھی تو چکھنا تھا اس کی چالاکی کا۔۔۔۔۔

سوئیں گے تو ہم ادھر ہی کیونکہ ہمیں کا کروچ کا ڈنر نہیں بننا ایزال نے غصے سے اپنی ناک پھلائی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عالیان کو اپنے اوپر بوجھ سا محسوس ہوا تو اس نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے دیکھا اپنے پیٹ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جسے ایزال نرم و ملائم گدا سمجھ کے بڑے مزے سے لیٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

اتر و جلدی سے نیچے کتنی موٹی ہو مجھے سانس بھی نہیں آرہا، عالیان نے ہونٹوں تلے دبائے کیونکہ ایزال لفظ موٹی پر اپنا مطالعہ کرنے کے بعد اب جوالہ مکھی بنی عالیان کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ ہمیں ایسے کیسے موٹی کہہ سکتے ہیں جبکہ ہم آپ کی فنگر جتنے موٹے ہیں ایزال نے اسے بتایا۔۔۔۔۔

میرے اوپر پناہ لے کر مجھ سے ہی لڑ رہی ہوا بھی بتاتا ہوں تمہیں عالیان نے سائیڈ پلٹ کر اسے نیچے گرایا۔۔۔۔۔

وہ جو مضبوطی سے عالیان کی گردن میں مضبوطی سے اپنی بانہیں ڈال چکی تھی عالیان کو گردن پر دباؤ سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

تو وہ بھی دھرام سے نیچے زمین پر گرا۔۔۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا عالیان نیچے جبکہ ایزال اس کے اوپر تھی۔۔۔۔۔

دوسروں کو نیچے گرانے والے خود بھی منہ کے بل نیچے زمین پر گرتے ہیں ایزال نے اپنے چہرے پر آئے بال سائیڈ پر کر کے اس کا مذاق اڑایا۔۔۔۔۔

تم میری سوچ سے زیادہ چالاک ہو۔۔۔۔۔ میں تو تمہیں بہت معصوم سمجھتا تھا

۔۔۔۔۔

عالیان اسے واقعی میں بہت معصوم سمجھتا تھا لیکن آج اس کی باتیں اور حرکتیں عالیان کو حیران کر گئی تھیں۔۔۔۔۔

دیکھیں جب دشمن کھلے عام میں گھوم رہا ہو تو ساتھ میں مل کے اس کا مقابلہ کرنا
چاہیے اس لیے آج آپ ہمیں اپنے حصے میں پناہ دے دیں۔۔۔۔۔

پھر کبھی آپ کو ضرورت ہوئی تو ہم آپ کو پناہ دے دیں گے ایزال نے عالیان کے
سامنے ڈیل کے لیے ہاتھ بڑھائے۔۔۔۔۔

جسے وہ ہاں میں سر ہلاتے مسکراتے ہوئے تھام گیا۔۔۔۔۔

لیکن اتنے چھوٹے صوفے پر دونوں سوئیں گے کیسے؟؟؟ عالیان نے چہرے پر
معصومیت سجائے ایزال سے پوچھا۔۔۔۔۔

حالانکہ وہ اس کے جواب کے بارے میں پہلے سے ہی اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔

اور جواب آیا بھی اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔۔۔۔۔

جیسے پہلے سوئے تھے ویسے اب سوئیں گے۔۔۔۔۔ ہم پتلے ہیں اس لیے آپ کے پیٹ

پر سکون سے پناہ لے سکتے ہیں لیکن آپ موٹے ہیں آپ نے ہمارے اوپر پناہ لی تو ہمارا

کچو مر ہی نکل جائے گا۔۔۔۔۔

ایزال نے آسان ساحل پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عالیان کی میٹھی میٹھی سی انسلٹ بھی کر ڈالی۔۔۔۔۔

اس کی یہ معصوم سی انسلٹ عالیان کو دل و جان سے پسند آئی۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ ہمیں اب ناگرایہ گانہیں لیٹے آدھا گھنٹہ ہوا تھا جب عالیان کے کانوں میں اس کی آواز گونجی۔۔۔۔۔

اب اگر تم چپ چاپ نہ لیٹی تو تمہارا یہ عاشق اپنے سوئے ہوئے جذباتوں کو ضرور اٹھا لے گا۔۔۔۔۔

عالیان نے اسے دھمکی دی۔۔۔۔۔ اس کی دھمکی اور اس کے پیچھے کا مطلب سمجھ کے ایزال چپ چاپ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اس کے بعد دوبارہ اسے کمرے میں اس کی آواز نہیں گونجی۔۔۔۔۔

ہاں تو چوٹی میڈم شوہر کی حق حلال خون پسینے کی کمائی سے بس خود کے لیے ہی شاپنگ کی ہے۔۔۔۔۔

یا پھر اپنے معصوم، شریف، غریب شوہر کے لیے بھی کچھ لیا ہے۔۔۔۔۔
کشوہ کو بار بار اپنی شاپنگ کا سامان ٹرائے کرتے دیکھ عون نے اس سے پوچھا
۔۔۔۔۔

مائی ڈیر نوٹسکی ہبی جی،،، ایسا بھلا ہو سکتا ہے میں اپنے لیے شاپنگ کروں اور اپنے معصوم، شریف، غریب شوہر کے لیے نہ کروں کشوہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا
۔۔۔۔۔

سچ کہہ رہی ہو،،، عون ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جاتے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر لیجاتے تھوری اس کے کندھوں پر ٹکائے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

میں نے پہلے کبھی جھوٹ بولا بھی ہے آپ سے کشوہ نے اس کے پیٹ میں کہنی مارے چہرہ اس کی طرف موڑے گھورا۔۔۔۔۔

عون نے اس کے چہرے کے خطرناک تاثرات دیکھتے پیٹ پر ہاتھ رکھے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر دکھاؤ نا جلدی سے،،، اسے دوبار اسے اپنی شاپنگ کی چیزیں ٹرائے کر تا دیکھ
عون نے جل بھن کر پوچھا۔۔۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے صبح سب کے سامنے دکھا دوں گی۔۔۔۔۔

آخر سب کو پتا چلنا چاہیے میں اپنے شوہر سے کتنی محبت کرتی ہوں کشوہ تھوڑا اتراتے
ہوئے بولی۔۔۔۔۔

لگتا ہے کوئی بہت ہی کمال کا گفٹ لائی ہے یہ چوٹی میرے لیے جو مجھے اکیلے میں نہیں
دکھا رہی بلکہ سب کے سامنے دکھا کے انہیں جلانے کی عون نے دل ہی دل میں سوچا
۔۔۔۔۔

ایسا گفٹ دوں گی اس بندر کو کہ ساری زندگی کسی سے گفٹ نہیں مانگے گا کشوہ عون
کے دیکھنے پر دانت پیستے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔۔

چلو پھر جلدی سے سوتے ہیں صبح مجھے اپنا گفٹ بھی دیکھنا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم پریشان کیوں ہو؟؟؟؟؟ رواحہ جب سے شاپنگ سے واپس آئی تھی اس کے
چہرے پر پریشانی تھی۔۔۔۔۔

آریان آپ کو پتا ہے جب آج ایزال کی تائی امی کو پولیس پکڑ کے لے جا رہی تھی تو اس نے ہمیں دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک ساری
بات آریان کو بتا ڈالی۔۔۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو وہ جو کوئی بھی ہے اب جلدی ہی پکڑا جائے گا۔۔۔۔۔

عالیان بھی چھان بین کر رہا ہے اور میں نے بھی اپنے کئی آدمی اپنے اور بابا اور چاچو کے قریبی دوستوں کے پیچھے لگا دیے ہیں۔۔۔۔۔

کیونکہ داعی کا کہنا ہے ہمارا جو بھی دشمن ہے وہ ہمارا بہت ہی قریبی ہے۔۔۔۔۔

اسے ہمارے بارے میں ساری معلومات ہیں اس لیے تو اس نے کتنی صفائی سے اپنے
کیے کا الزام چچی پر لگا دیا۔۔۔۔۔

اور ہماری آپس میں ہی لڑائی کروادی۔۔۔۔۔

تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے چپ چاپ آرام سے سو جاؤ اب ان شاء اللہ
سب ٹھیک ہو گا آریان نے نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا۔۔۔۔۔

ٹن۔۔۔۔۔ ٹن۔۔۔۔۔ ٹن۔۔۔۔۔ ٹن اب جلدی سے سب لوگ نیچے آجائیں۔۔۔۔۔
میں اپنے پیارے سے شوہر کے گفٹ لے کر آئی ہوں جسے دیکھنے کے لیے وہ بہت ہی
بے قرار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

صبح صبح ہی کشوہ اور عون نے پلیٹیں بجا بجا کر سارا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔
پلیٹوں سے زیادہ تو ان دونوں میاں بیوی کے گلے پھاڑ کر چینخنے کا شور تھا۔۔۔۔۔

ان کا شور سن کر سب لوگ آہستہ آہستہ سے نیچے جمع ہونا شروع ہو چکے تھے

تم دونوں پاگل خانے سے بھاگے ہوئے کوئی پاگل لگ رہے ہو رواحہ نے جمائی روکتے
ان پر طنز کیا۔۔۔۔۔

جسے دونوں نے سر کو خم دیتے قبول کیا۔۔۔۔۔

اب بتاؤ بھی کیا ہے کیوں صبح صبح سب کی نیند کا بیڑا غرق کیا ہے۔۔۔۔۔

عالیان نے عون کے پاس بیٹھتے اس کی کمر میں دھموکہ رسید کیا۔۔۔۔۔

کشوہ میرے لیے گفٹ لے کر آئی ہے وہ سب کے سامنے مجھے گفٹ دکھانا چاہتی ہے

اس لیے تم سب کو یہاں اتنی صبح اکھٹا کیا ہے۔۔۔۔۔

عون نے کشوہ کی طرف دیکھتے خوش ہو کر اسے بتایا۔۔۔۔۔

بیٹا جی جس کے لیے اتنا ڈھول پیٹا ہے تم دونوں میاں بیوی نے ذرا وہ بھی دکھا دو

ہم بھی تو دیکھیں تم نے عون کے لیے ایسا کونسا گفٹ لیا ہے جسے دیکھنے کے لیے وہ اتنا بے صبر ہو رہا ہے داجی کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتی گفٹ اٹھانے چلی گئی

یہ ایک چھوٹا سا گفٹ میرے پیارے بیٹی جی کے لیے کشوہ نے مسکراتے ہوئے گفٹ عون کی طرف بڑھایا جسے وہ خوش ہوتے جلدی سے تھام گیا۔۔۔۔۔

جلدی سے کھول کے دکھاؤ عون کیا لے کر آئی ہے کشوہ تمہارے لیے نوشیبہ بیگم بھی گفٹ دیکھنے کے لیے بے صبری ہوئیں۔۔۔۔۔

عون نے جیسے ہی گفٹ کھولا مارے صدمے کے اس کا منہ پورے کا پورا کھل گیا

جبکہ پورے لاؤنج میں اس کا گفٹ دیکھ کر سب گھر والوں کے قہقہے گونج رہے تھے

کیونکہ کشوہ نے عون کو گفٹ میں فیڈر دیا تھا اور ساتھ کارڈ پر لکھا ہوا تھا صرف اور صرف چھوٹے کا کے لیے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا عون اس گفٹ کے لیے تو اتنا بے صبر ہو رہا تھا آریان نے ہنستے ہوئے عون کا مزاق اڑایا۔۔۔۔۔

یار دنیا کا انوکھا پیس ملا ہے تمہیں فیڈر ریٹلی عالیان نے بھی اس کا مزاق اڑایا۔۔۔۔۔
کشوہ بیٹا فیڈر کیوں؟؟؟ نوشیبہ بیگم نے مسکراہٹ ضبط کر کے اس سے پوچھا

وہ آنٹی جی عون جی کو ٹھیک سے کھانا کھانا نہیں آتا اس لیے وہ منہ کی بجائے ناک سے بریانی کھاتے ہیں۔۔۔۔۔

ہم نے سوچا ان کے کپڑے گندے نہ ہوں اس لیے انہیں ایک عدد فیڈر گفٹ کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔

کشوہ نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے نوشیبہ بیگم کو بتایا۔۔۔۔۔

رکو تم تمھیں تو میں بتاتا ہوں عون اٹھ کر کشوہ کی طرف بڑھا لیکن وہ اس سے پہلے ہی وہاں سے بھاگ چکی تھی۔۔۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کشوہ پورے لاؤنج میں آگے آگے جبکہ عون اس کے پیچھے پیچھے تھا۔۔۔۔۔

دونوں بھاگم بھاگی میں اوپر اپنے کمروں کی طرف پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔
جبکہ پیچھے سے سب نے نفی میں سر ہلایا یہ دونوں کبھی بھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔۔۔
ان کے جانے کے بعد وہ سب بھی اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔۔

افو،، یہ کیا یہ تو رواحہ آپنی کاڈریس تھا یہ تو اس دن انہوں نے لیا تھا یہ ہمارے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

لگتا ہے اس دن ٹینشن کی وجہ سے غلطی سے آگیا ہے۔۔۔۔۔

ابھی انہیں دے کر آتے ہیں عالیان کے کمرے سے جانے کے بعد ایزال نے اپنے
شاپنگ بیگز کھول کر دیکھے تب ہی اس کی نظر رواحہ کی لی گئی ڈریس پر گئی۔۔۔۔۔
اس دن ٹینشن کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پائی لیکن آج اس نے شاپنگ بیگز کھولے تھے

۔۔۔۔۔

وہ رواحہ کے کمرے میں گئی تو رواحہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔
اسے واش روم میں سے پانی کے گرنے کی آواز سنائی دینے لگی۔۔۔۔۔
لگتا ہے آپنی نہار ہی ہیں ہم ڈریس یہیں چھوڑ جاتے ہیں وہ ڈریس رکھ کر پلٹنے ہی لگی
تھی لیکن اس کی نظر بار بار آتی رواحہ کے موبائل پر کال پر گئی۔۔۔۔۔
لگتا ہے کوئی امپورٹنٹ کال ہے جو بار بار آرہی ہے۔۔۔۔۔
کہیں ان کے آفس سے ہی نہ ہو۔۔۔۔۔
ہم اٹینڈ کر لیتے ہیں جب آپنی باہر آئیں گی تو انہیں بتا دیں گے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ایزال کال کرنے والے کو کچھ کہہ پاتی دوسری جانب سے پہلے ہی بولنا شروع ہو چکا تھا، موبائل کے دوسری جانب سے بولنے والے کی باتیں سن کر ایزال کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا جبکہ ہاتھوں میں کپکپاہٹ واضح تھی، دوسری جانب سے اپنی بات کہتے ہی کال کٹ چکی تھی مگر ایزال ابھی تک سن دماغ لیے کھڑی کانپ رہی تھی،

واٹر روم کے کلک کی آواز پر ایزال کے حواس بحال ہوئے تو رواحہ کے نکلنے سے پہلے ہی وہ موبائل واپس بیڈ پر رکھتے کمرے سے غائب ہو چکی تھی،

وہ رواحہ کے کمرے سے نکلنے بعد نیچے لاؤنج میں آئی تو وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا

وہ موقع کا فائدہ اٹھاتی جلدی سے باہر کو بھاگی اور کیب بک کرواتے مطلوبہ ایڈریس کی جانب روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔

شاید وہ کسی کونہ بتا کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں ٹھہر کی بندر کو کال کر کے آج جلدی گھر آنے کا کہتی ہوں آج کہیں گھومنے جائیں گے رواحہ نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا اور آریان کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔۔۔

لیکن اس کی نظر جیسے ہی ان نان نمبر اور اوپر سے اٹینڈ ہوئی کال کی طرف گئی تو اس نے مارے حیرت کے ریکارڈنگ سنی۔۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے ریکارڈنگ سنتی جا رہی تھی اس سے اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

مطلب کسی نے کال اٹینڈ کی ہے لیکن کس نے؟؟؟؟ مجھے جلدی سے باہر جا کے دیکھنا ہو گا کہیں کوئی بڑی بیوقوفی نہ کر دے وہ۔۔۔۔۔

کشوہ میرے کمرے میں تم گئی تھی کیا تھوڑی دیر پہلے رواحہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تو اس کی نظر سامنے سے آتی کشوہ پر گئی۔۔۔۔۔

میں تو نہیں گئی لیکن میں نے تھوڑی دیر پہلے ایزال کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن ہوا کیا ہے؟؟؟؟ کشوہ کو وہ کچھ پریشان سی لگی۔۔۔۔۔

ایزال اب کہاں ہے؟؟ رواحہ کو کسی انہونی کا خدشہ ہونے لگا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کہاں ہے اپنے کمرے میں بھی نہیں ہے نیچے بھی نہیں ہے مجھے لگا تمہارے کمرے میں ہوگی۔۔۔۔۔

میں بھی اسے دیکھنے ہی آئی تھی لیکن اب تم مجھ سے اس کا پوچھ رہی ہو۔۔۔۔۔

ہوا کیا ہے آخر تم لگ بھی بہت پریشان رہی ہو کشوہ نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔

اوشٹ لٹل ڈول اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتی ہے اس سے پہلے کہ وہ کسی مصیبت میں پھنسے مجھے جانا ہو گا رواحہ کشوہ کی کوئی بھی بات سنے بغیر جلدی سے وہاں سے بھاگی۔۔۔۔۔

روحہ مجھے بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے اور ایزال کس مصیبت میں ہے کشوہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

کشوہ میرے پاس تمہیں سب کچھ بتانے کا وقت نہیں ہے لٹل ڈول اس وقت مصیبت میں ہے۔۔۔۔۔

مجھے اس کے پاس جانا ہو گا اگر وہ واپس گھر آجائے یا اس کے بارے میں تمہیں کوئی بھی انفارمیشن ملے تو مجھے لازمی بتانا۔۔۔۔۔

رواحہ نے جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی جبکہ کشوہ نے پریشانی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

ان دونوں کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آئیں تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ ایک بہت ہی سیریس معاملہ تھا اس لئے کشوہ سب گھر والوں کو بھی ان سب کے بارے میں بتا چکی تھی جواب پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں جلدی سے پہنچو شکاری پہنچنے والا ہے آفتاب صاحب نے روباص اور زویا کو کانفرس کال ملائی۔۔۔۔۔

ڈیڈ ہم دونوں باہر ہی ہیں بس پہنچنے والے ہیں ان دونوں نے جلدی سے بتا کر کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

اب آئے گا مزہ آفتاب صاحب کمینگی سے مسکرائے۔۔۔۔۔

سر میں روباص اور زویا کا پیچھا کر رہا تھا میں ان کے پیچھے پیچھے ایک سنسان کھنڈر نما عمارت کی طرف آیا ہوں میم بھی وہیں ہیں۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا وہ یہاں کیوں اور کیسے آئیں آپ جلدی سے پہنچ جائیں مجھے ان کے ارادے ٹھیک نہیں لگتے۔۔۔۔۔

عالیان نے اپنا آدمی جو روباص اور زویا کے پیچھے لگا رکھا تھا اس نے اسے انفارمیشن دی۔۔۔۔۔

ثم دھیان رکھنا وہ لوگ ایزال کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔

عالیان اسے ہدایت دیتا آریان کو کال کرنے لگا لیکن اس کا نمبر بار بار بزی آرہا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو آریان بیٹا میں مسز صدف بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

آریان بیٹا زویا کو آفتاب صاحب کے لاڈ پیار نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے غصے اور نفرت میں اس حد تک گر چکی ہے کہ ایک معصوم کی زندگی برباد کرنے چلی ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگا تھا میری دعائیں اسے بدل دیں گی وہ گمراہی کا راستہ چھوڑ کر دین کے راستے کی طرف آجائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔۔۔

مجھے لگا تھا وہ میری بیٹی ہے آفتاب صاحب کے ساتھ ساتھ اس کی رگوں میں میرا خون بھی دوڑ رہا ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور بدلے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔۔۔

مجھے آج ہی پتا چلا ہے وہ میری بیٹی نہیں ہے وہ آفتاب صاحب اور میری سوتن کی بیٹی ہے اس لیے وہ ان جیسی ہے۔۔۔۔۔

میری بیٹی ہوتی تو ضرور بدلتی۔۔۔۔۔ مجھ پر آج ہی سارے انکشاف ہوئے ہیں اور میں نے صبح ہی انہیں آپس میں بات کرتے سنا تھا کہ وہ رواحہ بیٹی کو ایک سنسان جگہ پر بلا کر مارنے والے ہیں۔۔۔۔۔

تم پلیز اسے بچالو میں تمہیں اس جگہ کا ایڈریس سینڈ کرتی ہوں۔۔۔۔۔

زویا کا کہنا ہے وہ تم سے محبت کرتی ہے اور رواحہ نے تمہیں اس سے چھین لیا ہے مجھے تو سمجھ میں نہیں آرہا یہ لڑکی اتنی پاگل کیوں بن رہی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں بھی تمہاری گنہگار ہوں جو ایسے لوگوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہی شاید یہ لوگ ایک نہ دن بدل جائیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا مسز صدف نے سسکتے ہوئے آریان سے معافی مانگی۔۔۔۔۔

آنٹی پلیز آپ معافی مانگیں ان سب میں آپ کا کوئی بھی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔
بلکہ آپ نے تو مجھے بتا کر بہت ہی اچھا کام کیا ہے۔۔۔۔۔ آپ ایک بہت ہی اچھی ماں اور نیک خاتون ہیں۔۔۔۔۔

ابھی مجھے جلدی سے نکلنا ہو گا میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں آریان نے جلدی سے کال کٹ کر کے عالیان کے میسجز دیکھے۔۔۔۔۔

جہاں اس نے وائس میسج چھوڑا تھا ایزال کے بعد اب رواحہ بھی وہاں پہنچ چکی ہے

ان لوگوں کو جلدی سے ان تک پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ آج حق اور سچ کو جتوانا اور گنہگار کو اس کے کیے کی سزا دلوانا مسز صدف نے

آسمان کی طرف دیکھتے دعا مانگی۔۔۔۔۔

آفتاب صاحب تمہاری غلطیاں چھوٹی نہیں ہیں جو تمہیں معاف کر دیا جائے تمہیں

تمہارے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔۔

آئی سویر اگر میری رواحہ کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہاری بوٹی بوٹی کر کے چیل کوؤں کو

کھلا دوں گا۔۔۔۔۔

کشوہ آریان کو کال کر ور رواحہ اور ایزال کا کچھ پتا چلا داجی پریشانی سے بولے انہیں تین

سال پہلے کے ہونے والے واقعات یاد آئے۔۔۔۔۔

آج سے تین سال پہلے بھی یہی کچھ ہوا تھا ان کے سب بچے آگے پیچھے پریشانی میں گھر سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

لیکن واپسی پر ان کی لاشیں گھر میں آئی تھیں۔۔۔۔۔

داجی میں بہت ڈرائے کر رہی ہوں لیکن آریان بھائی کا نمبر بند جا رہا ہے کشوہ خود بھی کافی پریشان تھی۔۔۔۔۔

عون کہاں ہے اسے کال کرو شاید اسے کچھ پتا ہو،،،، داجی وہ بھی آریان بھائی اور عالیان بھائی سے کال پر بات کرنے کے بعد چلے گئے ہیں اب ان کا نمبر بھی بند ہی جا رہا ہے۔۔۔۔۔

یا اللہ خیر،،، میرے بچوں کی حفاظت کرنا انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھنا داجی کرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھے۔۔۔۔۔

کشوہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں تھا ما داجی آپ ٹینشن نہ لیں ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔

ارے واہ یہ تو نہلے پر دہلا ہو گیا بلا یا پٹانے کو اور آشرلی گئی۔۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں تم سے بھی ہمارے بہت سارے حساب باقی تھے وہ بھی پورے کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

بھرے بازار تم نے میری ماں کو مارا تھا ان کی عزت کی دھجیاں اڑائیں تھیں۔۔۔۔۔
انہیں جیل میں بھیجا تھا ان سب کا حساب دینا ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔

رواحہ کی جگہ ایزال کو وہاں آتا دیکھ پہلے وہ پریشان ہوا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے
مکاری سے بولا۔۔۔۔۔

آ۔۔۔آ۔۔۔آپ،،،ل،،،و،،،گ،،،لوگ،،،پل،،،پلینز
،،،رو،،،رواحہ،،،آپ،،،آپی،،،کو،،،کچ،،،کچھ،،،نہ،،،کہ،،،کہیں،،،وہ،،،
،،،بہت،،،اچھی،،،ہیں ایک ساتھ ان سب کو وہاں کھڑے دیکھ ایزال پریشانی
سے اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

آئی نو وہ بہت اچھی ہے اس لیے صرف اور صرف روباص آفتاب کی ہے۔۔۔۔۔

آریان شاہ نے اسے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی ہے جس کا حساب تو اسے دینا ہی ہو گا

روبا ص خطرناک تیور لیے ایزال کی بڑھا وہ اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ دو قدم پیچھے
لینے لگی۔۔۔۔

کیونکہ اسے روباص کے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ان سب میں آفتاب صاحب اور زویا خاموش تماشا بنے سارا تماشا دیکھ رہے تھے

کیونکہ انہیں صرف اور صرف آریان شاہ سے مطلب تھا جو ابھی تک نہیں پہنچا تھا
باقی ایزال کے ساتھ کچھ بھی ہو ان سب سے انہیں کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔

روبا ص نے آگے بڑھ کر ایزال کے کندھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ خود میں ہمت جمع کرتی
اسے پیچھے کی طرف دھکا دے گئی۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی ایزال جو اندر سے کچھ ڈری ہوئی تھی لیکن
روبا ص پر اپنے اندر کا ڈر ظاہر ہونے نہیں دیا۔۔۔۔۔

تم نے یہ سب کر کے اچھا نہیں کیا عالیاں جی تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔

ایزال غصے سے گھور کر روباص سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

ایزال کی بات سن کر آفتاب صاحب، روباص اور زویا تینوں نے زوردار قہقہہ لگایا

۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا بھی تو تمہارا شوہر سڑکوں پر پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہو گا

۔۔۔۔۔

پہلے تو وہ مجھ تک کبھی پہنچ ہی نہیں پائے گا اگر پہنچ بھی گیا تو تب تک بہت دیر ہو چکی

ہو گی وہ برباد ہو چکا ہو گا۔۔۔۔۔

روباص کی بات سن کر ایزال کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس

ہوئیں۔۔۔۔۔

ک،،، ک،،، کی،،، کیا مط۔۔۔۔۔ مط۔۔۔۔۔ مطلب،،، ہے تمہارا اب کی بار ایزال

کی زبان بھی لڑکھڑا اٹھی۔۔۔۔۔

مطلب صاف ہے مائی ڈیر کزن نکاح تم نے ہمارے منہ پر تمانچہ مار کے گھر سے
بھاگ کر عالیان سے کر لیا تو لیا پر میں تمہیں اس کے قابل نہیں چھوڑوں گا

اور اوپر سے تم ہو بھی کم سن حسینہ کیا کمال حسن ہے تمہارا آج تو میں تمہارے حسن
کو خراج بخشوں گا۔-----

تمہیں گھر سے بھاگنے کا انعام دوں گا رو باص خباثت سے بولا۔-----

اور آگے بڑھ کر انگلیوں کی مدد سے ایزال کے ہونٹوں کو چھونا چاہتا ہی ایزال نے
غصے سے اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا۔-----

ہا ہا ہا مائی سویٹ کزن تم جتنا مرضی میرے ہاتھوں کو جھٹک لو آخر میں آؤ گی تو میری
ہی پناہوں میں رو باص نے قہقہہ لگایا تو ایزال کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی
دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔-----

ت،،، ت،،، تم ایسا کچھ نہیں کرو گے تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔-----

میں تمھاری کزن ہوں۔۔۔۔۔ تمھارے گھر کی عزت ہوں۔۔۔۔۔ تم یوں میری عزت کے لٹیرے نہیں بن سکتے۔۔۔۔۔

تایا ابو زویا آپ دونوں چپ کیوں ہیں پلیز روباص بھائی کو سمجھائیں۔۔۔۔۔

تایا ابو میں تو آپ کی بیٹی جیسی ہوں پلیز مجھے ان سے بچائیں۔۔۔۔۔

روباص ایزال کو دھکا دے کر زمین پر گر چکا تھا اور گھٹنوں کے بل نیچے زمین پر بیٹھ کر اس کا دوپٹہ کھینچنے لگا۔۔۔۔۔

ایزال اس کے سامنے گڑ گڑاتے مزاحمت کرتے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کے دور دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔۔۔۔

کیونکہ روباص ایزال کا دوپٹہ اس کے گلے سے الگ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہے جتنی بھی بہادر کیوں نہ بنتی لیکن تھی تو ایک عورت ہی اس لیے اپنی عزت بچانے کی خاطر ان کے سامنے گڑ گڑانے لگی۔۔۔۔۔

ہاہا ہا آج تمہاری یہ منتیں بھی کسی کام کی نہیں ہیں کیوں کہ ہم تمہاری کوئی بھی بات سننے والے نہیں روباص اس کے چہرے کو انگلیوں کی مدد سے چھوتے نیچے کو جھکا

ایزال نے اپنا منہ گھٹنوں میں دیا کیونکہ اسے روباص کے بولنے پر اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی جو اس کے لیے ناقابل برداشت تھی۔۔۔۔۔

میں کسی کی عزت ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں تمہاری ماں کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔

کسی کی امانت میں خیانت نہ کرو۔۔۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔۔۔۔۔

تمہاری اپنی بھی بہن ہے کوئی اس کے ساتھ ایسا کرے تو تمہیں کیسا لگے۔۔۔۔۔

روبا ص سے التجائیں کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں سے آنسو بھی رواں دواں تھے۔۔۔۔۔

ایزال کی التجاؤں منتوں کا اس درندہ صفت انسان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

وہ کندھوں سے اس کی شرٹ کھینچ کر پھاڑ گیا۔۔۔۔۔

یا اللہ میری اور میرے شوہر کی عزت تیرے حوالے ہے مجھے اس درندے صفت
انسان سے نجات دے۔۔۔۔

میرے مالک توں رحیم ہے کریم ہے میری عزت کی حفاظت فرما۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اپنے اللہ سے دعائیں مانگنے لگی۔۔۔۔۔

عالیان جی پلیز مجھے بچالیں۔۔۔۔ آپ جہاں بھی ہیں پلیز جلدی آجائیں مجھے اس
عزت کے لٹیرے سے بچالیں۔۔۔۔۔

اللہ جی میری عزت پر کوئی آنچ آئے اس سے اچھاپے مجھے موت ہی آجائے

۔۔۔۔۔

وہ اپنے اللہ سے دعائیں مانگنے لگی۔۔۔۔۔

لیکن ہم انسان کیا

جانیں کے اللہ نے ایک انسان کی آزمائش کہاں تک لکھی ہوتی ہے؟ جب بھی انسان
پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کے صبر مانگنا چاہیے کیونکہ شکوہ

کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا پھر بھی انسان صبر ہی کرتا ہے تو پہلے ہی صبر مانگ لو۔۔۔ کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔

ایک کام کرتے ہیں میں تجھے بخش دوں گا لیکن اس سے پہلے تجھے میرا ایک کام کرنا ہو گا روباص کچھ سوچتے ہوئے ایزال سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

کیا کرنا ہو گا ایزال نے جلدی سے پوچھا اسے لگا وہ اس شخص کا کام کر کے اپنی جان اور عزت بچالے گی۔۔۔۔۔

تجھے مجھے خود سے ہی کس کرنا ہو گا اور اس کی ویڈیو بنا کے اپنے شوہر کو سینڈ کرنی ہوگی روباص نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ زوردار قہقہہ لگایا جہاں اب امید کی جگہ مایوسی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے ایزال نے فوراً منع کیا۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم نہیں کر سکتی تو کیا ہو امیں تو کر سکتا ہوں ناروباص اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ واٹ از دس،،،، یہ کس نے کیا کس کی اتنی جرات روباص نے پہلے نیچے پڑے جوتے پھر جو تمارنے والی شخصیت کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

روباص کے چیننے پر ایزال بھی اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔۔۔

اوہ تو شڑلی کے پیچھے پیچھے پٹاخہ بھی آگیا رو باص اپنا درد بھلائے اٹھ کھڑا
ہوا۔۔۔۔۔

رواح جو کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچی تھی روباص کو ایزال کے ہونٹوں پر جھکا دیکھ اسے کچھ سمجھ میں نہ آیا وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

اس کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا پھر نظر اپنے جوتے کی طرف گئی تو وہی اتار کر اس کے سر میں دے مارا۔۔۔۔۔

لٹل ڈول تم ٹھیک تو ہونا رواحہ جلدی سے ایزال کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

لیکن روباص بیچ راستے میں ہی اسے بازو سے ڈبوچ چکا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھمکی دینے کی اور لٹل ڈول کے ساتھ یہ سب کچھ کرنے کی رواجہ خود کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

اور لٹل ڈول تم اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتی ہو گھر میں کسی کو بھی بغیر بتائے کیسے یہاں آ سکتی ہو۔۔۔۔۔

اگر میں وقت پر نہ پہنچتی تو تم سوچ بھی سکتی ہو تمہارے ساتھ کتنا برا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

رواحہ کو ایزال کی بیوقوفی پر جی بھر کے غصہ آیا۔۔۔۔۔

سوری وہ بس ہم تو آپ کو بچانا چاہتے تھے اور گھر والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے نہیں بتایا ایزال نے روتے ہوئے بتایا۔۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں اب میں آگئی ہوں نا تو تمہیں کچھ نہیں ہو گا تم بس رونا بند کرو ایزال کے رونے پر رواجہ تھوڑی ڈھیلی پڑی۔۔۔۔۔

بے بی ڈول خود بچو گی تو ہی اسے بچاؤ گی روباص نے خباثت سے اس کی طرف دیکھا

روباص چھوڑنا نہ اسے یہی ہے وہ جس نے مجھ سے میرے آریان کو چھینا ہے۔۔۔۔۔

پہلے میرے آریان کو چھوڑ دیا پھر جب وہ مجھ سے محبت کرنے لگا تو بہلا پھسلا کر اسے اپنی باتوں میں پھنسا کے اس اپنے گھر میں بلا لیا۔۔۔۔۔

رواحہ کو وہاں دیکھ زویا بھی غصے سے اٹھ کر وہاں آئی۔۔۔۔۔

اوہیلو مس ڈائن،،، آریان تمہارا تھا ہی کب جو میں نے اسے تم سے چھینا ہے۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے رواحہ شاہ کا تھا رواحہ شاہ کا ہے اور مرتے دم تک رہے گا۔۔۔۔۔

زویا کی باتیں رواحہ کو غصہ ہی دلا گئیں۔۔۔۔۔

تم یہاں سے بچ کر جاؤ گی تو ہی آریان شاہ تمہیں ملے گا اور میں تمہیں یہاں سے بچ کر نکلنے تو ہرگز نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

یہاں سے صرف اور صرف تمہاری لاش ہی جائے گی۔۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو تم زویا تم میری رواحہ کو ہاتھ تک نہیں لگا سکتی۔۔۔۔۔

وہ صرف اور صرف روباص کی ہے۔۔۔۔۔ اور ہاں یہاں سے میری رواحہ کی لاش
نہیں بلکہ ڈولی جائے گی۔۔۔۔۔

میں رواحہ سے نکاح کر کے اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنالوں گا۔۔۔۔۔

زویا کی رواحہ کو مارنے والی بات روباص کو آگ ہی لگا گئی۔۔۔۔۔

اگر زویا آریان شاہ سے محبت کرتی تھی تو رواحہ بھی روباص شاہ کی محبت تھی۔۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے تم جلد از جلد اس دو ٹکے کی لڑکی سے نکاح کرو اور اسے میرے

آریان شاہ کی زندگی سے دفع کرو۔۔۔۔۔

تم دونوں یہ کس قسم کی بکواس کر رہے ہو تم سے شادی تو میری جوتی بھی نا کرے اور

تم کس بھول میں ہو میں تم سے شادی کروں گی۔۔۔۔۔

روحہ غصے سے پھنکاری۔۔۔۔۔

اگر تمہیں اس شٹرلی کی جان عزیز ہے تو تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہی ہو گا ورنہ میں گولی اس کے سر کے آر پار کر دوں گا رو باص نے ایزال کے سر پر پستل تانی۔۔۔۔۔
تم اسے کچھ نہیں کرو گے وہ معصوم ہے اسے چھوڑ دو تم اور یہاں سے جانے دو

۔۔۔۔۔

رواحہ نے ایزال کی طرف دیکھا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔
چھوڑ دیں گے جانے بھی دیں گے لیکن اس سے پہلے تمہیں میرے بچوں کی ڈیمانڈز پوری کرنی ہونگی آفتاب صاحب جو کال اٹینڈ کرنے تھوڑا سائیڈ پر گئے ہوئے تھے اب ان کے سامنے آئے۔۔۔۔۔

انکل آپ بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں؟؟؟؟ آفتاب صاحب کو وہاں دیکھ کر
رواحہ کو شا کڈ ہی لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ انسان جو اس کے باپ کی ڈیتھ کے بعد اسے اپنی بیٹی کہتا آ رہا تھا وہی اس کا سب سے بڑا دشمن تھا یہ بات روحہ کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی۔۔۔۔۔

او پس کیا ہوا شا کڈ لگا ابھی تو بہت سارے شا کڈ لگنے باقی ہیں۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا تھا تم میرے بچوں کی خوشیاں چھینو گے اور میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا
یہ تم لوگوں کی بھول ہے۔۔۔۔۔

ویسے بھی دوسروں کی محبت چھیننا تو تمہارے خاندان کی سب سے پرانی عادت ہے
۔۔۔۔۔

پہلے تمہارے اس تایا نے مجھ سے میری محبت چھینی اب تم نے میری بیٹی سے اس کی
محبت چھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

پہلے تو میں کچھ نہیں کر پایا اپنی محبت کو اپنی آنکھوں کے سامنے تمہارے اس تایا کی
ہو جانے دیا لیکن اب اپنی بیٹی کی محبت کو میں چھیننے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو تم بھی اپنے باپ، تایا، تائی اور میرے پیارے بھائی بھائی کی
طرح اس دنیا کو ٹاٹا باٹے باٹے کہہ دو گی۔۔۔۔۔

رواح منہ کھولے آفتاب صاحب کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔
جبکہ اپنے ماں باپ کے نام پر ایزال نے بھی نا سمجھی سے اپنے تایا کی طرف دیکھا تھا
۔۔۔۔۔

کیا ہوا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کیا؟؟؟؟ چلو میں ہی سمجھا دیتا ہوں آفتاب صاحب نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

ماضی:

شمشیر، فائق، وحید، مروہ اور میں بی اے سے ہی ساتھ پڑھتے آرہے تھے۔۔۔۔۔ مروہ سے مجھے پہلے دن ہی سے پہلی نظر کی محبت ہو گئی لیکن اس کا جھکاؤ زیادہ شمشیر کی طرف تھا اور شمشیر کا اس کی طرف۔۔۔۔۔ جو مجھے بالکل بھی گوارا نہیں تھا۔۔۔۔۔ میں ان دونوں کو ایک دوسرے سے جتنا بھی دور رکھنے کی کوشش کرتا وہ اتنا ہی ایک دوسرے کے قریب آ جاتے۔۔۔۔۔ پھر میں نے سوچا ان دونوں کو علیحدہ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے مجھے جلد از جلد مروہ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن پھر ایک دن مجھے ضروری کام سے دوسرے شہر جانا پڑا واپسی پر میں نے سوچ لیا تھا سب سے پہلا کام جو مجھے کرنا وہ مجھے مروہ کے گھر رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔۔۔

اگلے دن جب میری واپسی ہوئی تو میں نے سوچا میں اپنے دوستوں کو بھی مروہ کے گھر
ساتھ لے کر چلتا ہوں۔۔۔۔۔

لیکن جب میں شمشیر کے گھر پہنچا تو وہاں پر تو پہلے سے ہی شمشیر اور مروہ کے نکاح
کی مٹھائیاں بانٹی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ایک تو میری مروہ سے ان سب نے مل کر شمشیر کا نکاح کروا دیا۔۔۔۔۔
اوپر سے مجھے بتایا تک نہیں کسی نے ان سب میں میرا اپنا سگابھائی بھی شامل تھا
۔۔۔۔۔

جو میرے دل کے جذباتوں سے اچھی طرح سے واقف تھا بس پھر اس دن سے میں
نے سوچ لیا میری مروہ کو مجھ سے دور کرنے والے ہر انسان کو میں تباہ و برباد کر کے
رکھ دوں گا۔۔۔۔۔

میں دو سال تک موقع کی تاک میں رہا اور پھر مجھے وہ موقع بھی جلد ہی مل گیا شمشیر
کسی کام سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا داجی بھی اس کے ساتھ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

میں نے مروہ کو دھمکی دی کہ داجی اور شمشیر میرے قبضے میں ہیں اگر وہ ان کی جان بچانا چاہتی ہے تو جلد از جلد میرے بتائے ہوئے اڈریس پر پہنچے۔۔۔۔۔

مجھے پتا تھا میری مروہ رشتوں کے معاملے میں تھوڑی جذباتی ہے اس لیے بغیر کچھ سوچے سمجھے اپنے شوہر کو کال کیے بغیر ہی میرے پاس بھاگی آئی۔۔۔۔۔
لیکن پتا نہیں کیسے تیرے باپ نے مروہ کو جلدی سے پریشانی سے باہر جاتے دیکھا تو خود بھی اس کے پیچھے آگیا۔۔۔۔۔

لیکن اس کے آنے سے پہلے ہی میں اپنی مروہ کو اپنا بنا چکا تھا۔۔۔۔۔
اگر وہ میری نہ بن سکی تھی تو میں نے اسے شمشیر کے لائق بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

جب تک فائق وہاں پہنچا وہ لٹی پٹی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔
مجھے اپنا آپ پھنستا اور پلان بگڑتا ہوا محسوس ہوا تو میں نے آگے بڑھ کر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی مروہ کے پیٹ میں چاقو کھونپ دیا۔۔۔۔۔

فائق اسے بچانے کے لیے آگے بڑھا تو میں نے اس انداز میں ان دونوں کی پکس بنا ڈالیں کہ مجرم فائق ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے وہ ساری پکس فائق اور شمشیر کے گھر والوں کے ساتھ آریان اور پولیس کو بھی سینڈ کر ڈالیں۔۔۔۔۔

فائق اپنی بھابی کو لے کر گھر پر پہنچا تب تک پولیس بھی وہاں پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔ شاہ ہاؤس میں موجود لوگوں کے طعنے اپنے جان سے عزیز بھتیجے کی نظروں میں بے یقینی کا صدمہ فائق بھی برداشت نہ کر پایا تو اس نے پولیس کی بندوق پکڑ کر اس سے خود کو ہی شوٹ کر ڈالا۔۔۔۔۔

میرا ایک دشمن تو راستے سے ہٹ چکا تھا لیکن سب سے بڑا دشمن شمشیر تھا جسے میں نے اپنے آدمیوں کو کہہ کر مروا ڈالا۔۔۔۔۔

میرے آدمیوں نے شمشیر کی گاڑی کے بریکس فیل کر ڈالے تھے اس طرح سے وہ بھی ایک ایکسڈینٹ ہی ثابت ہوا۔۔۔۔۔

میرے آدمیوں نے مجھے خوشخبری سنائی لیکن بد قسمتی سے یہ خوشخبری میرے ساتھ ساتھ میرے چھوٹے بھائی اور اس کی بیوی نے بھی سن لی۔۔۔۔۔

پھر کیا تھا ان کے سر پر سچائی کا بھوت سوار ہوا وہ شاہ ہاؤس اور پولیس والوں کو سب کچھ بتانے کے لیے گھر سے نکل پڑے۔۔۔۔۔

لیکن بد قسمتی سے وہ دونوں بھی پولیس اور شاہ ہاؤس تک نہ پہنچ پائے راستے میں ہی میرے بیچھے گئے ایک ٹرک نے انہیں کچل ڈالا۔۔۔۔۔

داجی روتے ہوئے شمشیر کی لاش واپس لے کر آئے لیکن ان کے آنے تک گھر میں تین اور لاشیں موجود تھیں۔۔۔۔۔

پھر میں نے آریان کا دوست بن کر اس کے دل میں تمہارے اور تمہاری ماں کے لیے خوب زہر بھرا اور پھر تمہارا دوست بن کر تمہارے دل میں بھی اس کے لیے خوب زہر بھرا۔۔۔۔۔

میری مروہ سے نکاح کرنے والے شمشیر اور پھر جس سے میری بیٹی محبت کرتی تھی اس سے اپنی بھتیجی کا نکاح کروانے والے شمشیر سے میں نے اپنا بدلہ لے ڈالا۔۔۔۔۔

آریان شاہ تم سے بہت دور جا چکا تھا لیکن پھر پتا نہیں کیسے تمہاری چکنی چوڑی باتوں میں آگیا۔۔۔۔۔

لیکن کوئی بات نہیں اب میری بیٹی کی محبت اس سے دور نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

حال:

رواحہ اور ایزال باقی سب سن ہی کہاں رہی تھیں وہ تو آفتاب صاحب کے منہ سے یہ سب سن کر اپنی جگہ پر سن ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

ایزال تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کا اپنا سگایا ہی اس کے ماں باپ کا قاتل تھا۔۔۔۔۔

میرا گھرا جاڑنے والے تم ہو مسٹر آفتاب تمہیں تو آج میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

آریان عون اور عالیان جو کب سے وہاں پہنچ چکے تھے اور آفتاب کے منہ سے اس کا اقرار جرم سن رہے تھے آریان طیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

جب کے عالیان نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایزال کو اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

عون نے آگے بڑھ رواحہ کو کھڑا کیا۔۔۔۔۔

آریان اس نے ہمارے ہمارا گھر برباد کیا ہے چھوڑنا نہ اسے آریان جو طیش کے عالم میں آفتاب کی طرف بڑھ رہا تھا رواحہ بھی اس کی طرف لپکی۔۔۔۔۔

جبکہ ان دونوں کے ہی آفتاب صاحب تک پہنچنے سے پہلے آفتاب صاحب کی زوردار چینخیں برآمد ہوئیں۔۔۔۔۔

چونکہ یہ ایک کھنڈر نما عمارت تھی جس کی دیواروں اور چھتوں پر دراڑیں پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وائرنگ بھی خراب ہو چکی تھی آفتاب صاحب جس پنکھے کے نیچے کھڑے تھے وہی پنکھا ٹوٹ کر ان کے اوپر گر اور ان کا سر کچل ڈالا۔۔۔۔۔

آفتاب صاحب کو ان کے کیے کی سزا اللہ تعالیٰ نے دی تھی۔۔۔۔۔

اللہ کے گھر دیر ضرور ہے لیکن اندھیر نہیں نا جانے کتنے لوگوں کی آہیں انہیں لگی تھیں جو انہیں اس طرح کی موت آئی۔۔۔۔۔

آفتاب صاحب کو ان کے کیے کی سزا مل گئی جبکہ آریان شاہ اور رواحہ شاہ کو ان کے خون سے اپنے ہاتھ بھی نہیں رنگنے پڑے۔۔۔۔۔

ڈیڈ،،، ڈیڈ اٹھیں آپ کیا ہوا ہے آپ کو روبا ص اور زویا جو عالیان، عون اور آریان کو وہاں دیکھ کر پہلے سے شاکڈ تھے۔۔۔۔۔

اچانک سے یہ سب کیا ہو گیا انہیں کچھ سمجھ میں ہی نہ آیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے ان سے ہنس ہنس کے باتیں کرنے والے ان کے ڈیڈ اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

تمہارے ڈیڈ کو تو ان کے کیے کی سزا مل گئی ہے تو اب تم دونوں کا کیا، کیا جائے

۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری ایزال کو چوٹ پہنچانے کی اسے چھونے کی اس کے قریب جانے کی۔۔۔۔۔

تم جو بھی کر لو یہ عالیان اکرم اپنی ایزال کو کبھی بھی نہیں چھوڑنے والا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا ہے اس کی بیوی کتنی معصوم اور پاک ہے عالیان نے اسے کوٹ پہناتے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیا۔۔۔۔۔

جبکہ ایزال نم آنکھوں سے اپنے ہمسفر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
اللہ تعالیٰ نے اس کے صبر کے نتیجے میں کتنا خوبصورت ہمسفر اس کی زندگی میں لکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

جو اس سے اتنی زیادہ محبت کرتا تھا اسے مان دیتا تھا بھروسہ دیتا تھا۔۔۔۔۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے بہت کچھ اچھا سوچ کر رکھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔
جتنی اللہ نے ایزال کی آزمائشیں لیں تھیں اس سے بڑھ کر اسے اس کے صبر کا پھل دیا تھا۔۔۔۔۔

ایک منٹ عالیان یہ رواحہ اور آریان کا معاملہ ہے تو وہی ہینڈل کریں گے۔۔۔۔۔

تم ان دونوں کو حل کرنے دو آپس میں۔۔۔۔

ٹانگ نہ اڑاؤ بیچ میں عمن نے آنکھوں ہی آنکھوں میں عالیان کو کوئی اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

آریان رواحہ کیا کہا تھا ان دونوں نے یہ دونوں تم سے محبت کرتے ہیں تو کیوں نہ ان دونوں کی محبت کا امتحان لیا جائے۔۔۔۔۔

آخر پتا تو چلے یہ دونوں سچ میں تم سے محبت کرتے ہیں یہ ایویں ای محبت کا الپ الپتے ہیں عمن نے ان دونوں کو بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا جسے وہ دونوں فوراً سے سمجھ چکے تھے۔۔۔۔۔

تم نے کہا تھا نہ روباص تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو ٹھیک ہے میں تمہیں اپنانے کو تیار ہوں لیکن پہلے تمہیں ثابت کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

زویا تمہیں بھی اپنی محبت کو ثابت کرنا ہو گا ان دونوں کی بات سن کر زویا اور روباص رونادھونا بھلا کر ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

میں تم سے اس رواحہ سے زیادہ محبت کرتی ہوں آریان تم اسے چھوڑ کر مجھے اپنالو میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں زویا جلدی سے آریان کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

یہی حال دوسری طرف موجود رو باص کا بھی تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمہیں اپنالوں گا لیکن اس سے پہلے تمہیں میری بات ماننی ہوگی۔۔۔۔۔

اپنی محبت کو ثابت کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

کیسے؟؟؟ زویا نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

تم دونوں کو ایک دوسرے کو شوٹ کرنا ہوگا۔۔۔۔۔ تم دونوں میں سے جو بھی ایک

دوسرے پر پہلے گولی چلائے گا اسی کی محبت سچی ہوگی۔۔۔۔۔

ہم اسی کو اپنائیں گے اسی سے شادی کریں گے اسی کو اپنے ساتھ گھر میں رکھیں گے

روحہ نے ساتھ ہی دونوں کو لالچ دے ڈالا۔۔۔۔۔

ہم کیسے تمھاری بات پر یقین کریں تم ہم سے شادی کرو گے دونوں نے ایک ساتھ
پوچھا۔۔۔۔۔

تم لوگ بتاؤ ہمیں کیا کرنا ہو گا جس سے تم ہم پر اعتبار کرو آریان نے ایک آئی برو
اچکا یا۔۔۔۔۔

ہم ایک ویڈیو بنائیں گے اور تم اس میں بیان دو گے جو بھی اپنی محبت ثابت کرنے میں
جیتا تم اس سے شادی کرو گے اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھو گے زویا کچھ سوچتے ہوئے
بولی۔۔۔۔۔

آریان رواحہ دونوں نے ان کی بات مانتے ہوئے بیان دیا تب ہی دونوں جلدی سے
ایک دوسرے پر پوسٹل تان گئے اور بغیر کچھ بھی سوچے سمجھے ایک دوسرے پر گولی
چلا دی۔۔۔۔۔

گولی دونوں کے دل سے آر پار ہوتے ساتھ ہی دونوں زمین پر گرے۔۔۔۔۔

اور لالچ میں آکر اپنی جان گنوا بیٹھے۔۔۔۔۔ ان سب نے زویا اور روباص کی عقلی پر
افسوس کیا دونوں نے ایک دفع بھی نہیں سوچا اس طرح سے ان دونوں کی جان جا
سکتی ہے۔۔۔۔۔

بس پسٹل اٹھا کر ایک دوسرے پر گولیاں چلا دیں۔۔۔۔۔
عالیان نے داد دینے والی نظروں سے عموں کی طرف دیکھا جس نے فخر سے سر کو خم
دیتے اپنی داد وصول کی۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر عالیان نے اس سب معاملے کی بنائی گئی ویڈیو کو تمام شو شل میڈیا اکاؤنٹس پر
پوسٹ کر دیا جس سے ثابت ہو رہا تھا ان دونوں نے خود ایک دوسرے کی جان لی
ہے۔۔۔۔۔

جبکہ آفتاب صاحب کی موت بھی حادثاتی تھی جو کہ پنکھا گرنے کی وجہ ہوئی
۔۔۔۔۔۔۔

آفتاب صاحب کے منہ سے کیا گیا اقرار جرم بھی ہر شو شل میڈیا اکاؤنٹ کی زینت بنا
ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ان تینوں کی موت کی خبر مسز صدف تک بھی پہنچ چکی تھی جسے سن کر مسز صدف کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں نکلا۔۔۔۔۔

کیونکہ دنیا سے گندگی صاف ہوئی تھی رواحہ کے بعد ناجانے وہ اور کتنی ہی لڑکیوں کی زندگیاں برباد کرنے والے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ روباص کی ماں اپنے بیٹے، شوہر اور بیٹی کی موت کی خبر سن کر جیل میں ہی پاگل ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

مسز صدف کی دولت ہڑپنے کی خاطر انہوں نے اپنی بیٹی کو ساری زندگی خود سے دور رکھا۔۔۔۔۔

اور لاسٹ ٹائم بھی وہ ان کا چہرہ دیکھنے سے محروم رہ گئیں۔۔۔۔۔

ان سب کو ان کے کیے کی سزا مل چکی تھی۔۔۔۔۔

مسز صدف نے زویا کو بہت زیادہ راہ راست پر لانے کی کوشش کی لیکن اس نے اندھیروں کا راستہ ہی اختیار کیا اور آج موت کو منہ لگا بیٹھی۔۔۔۔۔

وہ سب گھر پہنچے تو داجی نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں خود میں بھینچا۔۔۔۔۔

زویا، روباس اور آفتاب صاحب کی موت کی خبر ان تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

تم سب ٹھیک ہو،،،، ٹھیک ہیں تو ہی آپ کے سامنے ہیں ورنہ آئی سی یو میں ہوتے

رواحہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے شرارت سے بولی۔۔۔۔۔

جبکہ نوشیبہ بیگم نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر چپت رسید کی آریان بس اسے گھور کر

رہ گیا۔۔۔۔۔

اوائے چوہیا تم میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی جو اکیلی ہی شیرنی بن کے بھاگ گئی ہم

میں سے کسی جو بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

کشوہ نے آگے بڑھ کر ایزال کو گھورا جو عالیان کے بازو کے ساتھ چپکی کھڑی تھی

۔۔۔۔۔

خبردار جو کسی نے بھی میری معصوم سی بیوی کو کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔

ایک تو اس نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا اپنا ڈر بھلائے رواحہ بھا بھی کو بچانے کے لیے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

اور ہم سب کو پریشان نہیں کیا اوپر سے تم سب میری بیوی کو ہی گھورے جارہے ہو۔۔۔۔۔

عالیان نے ایزال کی سائیڈ لی تو اس نے اکڑ کر فخریہ انداز میں کشوہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

میرا بہادر بچہ نوشیبہ بیگم نے اسے گلے سے لگاتے ماتھے کا بوسہ لے ڈالا۔۔۔۔۔
بلکل اپنے ماں باپ جیسی ہے اچھی سیرت کی مالک دوسروں کا اچھا سوچنے والی داجی کو بھی ایزال پر فخر ہوا۔۔۔۔۔

جاؤ بچو اپنے کمرے میں جا کے ریسٹ کر لو تم لوگ تھک گئے ہو گے نوشیبہ بیگم نے ان سب کو ریسٹ کرنے کے کمروں میں بھیجا۔۔۔۔۔

چلیں داجی ہم بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں انہوں نے ہمارے سر سے بہت بڑی مصیبت ٹالی ہے۔۔۔۔۔

داجی اور نوشیبہ بیگم بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی آریان شاور لینے واشروم میں چلا گیا جبکہ رواحہ بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

جب وہ شاور لے کر باہر نکلا تو بھاگ کر اس کے گلے سے لگ گئی۔۔۔۔۔
ایم ریٹلی سوری آریان،،،، میں نے آپ کو کتنا غلط سمجھا برا بھلا کہا یہاں تک کہ آپ کو ہوس پرست انسان بھی کہہ ڈالا۔۔۔۔۔

جبکہ میں آپ کی بیوی تھی آپ مجھ پر جائز حق رکھتے تھے جب چاہے میرے قریب آکر اپنا حق وصول کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

رواحہ اس کے گلے سے لگتے روئی۔۔۔۔۔

شششششش،،، آریان کی جان غلط ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

بلکہ حالات ہی اس وقت بہت غلط تھے اگر تم نے مجھے برا بھلا کہا تو کم تو میں نے بھی نہیں کیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی بار تمہیں تمہارے بابا کو اور چچی کو برا بھلا کہا۔۔۔۔

اس لیے سب کچھ بھول جاؤ اور زندگی کی نئی شروعات کرو۔۔۔۔۔

آریان نے اسے گلے سے الگ کرتے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

اور اس کے ہونٹوں کو اپنے فوکس میں لیا۔۔۔۔۔

اس کی نظروں کا مرکز سمجھ کر رواحہ شرم سے گردن جھکا گئی۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے رواحہ میرے سینے میں تمہاری دھڑکنیں رقص کرتی ہے۔۔۔۔

میری سانسیں تمہارے سینے میں ضد کر کے اترتی ہیں۔۔۔۔

تمہیں ہر پہر سانسوں سے قریب پانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ تمہارا یہ نازک موم سا وجود جو

میری ہر راتوں کی بے چینی کی وجہ بنا۔۔۔۔۔

تمہاری رگ و جاں پے لہو بن کے دوڑنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

آریان کے ہونٹوں پر جھک کر وہاں اپنا لمس بکھیرنے لگا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب آریان نے رواحہ کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تو رواحہ نے کچھ بولنے کے لب واکیے لیکن آریان اسے خاموش کروا گیا۔۔۔۔۔

نرمی سے رواحہ کے کان کی لو کو لبوں سے چھوتے آریان نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز تک

میرے تمام تر ہوش و حواس تمہارے وجود میں کھوتے رہے ہیں۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھ کر میری طلب مزید بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اپنی سانسوں کی روانی کے لیے ہر وقت تمہاری ضرورت رہتی ہے۔۔۔۔۔

تمہارے یہ لب میری پیاس بجھانے کی وجہ بنتے ہیں۔۔۔۔۔

آریان اسے اٹھائے بیڈ پر لایا اور پھر جھک کر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی سخت گرفت میں لے کر اپنی تشنگی مٹانے لگا۔۔۔۔۔

جب اسے لگا رواحہ سانس نہیں لے پائے گی تو اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی

تم جنون ہو میرا رواحہ آریان شاہ۔۔۔۔۔ میں تم سے اس قدر محبت کرتا ہوں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔۔۔۔۔

بہت مشکل سے میں نے یہ تین سال کا سفر کاٹا ہے۔۔۔۔۔

بہت تنگ کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔ لیکن آج رات تمہیں مجھے اور میری شدتوں کو برداشت کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

آج آریان شاہ تم پر اپنی شدتیں لٹا کر تمہیں تنگ کرے گا۔۔۔۔۔

وہ کسی سائے کی طرح اس کے وجود پر چھا گیا اور رواحہ کے وجود پر اپنی شدتیں لٹاتا اسے اپنی محبت کے رنگوں میں رنگنے لگا۔۔۔۔۔

عالیان کب سے ایزال کو دیکھ رہا تھا جو اپنی انگلیاں مروڑنے میں مصروف تھی

جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو لیکن کہہ نہ پا رہی ہو۔۔۔۔۔

سویٹ گرل مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو؟؟؟ عالیان نے اس کی مشکل آسان کرتے خود

ہی پوچھ ڈالا۔۔۔۔۔

ایزال نے ہاں میں سر ہلاتے ہی بولنا شروع کیا،،،،۔

عالیان جی آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔ آپ مجھے میرے اللہ کی طرف سے دیا گیا وہ

انمول تحفہ ہیں جو مجھے میرے صبر کے بدلے میں ملا ہے۔۔۔۔۔

میں اپنے اللہ کی بہت شکر گزار ہوں جس نے مجھے آپ جیسا ہمسفر دیا۔۔۔۔۔

اس کی باتیں سنتا عالیان مسکرا دیا۔۔۔۔۔

عالیان نے نرمی سے ایزال کے ہاتھوں کو تھام کر سہلانا شروع کیا تو وہ کانپنے لگی

عالیان نے کندھے سے اس کی فراق کو نیچے سرکایا تو وہ دم سادھ گئی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اسکے کندھے پر پرحدت لمس چھوڑتے وہاں ہلکی سے بائیٹ کر گیا۔۔۔۔۔

ایزال نے اس پر شدت لمس پر اپنی آنکھیں زور مچی تھیں۔۔۔۔۔

جو آج اسکے پور پور کو اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا۔۔۔۔۔

سگلتے لمس نے پل بھر میں اس کی روح کھینچ تھی۔۔۔۔۔

ایزال کی دھڑکنیں شور مچاتی دھڑکنیں۔۔۔۔۔

اس کا سانس لینا مشکل کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ اسے کندھے سے تھام کر بیڈ پر لیٹا تا گھنے بادلوں کی طرح اس پر برساتا تھا۔۔۔۔۔

اور اپنی محبت سے اس کے وجود کو پور پور مہکانے لگا۔۔۔۔۔

بہت ساری مشکلوں کے بعد آج وہ دو جسم ایک جاں ہوئے تھے۔۔۔۔۔

عالیان نے پیار محبت اور نرمی سے آج اسے پالیا تھا۔۔۔۔۔

تم نے صبح جو میرے ساتھ کیا تھا نا اسے میں بالکل بھی نہیں بھولنے والا،،،، عون نے کشوہ کو صبح والی بات یاد دلائی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا بھولنے دینا بھی کون چاہتا ہے کشوہ نے عون کا دھیان دیوار پر لگی تصویروں کی طرف دلا یا جہاں اس کی ہاتھ میں فیڈر پکڑے کھڑے کی بہت ساری پکس موجود تھیں۔۔۔۔۔

عالیان نے چھپ کر وہ پکس بنائی تھیں اور کشوہ کو سینڈ کی تھیں۔۔۔۔۔

یہ تم نے کب بنائی؟؟؟ صدے سے عون کا منہ ہی کھل گیا۔۔۔۔۔

بس بنالیں!!!! کشوہ نے فخر سے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں یہ سب باتیں یہ لیں چائے پیئیں ٹھنڈی ہو رہی ہے کشوہ نے سائیڈ

ٹیبیل سے چائے اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پنی،،، عون نے صاف منع کیا۔۔۔۔۔

او، اچھا آپ کو کہیں فیڈر میں تو نہیں پینی چائے،،،، کشوہ نے چائے واپس سے سائیڈ
ٹیبل پر رکھتے دانتوں تلے لب دبائے۔۔۔۔۔

رکو تم تمہیں تو میں بتاتا ہوں فیڈر میں تو نہیں پینے کی سگی عون اس کی طرف اٹھ کر
بھاگا۔۔۔۔۔

لیکن وہ پہلے ہی خطرے کی گھنٹی محسوس کر کے بھاگ چکی تھی۔۔۔۔۔
دونوں بھاگنے کے چکر میں چیزیں نیچے گرا کے توڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

رکو چوہوں کی ماسی تمہیں تو میں بتاتا ہوں،،،، عون نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ اس کی
پہنچ سے دور ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

تم نے مجھے چوہوں کی ماسی کہا میں تمہارا سر ہی پھوڑ ڈالوں گی کشوہ نے غصے سے میز پر
پڑا گلاس اٹھا کر عون کی طرف پھینکا۔۔۔۔۔

جو عون کے بروقت نیچے جھکنے کی وجہ سے ٹھاہ کر کے ٹی وی پر لگا اور ٹی وی کا شیشہ چکنا
چور ہو گیا۔۔۔۔۔

شور کی آواز سن کر سب گھر والے اپنے کمروں سے باہر نکلے اور نیچے کی طرف دیکھا
جہاں وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے بال پکڑے لڑنے میں مصروف تھے

ان دونوں کو دیکھ کر سب گھر والوں نے نفی میں سر ہلایا یہ دونوں کبھی بھی نہیں
سدھر سکتے اور واپس سے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔۔

ان کے کمروں میں جاتے ہی دونوں ہی اپنی حرکتوں کے بارے میں سوچ کر پیٹ پکڑ
کر ہنسنے۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں کشوہ،،،،

ہم دونوں کبھی بھی نہیں سدھر سکتے دونوں یک زبان ہو کر بولے۔۔۔۔۔

